بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم — وعلی عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد ۴۵

ایڈیٹر: منیر احمد خادم

نائبین: قریشی محمد فضل اللہ، محمد نسیم خان

ہفت روزہ بدر قادیان

شمارہ ۴۱-۴۲

شرح چندہ
سالانہ 100 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پونڈ یا 20 ڈالر امریکن

THE WEEKLY BADR QADIAN - 143516
POSTAL REGISTRATION NO . P/GDP - 23

۲۶ جمادی الاول / ۳ جمادی الثانی ۱۴۱۷ ہجری — ۱۰/۱۷ اخاء ۱۳۷۵ ہش — ۱۰/۱۷ اکتوبر ۱۹۹۶ء

ہفت روزہ بدر قادیان

اخبارِ احمدیہ

اوسلو ۱۲ اکتوبر (ایم۔ ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔

احباب جماعت اپنے جان و دل سے پیارے آقا کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر، مقاصدِ عالیہ میں معجزانہ کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ تحریک جدید میں حصّہ لے

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانیؓ بانی تحریک جدید

"ہماری دلچسپی صرف اس میں ہے کہ دُنیا کے کونے کونے میں اسلام کی تبلیغ پھیل جائے اور پھر اسلام تمام ادیان پر غالب آجائے جس طرح وہ قدیم ایام میں غالب آیا تھا بلکہ اس سے بھی بڑھ کر اور اس کام کے لئے تحریک جدید کو جاری کیا گیا ہے ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اس میں حصہ لے جو احمدی اس تحریک میں حصہ نہیں لے گا ہم اسے احمدیت اور اسلام میں کمزور سمجھیں گے کیونکہ جس شخص کے دل میں یہ خواہش نہیں کہ وہ اسلام کی خدمت کے لئے کچھ خرچ کرے اس کا اسلام لانا یا احمدیت قبول کرنا محض بیکار ہے"۔

(بدر ۴؍ جنوری ۱۹۵۴ء)

"تحریک جدید کا کام نہ چند سال کا ہے اور نہ چند افراد کا بلکہ دراصل احمدیت کے قیام کی جو غرض تھی یعنی غلبہ اسلام علی الادیان اس غرض کو پورا کرنے کے لئے یہ کام جاری کیا گیا ہے اور ظاہر ہے کہ جس غرض کے لئے احمدیت قائم کی گئی ہے اور جس غرض کے لئے کوئی احمدیت میں داخل ہوتا ہے اس کے متعلق وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ کام سرول کا ہے میرا نہیں اب جبکہ میں نے حقیقت کو کھول دیا ہے آئندہ یہ سوال نہیں ہوگا کہ کون چندہ دیتا ہے اور کون نہیں بلکہ اس وضاحت کے بعد ہر شخص جو احمدیت میں داخل ہوتا ہے بلکہ میں کہتا ہوں ہر شخص جو احمدیت میں دلچسپی لیتا ہے خواہ وہ احمدی نہ ہو اس پر فرض ہو جاتا ہے کہ وہ اس کام میں حصّہ لے"۔

"دنیا میں آج خدا تعالیٰ کو تقریباً ہر گھر اور ہر ملک سے نکال دیا ہوا ہے اے احمدی مخلصو! خدا تعالیٰ نے تم کو مقرر کیا ہے کہ خدا کو اس کے گھر میں داخل کرو۔ کیا تحریک جدید کے جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے کر تم خدا کو اس کے گھر میں داخل نہ کرو گے"؟

"اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کے جانیں اور مال اس شرط پر مانگ لئے ہیں کہ وہ ان کو جنّت دے گا۔ اے مومنو! کیا تم نے اپنے مالوں کا کوئی حصّہ بھی تحریکِ جدید میں دیا ہے کہ تم خدا تعالیٰ سے جنّت مانگ سکو"۔ (بدر ۲۸؍ دسمبر ۱۹۵۵ء)

انفرادی و اجتماعی ملاقاتیں، جلسہ سالانہ سے خطابات مجالس عرفان اور مختلف اقوام کے افراد کے ساتھ مجالس سوال و جواب اور اجتماعی بیعت کے روح پرور نظارے

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ جرمنی اگست ۱۹۹۶ء کی مختصر رپورٹ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ جرمنی کے موقعہ پر مورخہ ۲۱ اگست ۱۹۹۶ء کی صبح بیلجیم سے بذریعہ کار روانہ ہو کر جرمنی میں ورود فرما ہوئے اور دورہ کا آغاز کولون میں تبلیغی نشست اور احباب جماعت کو شرف ملاقات بخشنے کے ساتھ فرمایا۔ یہاں حضور انور ایدہ اللہ کا وقت پہلے روز سے ہی انتہائی مصروف گزر رہا ہے اور اب تک حضور انور مختلف تبلیغی نشستوں اور جلسہ سالانہ سے خطابات کے علاوہ سینکڑوں احباب جماعت کو شرف ملاقات عطا فرما چکے ہیں۔ الحمد للہ۔

حضور انور ایدہ اللہ ۲۱؍ اگست کو کولون شہر کے وسط میں جماعت احمدیہ کے مرکز بیت النصر میں رونق افروز ہوئے۔ ظہر و عصر کی نمازوں اور کچھ وقفہ کے بعد سہ پہر کو حضور نے انفرادی ملاقاتوں کا آغاز فرمایا۔ اس کے فوراً بعد پروگرام کے مطابق چھ بجے شام بیت النصر کے بڑے ہال میں جرمن مہمانوں کے ساتھ ایک تبلیغی نشست منعقد ہوئی جس میں حضور ایدہ اللہ نے رونق افروز ہو کر مہمانوں کے سوالات کے جوابات عطا فرمائے۔ اس نشست کے اختتام پر حضور انور ایدہ اللہ فرانکفورٹ کے لئے روانہ ہو گئے جہاں حضور دس بجے شام ورود فرما ہوئے۔ مسجد نور فرانکفورٹ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

(باقی صفحہ ۱۹ پر ملاحظہ فرمائیں)

حضور انور ایدہ اللہ کا دورہ یورپ
-: اور :-
جماعت احمدیہ ناروے کے سالانہ جلسہ میں بابرکت شمولیت

اوسلو (ناروے) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۷؍ اکتوبر سے یورپ کے بعض ممالک کے دورہ پر ہیں۔ حضور انور ۷؍ اکتوبر کو لندن سے روانہ ہو کر اسی روز نن سپیٹ ہالینڈ پہنچے اور اگلے روز گوٹن برگ تشریف لے گئے۔ ۹؍ اکتوبر کو حضور انور گوٹن برگ کی بندرگاہ تشریف لے گئے جہاں امیر صاحب سویڈن اور ناروے نے بعض احباب سمیت حضور کا استقبال کیا۔ حضور انور نے سب احباب کو شرف مصافحہ بخشا اور ناروے کے لئے روانہ ہوئے۔ حضور پُرنور شام سے قبل مسجد بیت النور اوسلو پہنچ گئے جہاں کثیر تعداد میں احباب نے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے بعد مجلس عرفان منعقد ہوئی جس میں احباب نے حصہ لیا اسی دوران ناروے نیشنل براڈ کاسٹنگ کارپوریشن نے حضور سے ایک خصوصی انٹرویو لیا جو اگلے دن ۱۰؍ اکتوبر کو نشر کیا گیا۔

۱۰؍ اکتوبر کو حضور نے معمول کے دفتری امور بھی سرانجام دئے۔ اسی طرح جماعت احمدیہ ناروے کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے تحت جو زمین حاصل کی گئی ہے اس کے معائنہ کے لئے بھی تشریف لے گئے۔

۱۱؍ اکتوبر کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ ناروے کے چودھویں جلسہ سالانہ کا افتتاح فرمایا۔ حضور ٹھیک ½5 بجے جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور لوائے احمدیت لہرایا۔ پرچم کشائی کے بعد حضور انور نے خطبہ جمعہ کے ذریعہ جلسہ سالانہ کا افتتاح فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یورپین ممالک میں پھیلتی ہوئی دہریت کا ذکر کرتے ہوئے جماعت احمدیہ ناروے کو تلقین فرمائی کہ وہ اس آزاد ملک کو خدائے واحد کی طرف بلائیں حضور نے فرمایا اگر آپ نے دُنیا کی حالت بدلنی ہے تو اس کے لئے باہر نکلنے کی ضرورت نہیں پہلے اپنے اندر الٰہی رنگ پیدا کریں اور عمل صالح کی طرف توجہ کریں۔ عمل صالح اور دعوت الی اللہ ایک ہی وجود کے دو نام ہیں۔

اس سال کے ناروے کے جلسہ سالانہ کو یہ خصوصیت حاصل تھی کہ یہ پہلا موقع تھا کہ جلسہ سالانہ کی تمام کارروائی مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ پر ٹیلی کاسٹ کی گئی۔

ترتیب۔ محمد امین متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ برو پرائیٹر: نگران بورڈ بدر قادیان

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۰-۹-۱۷ اخاء ۱۳۷۵ ہش

تحریکِ جدید کا مقصد اور ہماری ذمہ داری

۱۹۳۴ء میں منشاءِ الٰہی کے مطابق سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ایک تحریک جماعت کے سامنے رکھی جس کا مقصد صرف اور صرف اعلائے کلمۂ اسلام تھا۔ تاکہ بھولی بھٹکی وہ دُنیا جس تک اسلام و احمدیت کا پیغام ابھی نہ پہنچا تھا اور وہ اس سے متعارف نہ تھی اس کو حقیقی اِسلام سے روشناس کرایا جاسکے۔ اس تحریک کا پس منظر یہ ہے کہ مجلسِ احرار اپنے مذموم ارادوں کے ساتھ جماعتِ احمدیہ کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کے درپے ہوگئی اور طرح طرح کی ریشہ دوانیاں اور مخالفتیں شروع کر دیں۔ اِدھر ابھی جماعت کو قائم ہوئے بمشکل پینتالیس سال ہی ہُوئے تھے لیکن خُدا تعالےٰ نے اپنے برحق خلیفہ کے ذہن پر ایک ایسا منصوبہ اِلقاء کر دیا جس کے ذریعہ جماعت میں ایسا عزم و استقلال پیدا ہوگیا جو الٰہی جماعتوں کا طُرّۂ امتیاز رہے۔ اور ایسے افراد میسّر آنے لگے جنہوں نے اپنی زندگی کے قیمتی لمحات خُدا کے دِین کی اشاعت کے لئے بخوشی صرف کر دیئے۔ اور اپنی عُمریں اس کام میں لگادیں۔ نیز تھوڑی تھوڑی کر کے ایک ایسی رقم جمع ہونے لگی جس کے ذریعہ خدا تعالےٰ کے نام کو دُنیا کے کناروں تک آسانی کے ساتھ پہنچایا جاسکے۔ یہی وہ ذرائع ہیں جن کو بروئے کار لانے سے ہی مذہبی جماعتیں اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکتی ہیں۔ قرونِ اُولیٰ کے مُسلمانوں بالخصوص صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی ان ہی قُربانیوں کے ذریعے اِسلام کی شان و شوکت کی دھاک کُل عالَم پر بیٹھ گئی۔

اسلام کی نشأۃِ ثانیہ میں یہ کام حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ذریعہ از سرِ نَو جاری ہُوا اور اسی مقصد کی تکمیل کے لئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے نئے عزم اور نئے عمل کے لئے احبابِ جماعت کو باضابطہ تحریک کے ساتھ دعوت دی۔ اور حقیقت یہی ہے کہ اگر تحریکِ جدید کے مقاصد اور مطالبات پر غور کریں تو ہر نئے آنے والے دِنوں میں ہر فرد کے لئے نئے پیغام ملتے چلے جائیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ہر سال اس تحریک کا از سرِ نو اعلان کرتے ہیں۔

تحریکِ جدید کی برکت سے ہی جماعتِ احمدیہ نے اکنافِ عالم میں اپنی تبلیغ کے لئے مبلّغین و داعیین اِلی اللہ کو بھیجا جنہوں نے اپنی ان تھک محنت اور قُربانیوں سے خالقِ حقیقی سے دُور جانے والی مخلوق کو اُس کے قدموں میں لا ڈالا۔ اور اب تک ۱۵۲ ممالک میں باقاعدہ مشن ہاؤسز و مساجد قائم ہیں۔ سکولوں اور ہسپتالوں کے ذریعہ مخلوقِ خُدا کی بے لوث خدمت کے کام جاری ہیں۔ قرآنِ مجید کے پچاس[۵۰] سے زائد زبانوں میں تراجم ہو چکے ہیں۔ مخالفینِ اسلام اور شرپسند عناصر کے بے جا الزامات و اعتراضات کا شافی و کافی جواب دینے کے لئے نہایت مفید اور تسلی بخش لٹریچر شائع کیا جاتا ہے۔ اور ہر دم ایسے ممالک پیشِ نظر رہتے ہیں جو ابھی تک اِس حیات بخش چشمہ سے محروم رہ کر آبِ حیات کو ترس رہے ہیں۔ پس جیسے جیسے یہ تحریک ترقی کرتی جا رہی ہے۔ احبابِ جماعت کی ذمّہ داریاں بھی بڑھتی جا رہی ہیں۔ اور جب تک ساری دُنیا احمدیت کے جھنڈے تلے نہیں آجاتی ہم اپنی ذمّہ داری سے سُبکدوش نہیں ہو سکتے۔ پس ایسے مبارک مقصد کے لئے جو بھی خدا کے حضور اخلاصِ نیّت سے قُربانیاں کرے گا اس کا اجر پائے گا۔ مجاہدینِ تحریکِ جدید کے نام ادب و احترام سے اسلام کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ پس اس کے لئے جہاں ہم نے ایسے مخلص افراد مہیا کرنے ہیں جو اشاعتِ دین کے کام کے لئے اپنی عُمریں وقف کریں۔ ہمیں اپنے قیمتی مال بھی ربِّ عزیز کے حضور پیش کرنے ہیں تاکہ جس مقصد کے لئے جماعت احمدیہ کا قیام ہُوا اس کی طرف جانے والی شاہراہ پر گامزن ہو سکیں۔ پس جو خوش نصیب احباب اس راہ پر گامزن ہیں وہ دیکھیں کہ کیا ہم پیچھے تو نہیں رہ رہے۔ کیا ہم سُست تو نہیں۔ کیا ہم اپنی طاقت کے مطابق پُورے زور سے رواں دواں ہیں۔ پس جائزہ لیں اور اگر بقایا ہے تو اسے بے باق کریں۔ اگر ہم سُست رفتار ہیں تو تیز رفتاری اختیار کریں اور جو ابھی تک اس سے محروم ہیں سبقت کی رُوح کے ساتھ شامل ہوں۔ تاکہ خدا تعالیٰ کے رستہ میں جان و مال کے جہاد سے ایسا نفع بخش سودا کر لیں جو سُورۃ صفّ کے مطابق دردناک عذاب سے بھی بچائے، گناہ بھی معاف کرائے، ہمیشہ رہنے والی جنّتوں میں ٹھکانہ بھی بنا دے اور اللہ کی تائید و نُصرت اور جلد ملنے والی فتح سے بھی فیضیاب کر دے۔

پس کوشش کریں کہ جس مقصد کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھیجے گئے اُس آسمانی مُہم میں حصّہ دار بن سکیں ع

"زاں پیشتر کہ بانگ بر آید فلاں نماند"

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ تحریکِ جدید کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"ہماری دلچسپی صرف اس میں ہے کہ دُنیا کے کونے کونے میں اسلام کی تبلیغ پھیل جائے اور پھر اسلام تمام ادیان پر غالب آجائے جس طرح وہ قدیم ایام میں غالب آیا تھا بلکہ اس سے بھی بڑھ کر۔ اور اس کام کے لئے تحریکِ جدید کو جاری کیا گیا ہے ...... ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اس میں حصّہ لے۔ جو احمدی اس تحریک میں حصّہ نہیں لے گا ہم اُسے احمدیت اور اسلام میں کمزور سمجھیں گے کیونکہ جس شخص کے دِل میں یہ خواہش نہیں کہ وہ اسلام کی خدمت ...... کیلئے کچھ خرچ کرے اس کا اسلام لانا یا احمدیت قبول کرنا محض بے کار ہے۔" (بدر ۴ جنوری ۱۹۵۴ء)

پس اللہ تعالیٰ ہمیں اس بابرکت تحریک میں کما حقہٗ حصّہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

(قریشی محمد فضل اللہ)

دیوبندی چالوں سے بچئے!

(۱۵)

گزشتہ شمارہ میں ہم چار ایسی کتب کا تذکرہ کر چکے ہیں جو کہ دیوبندی تحریف کا شکار ہو چکی ہیں۔ اب اِس شمارہ میں چند اَور کتب کا ذکر کیا جاتا ہے۔

تعطیرُ الاَنَام

یہ کتاب حضرت شیخ العارفین قطب زمانی الشیخ عبد الغنی النابلسی (۱۰۵۰ھ تا ۱۱۴۳ھ) کی تصنیف ہے جس کو علم تعبیر الرؤیا میں ایک عظیم مقام حاصل ہے۔ یہ کتاب بھی دیوبندی تحریف سے بچ نہیں سکی۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدئ معہود علیہ السلام نے اپنے ایک کشف کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ آپ نے دیکھا کہ گویا آپ خدا ہیں۔ اِس مبارک کشف کی حقیقت کو نہ سمجھتے ہوئے مخالفینِ احمدیت نے شور مچا دیا کہ نعوذ باللہ حضور علیہ السلام نے خدائی کا دعویٰ کیا ہے اور شور مچاتے وقت دھوکے اور فریب سے کشف کا ذکر چھوڑ دیا۔ کیونکہ کشف کا ذکر کرنے سے ان کے جھُوٹ کی قلعی کھلتی تھی۔ علماءِ احمدیت نے جب جواباً فرمایا کہ حضور علیہ السلام نے ایسا حقیقی طور پر ہرگز نہیں فرمایا بلکہ یہ تو آپ کا ایک کشف ہے۔ اور کشفی طور پر اگر کوئی دیکھے کہ گویا وہ خدا بن گیا ہے تو اس کی تعبیر یہ ہوتی ہے کہ وہ سیدھے راستے کی طرف ہدایت پاگیا۔ اور اس کے لئے تعبیر الرؤیا کی مذکورہ کتاب تعطیر الانام کا حوالہ دیا جس میں لکھا ہے کہ:-

"مَنْ رَاٰی کَاَنَّہٗ صَارَ الْحَقَّ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی اِھْتَدٰی اِلَی الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِیْمِ"۔

(تعطیر الانام ص۹ مطبوعہ مصر و تعطیر الانام مطبوعہ بیروت ص۱۰)

یعنی جو شخص خواب میں دیکھے کہ گویا وہ خدا بن گیا ہے تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ اسے سیدھے راستے کی طرف ہدایت حاصل ہوگی۔

اس مدلّل و مُسکت جواب کے مل جانے کے بعد مُلّاؤں کو یقیناً خاموش ہو جانا چاہیئے تھا۔ لیکن بجائے خاموش ہونے کے انہوں نے تعطیر الانام کے آئندہ ایڈیشن میں جو مصر سے شائع ہُوا نہایت خطرناک تحریف کر دی اور یُوں تبدیلی کر دی کہ:-

"مَنْ رَاٰی کَاَنَّہٗ سَارَ اِلَی الْحَقِّ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی اِھْتَدٰی اِلَی الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِیْمِ"۔

(ص۱۱ ناشر مصطفی البابی الحلبی و اولادہٗ بمصر)

اِس تحریف کے نتیجہ میں مفہوم بالکل اُلٹ گیا اور معنٰی یہ بنے کہ جو شخص دیکھے کہ وہ خدا کی طرف چل رہا ہے تو وہ سیدھی راہ کی طرف ہدایت حاصل کرے گا۔ گویا اِس طرح ان یہودی صفت محرفین نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ کتاب "تعطیر الانام" میں ایسی کسی خواب یا کشف کی تعبیر کا ذکر نہیں جس میں کسی انسان کے خواب میں یا کشف میں خدا بن جانے کا ذکر ہو۔

یہی حال ان لوگوں نے ان باقی کتب کا بھی کیا ہے جن میں بزرگانِ دین کے بعض ایسے حوالہ جات موجود ہیں جن میں انہوں نے حضرت مرزا صاحب سے بھی بہت بڑھ کر اس ضمن میں تحریر فرمایا ہے۔ اور ایسا اس لئے کیا تاکہ احمدی علماء ان بزرگوں کے حوالہ جات اپنے حق میں استعمال نہ کریں۔ چنانچہ گزشتہ قسط میں ہم تذکرۃ الاولیاء کتاب کے متعلق ذکر کر آئے ہیں کہ اس میں کئی جگہوں پر تحریف کی گئی ہے۔ ذیل میں تحریف شدہ واقعات پڑھیئے:-

"ایک دفعہ خلوت میں آپ (حضرت بایزید بسطامیؒ) کی زبان سے نکلا کہ سُبحانی ما اعظم شانی۔ میں پاک ہُوں میری شان کیا بڑی ہے۔" (تذکرۃ الاولیاء ص۱۲۵ مطبوعہ منزل نقشبندیہ لاہور)

پھر حضرت بایزید بسطامی رحمہُ اللہ تعالیٰ کے متعلق تحریر ہے کہ:-

"کسی نے آپ سے پوچھا کہ عرش کیا ہے؟ فرمایا مَیں ہُوں۔ پُوچھا کرسی کیا ہے؟ فرمایا مَیں ہُوں۔ پوچھا لوح و قلم کیا ہے؟ فرمایا مَیں ہوں ..... فرمایا جو شخص حق میں محو ہو جاتا ہے تو حق بن جاتا ہے۔"

(تذکرۃ الاولیاء ص۲۵۹)

اِسی طرح تذکرۃ الاولیاء میں مرقُوم ہے:-

"منقول ہے کہ ایک بُرقع پوش ہَوا سے اُترا۔ آپ کے سامنے زمین پر پاؤں مارنے لگا اور کہنے لگا کہ مَیں جُنیدِ وقت ہوں۔ مَیں شبلیٔ وقت ہوں۔ مَیں بایزیدِ وقت ہوں۔ آپ (حضرت ابوالحسن خرقانیؒ) بھی اُٹھ کر رقص کرنے لگے اور فرمانے لگے مَیں خُدائے وقت ہوں مصطفٰی وقت ہوں۔"

(ترجمہ کتاب تذکرۃ الاولیاء ص۵۱۵)

تذکرۃ الاولیاء کے مذکورہ تمام حوالہ جات تذکرۃ الاولیاء کے اس ایڈیشن سے حذف کئے جا چکے ہیں جو رئیس احمد جعفری صاحب نے "نیا تذکرۃ الاولیاء" کے نام سے ترتیب دیا ہے۔

شمائلِ ترمذی

شمائلِ ترمذی وہ عظیم کتاب ہے جس میں حضرت امام ابو عیسٰی ترمذیؒ (وفات ۲۷۹ھ مطابق ۸۹۲ء) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حُلیہ مبارک۔ آپؐ کے لباس اور عادات و اخلاق سے متعلق روایات جمع کی ہیں۔ افسوس کہ یہ کتاب بھی یہودیانہ تحریف سے بچ نہیں سکی۔

شمائلِ ترمذی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماءِ مبارک کے بارے میں ایک حدیث "اَنَا الْعَاقِبُ" درج ہے اس حدیث کے ساتھ بطور تشریح یہ عبارت ہے کہ "اَلْعَاقِبُ الَّذِیْ لَیْسَ بَعْدَہٗ نَبِیٌّ"۔ حسین مجتبائی دہلی اور امین کمپنی بازار دہلی کے چھپنے والے نسخوں کے بین السطور میں یہ تصریح موجود ہے کہ

"ھٰذَا قَوْلُ الزُّھْرِیِّ" یہ امام زہری کا قول ہے۔

اِس واضح حقیقت کے باوجود "قرآن محل مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی" سے ۱۳۸۰ھ (۱۹۶۱ء) میں ایک شمائلِ ترمذی شائع کی گئی جس میں سے "ھٰذَا قَوْلُ الزُّھْرِی" کے بین السطور الفاظ بالکل حذف کر دئے گئے ہیں تاکہ یہ مغالطہ بآسانی دیا جاسکے کہ عاقب کی یہ تشریح حضرت زہری کی نہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تشریح فرمائی ہے۔ (باقی ص۶ پر)

تحریکِ جدید کی برکتیں قیامت تک جاری رہیں گی انشاءاللہ

اس لئے

نہ صرف تحریک جدید کو زندہ رکھا جائے بلکہ اوّلین مجاہدین کے کھاتوں انکی یادوں اور قربانیوں کو بھی زندہ رکھا جائے

از سیّدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

خُطبہ جُمعہ فرمودہ ۲۵ر اخاء (اکتوبر) ۱۳۶۴ ہش / ۱۹۸۵ء بمقام مسجد فضل لندن کا ملخص

تشہد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورہ بقرہ کی آیات ۲۷۱ تا ۲۷۳ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ سے وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ تک تلاوت فرمائیں اور فرمایا کہ ان آیات میں مالی قربانی کے متعلق بہت گہرا مضمون ہے۔ اور یہ آیات کئی مرتبہ جماعت کے سامنے پیش کی جاتی رہی ہیں۔ مگر ہر دفعہ ان کے مطالعہ سے ایک نیا مضمون سامنے آتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ان آیات کی جامع اور بصیرت افروز تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ان آیات میں دکھاوے کے طور پر خرچ کرنے والوں کا بھی ذکر ہے اور خدا تعالیٰ یہ بھی بتا رہا ہے کہ میں ہر خرچ کرنے والے کی نیّت کو دیکھ رہا ہوں چونکہ یہ سب کچھ خدا تعالیٰ دیکھ رہا ہے اس لئے اس کی راہ میں خرچ کرنے والوں کی قربانیاں ضائع نہیں ہوتیں ان آیات میں یہ انذار بھی کیا گیا ہے کہ اگر خیالات میں کوئی رخنہ ہو تو پھر ایسے خرچ کا کوئی فائدہ نہ ہوگا۔

وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ میں بتایا کہ اللہ تعالیٰ ظلم کے لئے کسی کی نصرت نہیں کرتا۔

فرمایا۔ اس میں حسن کا پہلو یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس پیغام کا اعلان فرمایا وہ مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَی اللّٰہِ کا اعلان تھا اور اس کے نتیجہ میں پھر انصاری الی اللہ ہی پیدا ہوئے۔

فرمایا۔ یہ بھی خیال آسکتا ہے کہ بعض اوقات بُری جگہوں پر خرچ کرنے کے لئے بھی تحریکات ہوتی ہیں اور ان پر لبیک بھی کہا جاتا ہے ایسی تحریکات پر لبیک کہنے والے محض اپنی نمائش اور ریاکاری کے لئے ایسا کرتے ہیں جس کے نتیجہ میں بُرائیاں پھیلتی ہیں اور سارا معاشرہ گندہ ہوتا ہے اور پھر لوگوں میں حرام مال کے لئے طلب بڑھتی ہے لیکن جو اموال نیک مقاصد کے لئے طلب کئے جاتے ہیں ان کے نتیجہ میں عجیب ایمان افروز نمونے سامنے آتے ہیں۔ صحابہ جب مال خرچ کرتے تو اس طرح چھپاتے تھے کہ کسی کو علم نہ ہو۔ مگر قومی لحاظ سے ان کو ظاہر کرنا ضروری ہوتا تھا تاکہ دوسروں کو بھی تحریک ہو چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو ظاہر فرما دیتے تھے۔ لیکن انفرادی طور پر صدقات اور نذریں دینے والے ہر ممکن کوشش کرتے تھے کہ کسی پر یہ انفاق فی سبیل اللہ ظاہر نہ ہو چنانچہ وہ راتوں کو چھپ چھپ کر ضرورت مندوں کو رقم دیا کرتے تھے۔

فرمایا یہ نمونہ صرف نبیوں کی جماعتوں میں ہی نظر آتا ہے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو فرماتا ہے۔ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ تمہیں پورا پورا نہیں بلکہ بھرپور لوٹا دیا جائے گا۔ جو کہ اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً ہے خدا تعالیٰ یہ سودا صرف انبیاء کے متبعین کے ساتھ ہی کرتا ہے اس کے علاوہ اس امتیازی شان کو دُنیا میں اور کہیں نہیں دیکھا جا سکتا اور آج الٰہی آیات میں جماعت احمدیہ کی تصویر نظر آرہی ہے دُنیا جو مرضی کہے مگر ان آیات میں بنائی گئی تصویر کو جماعت سے چھین نہیں سکتی۔ جنہوں نے خدا تعالیٰ کی خاطر کچھ دیا۔ خدا تعالیٰ نے ان کو حیرت انگیز طور پر واپس لوٹا دیا اور صرف ان کو ہی نہیں ان کی اولادوں کو بھی بہت کچھ دیا۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی جماعت کے علاوہ اور کوئی ہے ہی نہیں جس میں ان آیات کا مفہوم نظر آتا ہو۔

فرمایا۔ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے تحریکِ جدید کی تحریک ۱۹۳۴ء میں فرمائی تھی اس میں اللہ تعالیٰ کا امتیازی سلوک کار فرما رہا۔ اور ہر فرد بشر جو اس میں خرچ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اپنی رضا کے علاوہ اس کے اموال میں بہت برکت ڈالتا ہے اور یہ سلسلہ حیرت انگیز طور پر مسلسل آگے ہی بڑھ رہا ہے۔

فرمایا۔ باہر جو چندے بڑھتے ہیں۔ وہ بھی تحریک جدید کے بچے ہیں اور باہر کے ممالک میں جو چندے بڑھے ہیں ان ابتدائی چندوں کی برکت سے ہے جو ابتداء میں تحریک جدید میں بڑی قربانیوں اور دُعاؤں کے ساتھ دئے گئے تھے اس لئے قادیان کو بھلانا نہیں چاہیئے کیونکہ یہ وہیں سے شروع ہوئے ہیں:۔

فرمایا۔ تحریکِ جدید کے بڑے فیوض ہیں۔ اس کی برکتیں قیامت تک جاری رہیں گی انشاءاللہ۔ اس لئے نہ صرف تحریک جدید کو زندہ رکھا جائے بلکہ اوّلین قربانی کرنے والوں کے کھاتوں کو زندہ کیا جائے ان کی یادوں اور قربانیوں کو زندہ رکھنا ہے۔ چنانچہ اب جو اطلاع ملی ہے کہ تحریک جدید کے اوّلین مجاہدوں کے کھاتے جو ان کی وفات کے بعد بند ہو چکے تھے اب امسال مزید ۱۰۰ کھاتے دوبارہ جاری ہو گئے ہیں ان کے ورثاء کو اس طرف توجہ دلائی گئی چنانچہ انہوں نے بخوشی ان کھاتوں کو زندہ کیا ہے۔

فرمایا۔ اب تحریکِ جدید کو ہدایت کی جا رہی ہے کہ ایسے مرحومین کے کھاتے جن کے ورثاء کا علم نہیں ان کی فہرستیں اخباروں میں شائع کریں۔ دوسرے ممالک میں ان کو بھجوائیں اور وہاں کے جماعتی اخباروں میں شائع ہوں اور جس اوّلین مجاہد کے کوئی وارث ملیں ان کو ان کی قربانیوں کو زندہ کرنے کو کہا جائے کہ وہ ان کی یادوں کو زندہ کریں ان کی نیکیوں کو زندہ رکھیں بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اوّلین بزرگوں کی قربانیوں کا ذکر فرمایا اور اُسی طرح آج بھی جو لوگ ان کے نقش قدم پر قربانیاں کر رہے ہیں ان کا ذکر فرمایا اور اس جہاد میں حصّہ لینے والوں کے لئے دُعا کا اعلان فرمایا۔

خطبہ ثانیہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریکِ جدید کے دفتر چہارم کے آغاز کا اعلان فرمایا اور فرمایا کہ آج سے جو نیا مجاہد تحریک جدید میں شامل ہوگا۔ وہ دفتر چہارم میں شامل ہوگا +

ہفتہ تحریکِ جدید

جیسا کہ احباب جماعت کو بخوبی علم ہے کہ تحریک جدید کا مالی سال ۹۶-۱۹۹۵ء ۳۱ر اکتوبر ۱۹۹۶ء کو اختتام پذیر ہو رہا ہے۔ اور نیا مالی سال یکم نومبر سے انشاءاللہ شروع ہوگا۔ عہدیداران جماعت سے گذارش ہے کہ یکم تا ۷ر نومبر اپنی اپنی جماعتوں میں ہفتہ تحریکِ جدید منائیں۔ اس ہفتہ میں درج ذیل اُمور پر خصوصی طور پر توجہ دی جائے۔

(۱) :۔ ہفتہ تحریک جدید میں جلسوں کا انعقاد کریں جس میں اس بابرکت تحریک پر روشنی ڈالی جائے اس کے اغراض و مقاصد اہمیت اور اس کے شیریں ثمرات پر تقاریر ہوں۔

(۲) :۔ جن احباب کے ذمہ بقایا چندہ تحریک جدید ہے ان سے مکمل وصولی کی کوشش کریں۔

(۳) :۔ نئے مالی سال کیلئے وعدہ جات نمایاں اضافہ کے ساتھ نوٹ کروائے جائیں۔ سابقہ سال کی نسبت کم از کم ۱۵٪ کا اضافہ ہو۔

(۴) :۔ نو مبائعین اور ایسے احباب و مستورات و بچگان کو اس تحریک میں شامل کیا جائے جو پہلے اس میں شامل نہیں ہیں۔

(۵) :۔ معاونین خصوصی کی تعداد میں اضافہ کیا جائے۔ ہفتہ تحریک جدید کی مکمل رپورٹ کارگذاری سے دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔

وکیل اعلیٰ تحریکِ جدید قادیان

خطبہ جمعہ

نظام جماعت کی بقا اطاعت پر منحصر ہے اور اطاعت کی بقا تعاون علی البر پر منحصر ہے۔

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۲ اگست ۱۹۹۶ء مطابق ۲ ظہور ۱۳۷۵ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

[خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے]

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له، وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله. أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم. ﴿بسم الله الرحمٰن الرحيم. الحمد لله رب العٰلمين. الرحمٰن الرحيم. مٰلك يوم الدين. إياك نعبد وإياك نستعين. اهدنا الصراط المستقيم. صراط الذين أنعمتَ عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين.﴾

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَآئِدَ وَلَآ آٰمِّيْنَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا ؕ وَاِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا ؕ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا ۘ وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۪ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۳﴾

(سورہ المائدہ آیت ۳)

اس آیت کریمہ میں جو نصائح فرمائی گئی ہیں ان میں سے ابتدائی نصائح کا تعلق تو حج سے تعلق رکھنے والے مناسک اور محرمات اور حرمات سے ہے۔ جو عزت کے لائق چیزیں ہیں ان کی عزت کرو، ان کی عزت کے حق ادا کرو اور ہرگز کسی پہلو سے بھی کوتاہی نہ کرو اور حج کے فریضے کے وقت جن جن باتوں سے اللہ تعالیٰ نے روکا ہے ان سے رکے رہو، یہ عمومی نصیحت ہے جو فرمائی گئی ہے۔ اس کے بعد آیت کا وہ آخری حصہ جس کے پیش نظر میں نے اس آیت کا آج انتخاب کیا ہے وہ تعاون سے تعلق رکھتا ہے۔ فرمایا "تعاونوا علی البر والتقوی" نیکی اور تقویٰ پر تعاون کرو اور اس سے پہلے اس آیت کا جو حصہ ہے وہ یہ ہے "ولا یجرمنکم شنان قوم ان صدوکم عن المسجد الحرام ان تعتدوا" یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے مذہب کی دشمنی میں تمہیں حج بیت اللہ سے باز رکھا، روکے رکھا اور اس لحاظ سے انہوں نے تم پر ظلم کیا ان کی یہ دشمنی بھی تمہیں ان سے انصاف کرنے سے مانع نہ بنے۔ جہاں تک انصاف کے تقاضے ہیں ان کے معاملے میں پورے کرو لیکن صرف انصاف کے تقاضے پورا کرنا ہی تمہاری شان نہیں ہے "وتعاونوا علی البر والتقوی" ان سے تقویٰ اور نیکی میں تعاون بھی کرو۔

یہ عظیم الشان عالمگیر تعلیم ہے جس کو نہ سمجھنے کے نتیجے میں بہت سے مسلمان علماء بعض دوسری آیات سے ایسا استنباط کرتے ہیں جو ان آیات کے واضح مضامین سے متصادم ہے، بیک وقت دونوں اکٹھے ہو ہی نہیں سکتے۔ پس قرآن کریم میں جو محکمات ہیں ان کے تابع متشابہات کی تاویل کی جاتی ہے نہ کہ متشابہات کے تابع محکمات کی۔ یہ وہ آیت ہے جو محکمات میں سے ہے۔ نہایت ہی اہم فرائض بلکہ تمام امت مسلمہ کے فرائض میں سے سب سے مرکزی فریضہ جو حج کا ہے اس کے متعلق تعلیم دی جا رہی ہے۔ قطعیت کے ساتھ یہ محکمات میں داخل آیت ہے۔ اور اس تعلق میں دو نصیحتیں جو فرمائی گئی ہیں ایک یہ کہ تم جب صاحب اختیار بنو تو ہرگز ایسی قوم سے بھی ناانصافی سے پیش نہ آؤ جو تم سے ناانصافی سے پیش آتی رہی ہو اور تمہارے دینی فرائض میں بھی مخل رہی ہو ان کے تعلق میں بھی یاد رکھو کہ تم نے مضبوطی کے ساتھ عدل کا دامن پکڑے رکھنا ہے اور مزید برآں اگر وہ نیک کام کریں تو ان سے تعاون کرو۔ اور نیک کام میں تعاون کرو اور تقویٰ میں تعاون کرو۔ اب اکثر وہ تقویٰ سے تو عاری ہوتے ہیں اس لئے یہاں تقویٰ کا کیا مضمون ہے۔ تقویٰ کا جو مضمون یہاں پیش نظر ہے وہ ابتدائی، بنیادی انسانی فطرت میں ودیعت شدہ تقویٰ ہے۔ یہ بات غلط ہے کہ ہر قوم کلیتہً تقوی اللہ سے عاری ہو چکی ہوتی ہے۔ مشرکین بھی بعض کام اللہ کے تقویٰ سے اختیار کرتے ہیں۔ چنانچہ ہندو مشرکین میں داخل ہیں ان میں ایسے لوگ بھی بت پرست ہیں جو محض خدا کی خاطر اور اللہ کے خوف کی خاطر صرف بنی نوع انسان میں سے ضرورت مندوں کی مدد نہیں کرتے بلکہ جانوروں کو بھی روٹی ڈالتے اور دانے پھینکتے ہیں۔ ایک موقع پر ایک ایسے ہی مشرک نے جو اپنے شرک کے زمانے میں پرندوں کو روٹی ڈالا کرتا تھا یا دانے پھینکا کرتا تھا یا گوشت پھینکتا تھا چیلیں اٹھا کے لے جائیں، اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم سے سوال کیا کہ یا رسول اللہ وہ باتیں جو میں خدا کی خاطر اس زمانے میں کیا کرتا تھا کیا ان کا بھی کوئی اجر ہے۔ آپؐ نے فرمایا اجر تو مل گیا تمہیں۔ تم جو ہدایت پا گئے تو اور اجر تمہیں کیا چاہئے۔ یہ انہی نیکیوں کا اجر ہے۔ پس تقویٰ ان میں بھی ہوتا ہے جو مشرک ہوں مگر محدود تقویٰ ہے اور تقویٰ کے جو ابتدائی معنے ہیں ان میں، ان میں آپ کو تقویٰ کی جھلکیاں دکھائی دیں گی اور دنیا میں کوئی انسان بھی نہیں ہے جو کسی نہ کسی پہلو سے تقویٰ کے مضمون پر عمل نہ کرتا ہو۔ بعض دہریہ ہیں لیکن تقویٰ کا وہ مضمون جو سچائی سے تعلق رکھتا ہے وہ ان کے اندر بھی آپ کو دکھائی دے گا۔ تقویٰ کے بغیر کوئی ہدایت نہیں ہے۔ سوال یہ ہے کہ یہ مغربی قومیں جو خدا کے تصور کے بغیر ایک تحقیق کا سفر اختیار کئے ہوئے ہیں کیوں ان کو جزا مل رہی ہے، کیوں ان کی تحقیقات کو بے شمار پھل لگ رہے ہیں۔ اس لئے کہ وہاں بھی جب تک یہ تقویٰ پر قدم رکھتے ہیں ان کو پھل ملتا ہے، جہاں تقویٰ سے ہٹ جاتے ہیں ان کو کوئی پھل نہیں ملتا۔ چنانچہ ایک لمبا عرصہ انہوں نے سائنس کی دنیا میں داخل ہونے سے پہلے اپنے تصورات کی متابعت کرتے ہوئے دولتمند بننے کی کوششیں کی ہیں۔ جس طرح ہمارے ملک میں کیمیا گری کی تلاش رہی ہے مغربی قوموں میں بھی کئی قسم کے نسخے استعمال ہوا کرتے تھے اور مذہب کے غلط تصورات کے نتیجے میں یہ جستجو کیا کرتے تھے کہ کس طرح ہم جلد سے جلد اپنے مقصد کو حاصل کرلیں۔ ان میں منفی مقاصد بھی ہوتے تھے اور مثبت بھی لیکن کبھی کسی کو کوئی پھل نہیں لگا۔ ان میں بعض دفعہ یہ بھی رواج تھا کہ اپنے دشمن کو مارنے کے لئے یہ اس کے بت بناتے، موم کے بت بناتے اور عین اس کے دل میں سوئیاں پیوست کر دیا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ اب یہ سوئی جو ہے یہ اس کے دل میں چبھے گی۔ اب یہ ساری جہالت کی باتیں ہیں تقویٰ سے عاری ہیں۔ یعنی تقویٰ کے ان معنوں سے بھی عاری ہیں جو بنیادی طور پر ہر انسان کو کسی نہ کسی حد تک نصیب ہوا ہے۔

دراصل تقویٰ دل کی سچائی کا دوسرا نام ہے اور اگر دل سچا ہو تو پھر خدا تعالیٰ سے ہٹ کر الگ راہ اختیار نہیں کر سکتا۔ اسی لئے قرآن کریم نے ہدایت کے آغاز میں ہی یہ فرمایا "ھدیً للمتقین" کتاب میں تو کوئی شک نہیں، اس میں ایک ذرہ بھی شک نہیں کہ کتاب اللہ کا کلام ہے۔ اس میں ایک ذرہ بھی شک نہیں کہ یہ الکتاب ہے یعنی کامل ہدایت ہے۔ اور اس میں ذرہ بھی شک نہیں کہ اس میں ہدایت کے سوا اور کچھ بھی نہیں لیکن "ھدیً للمتقین" ہدایت متقیوں کو ہی دے گی۔ جن میں تقویٰ نہیں ان کو کوئی ہدایت نہیں بخشے گی۔ پس یہاں بھی وہی تقویٰ کا ابتدائی معنیٰ ہے کہ اگر دل میں سچائی ہے تو پھر یہ ہدایت دے گی اگر دل میں سچائی نہیں ہے تو ہدایت نہیں دے گی۔ تو یہ سچائی کا مضمون تقویٰ کا آغاز ہے، تقویٰ کے آغاز سے تعلق رکھتا ہے۔ بغیر سچائی کے تقویٰ قائم نہیں ہو سکتا اور اگر تقویٰ کا خدا کے حوالے سے مضمون پیش نظر نہ بھی ہو تو ہر انسان کی سچائی اس کا تقویٰ بن جاتی ہے۔ کیونکہ تقویٰ کا مطلب بنیادی طور پر یہ ہے کہ ٹھوکروں کی جگہ سے بچ کر چلنا، جہاں نقصان ہو اس سے ہٹا کر قدم رکھنا۔ اور ان معنوں میں تقویٰ کا سب سے عام معنیٰ یہی ہے کہ انسان سچائی کو اختیار کرے سچائی کی روشنی میں آگے بڑھے اور جہاں جہاں ٹھوکر کا مقام ہے اس سے بچے۔ پس اس پہلو سے ہر انسان تقویٰ کا کوئی نہ کوئی مفہوم رکھتا ہے یا رکھ سکتا ہے اور جتنی انسانی ترقی ہدایت کی طرف ہوئی ہے خواہ وہ مادی ترقی ہی کیوں نہ ہو وہ تمام تر تقویٰ پر مبنی ہے۔ جہاں انسان نے جھوٹ کی پیروی کی وہاں اس کو کوئی بھی پھل نہیں ملا محنت کا۔

پس یہاں جو اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے "تعاونوا علی البر والتقوی" اور ان قوموں سے تعاون خاص طور پر پیش نظر ہے جنہوں نے شرک اختیار کیا، جنہوں نے ظلم کیا ہے اس لئے تقویٰ کا وہ معنیٰ لینا پڑے گا جو سب سے عام اور وسیع تر معنیٰ ہے۔ ان لوگوں سے بھی اچھی باتیں ہوتی ہیں ان میں ان سے تعاون کرو۔ حلف الفضول کی مثال وہ مثال ہے جو مشرکین کے دور میں تقویٰ سے تعلق رکھتی ہے۔ اس زمانے میں بھی ان میں نیک لوگ تھے اور مظلوم کی حمایت کے لئے اٹھ کھڑے ہوتے تھے اور اس حمایت کے جذبے ہی نے ان کو مجبور کیا جو تین فضل نامی اشخاص تھے کہ ایک معاہدہ کی بنیاد ڈالیں جس میں شامل ہونے والے خواہ ان کے نام فضل ہوں یا نہ ہوں، جو بھی شامل ہوں یہ عہد کریں کہ ہم ضرور مظلوم کی حمایت کریں گے۔ تو یہ تقویٰ ہے جس پہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے رسالت سے پہلے بھی تعاون فرمایا اور یہ وہ تعاون ہے جس کی امت کو تعلیم دی جا رہی ہے اور اس میں مذاہب کا فرق مٹا دیا گیا ہے۔ بد قوموں سے بھی، مشرک قوموں سے بھی نیکیوں میں تعاون کرو۔

یہ اتنی اہم تعلیم ہے کہ اگر اس کو ہم سمجھ لیں تو کسی اطاعت کے جذبے پر زور دینے کی ضرورت ہی باقی نہیں رہتی کیونکہ تعاون میں طوعی مضمون داخل ہے۔ نیک کام ہو رہا ہے دیکھتے ہو تو آگے بڑھو اس میں حصہ لو۔ تو جو لوگ نیکیوں میں تعاون کرتے ہوں اور یہ نہ پوچھتے ہوں کہ کیوں کریں، آخر کس کا حکم

ہے، ان لوگوں کو جن کو اس سوال کی عادت نہ رہے نیکی اپنی طرف کھینچے اور بے اختیار اچھی بات ہوتی دیکھیں تو آگے بڑھ کر اس میں حصہ لینے کی کوشش کریں ان کو کیا ضرورت ہے کہ ان کو زور سے کہا جائے اطاعت کیا کرو۔ کیونکہ اطاعت تو ہے ہی نیکی میں۔ جن کو تعاون کی روح سے نیکیاں اختیار کرنے کا جذبہ ہو، وہ اس میں بے اختیار پائیں اپنے آپ کو وہ نیکی میں حصہ لئے بغیر رہ نہ سکیں ان کی اطاعت کامل ہو جایا کرتی ہے، ناممکن ہے کہ وہ اطاعت سے پیچھے ہٹیں۔

ہر انسان جو نیکیوں میں تعاون کرنے والا ہو وہ معزز سے معزز تر ہوتا چلا جاتا ہے

پس آپ جماعت کے نظام پر غور کرکے دیکھیں اطاعت سے باز رہنے والے وہی ہیں جن کو نیکیوں میں تعاون کی عادت نہیں ہے۔ وہ سوال کرتے ہیں کیوں کریں؟ کس نے آپ کو اتھارٹی دی ہے؟ حالانکہ جو نیک کام میں تعاون کی ہدایت فرمائی گئی ہے اس میں کسی اتھارٹی کا ذکر نہیں۔ نیک کام میں تعاون کی مثال یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم ہر پہلو سے اپنے ماتحتوں سے ان کے کاموں میں تعاون فرمایا کرتے تھے۔ رستہ دکھانے میں تعاون، بوجھ اٹھانے میں تعاون، گھر کے کاموں میں، مشاغل میں تعاون، کوئی سوال کرنے والی بڑھیا آکے سوال کرتی تھی تو تعاون کے لئے اٹھ کھڑے ہوتے تھے۔ کسی بچے کا پیغام آگیا کہ مجھے آپؐ کی ضرورت ہے اٹھ کے اس کے گھر روانہ ہوئے۔ جو سب سے زیادہ مطاع بنایا گیا جس سے بڑھ کر مطاع کا مضمون کسی کی ذات میں تصور بھی نہیں کیا جاسکتا یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم ہر نیکی کے مضمون میں، ہر الٰہی مضمون سے تعلق رکھنے والے معاملات میں سب کے سردار بنائے گئے اور سب کو آپؐ کے تابع فرما دیا گیا۔ وہ آدم کو فرشتوں کا سجدہ کرنا جس کا قرآن کریم میں ذکر ملتا ہے وہ خلیفہ کے سامنے سجدہ تھا، خلیفۃ اللہ کے سامنے اور وہ اپنے اعلیٰ معانی کے طور پر حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم ہی تھے حالانکہ اس سے پہلے تمام انبیاء بھی خلفاء ہی ہیں یعنی اللہ کے خلیفہ براہ راست اللہ کے خلیفہ۔ اور ان کے ساتھ نیکیوں میں تعاون کرنے کا تمام کائنات کو حکم دیا گیا ہے۔ اس میں فرشتہ صفت لوگ بھی شامل ہیں، فرشتے بھی شامل ہیں۔ جب فرشتے شامل ہو جائیں تو کائنات کا سارا نظام داخل ہو جایا کرتا ہے۔ اس لئے بسااوقات آپ جو اعجازی نشان دیکھتے ہیں آپ سمجھتے ہیں کہ قانون قدرت کو توڑا گیا ہے۔ قانون قدرت کو توڑا نہیں جاتا بلکہ فرشتوں کے سجدے کا ایک یہ بھی مضمون ہے کہ خدا تعالیٰ کے قوانین میں جہاں جہاں گنجائشیں موجود ہیں وہاں خلیفۃ اللہ کی ضرورت پوری کرنے کے لئے ان کو استعمال کرو۔ اور وہ انسان جو ابھی سائنسی لحاظ سے ترقی کی ادنیٰ منازل پر ہو وہ اپنے وقت میں اس مضمون کو سمجھ نہیں سکتا۔ وہ سمجھتا ہے معجزہ ہوگیا۔ معجزہ تو ہوا لیکن قانون قدرت کو توڑنے کا معجزہ نہیں ہوا کرتا کبھی۔ کیونکہ وہ قانون دان جو قانون بناتے وقت ضرورت کا خیال نہ رکھے اور اسے علم نہ ہو کہ کبھی میرا قانون ناکافی ہو جائے گا اور میرے مقاصد کی راہ میں حائل ہوگا اس کو توڑے بغیر میں اپنے مقاصد حاصل نہیں کر سکتا وہ قانون دان ناقص ہے۔

پس اللہ کا قانون قدرت کامل قانون ہے اس میں ادنیٰ بھی آپ تضاد نہیں پائیں گے۔ جتنا چاہیں نظر دوڑائیں نظر تھکی ہوئی واپس آجائے گی اور کوئی تضاد نہیں پائے گی یہ مضمون ہے قانون کے کمال کا۔ تو نبیوں کے لئے قانون توڑنے کا کیا مطلب ہے۔ اس لئے نبیوں کے لئے جو قانون ٹوٹتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں ہمیں اپنے وقت کی معلومات کے لحاظ سے ان کی کمی کے پیش نظر یوں معلوم ہوتا ہے جیسے قانون توڑا گیا ہے۔ بعض لوگ آگ پر چلتے ہیں، قانون نہیں ٹوٹتا کیونکہ ایسے مادے موجود ہیں جن کو اگر استعمال کیا جائے اور پاؤں پر اچھی طرح ان کو مل لیا جائے تو انسولیشن پیدا کر دیتے ہیں اور جلنے والے احساسات کو وہ نم کر دیتے ہیں، ان کی قوت سلب ہو جاتی ہے، ایک قسم کی فالجی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ اول تو جلنے کی راہ میں وہ مادے روک بن جاتے ہیں اور دوسرے احساس میں کمی آنے کی وجہ سے ایک انسان کوئلوں پر چلتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ اور البانیہ میں یہ بہت رواج ہے کہ بعض صوفی اپنا رعب ڈالنے کی خاطر وہ لوگوں کو یہ تماشے دکھاتے ہیں کہ دیکھو آگ کے کوئلے سلگاؤ ہم اس پر چل کے دکھائیں گے ہم خاص خدا والے لوگ ہیں اس لئے ہر معاملے میں ہماری اطاعت کرو۔ یہ بالکل جھوٹ ہے اور فرضی بات ہے۔

مگر آگ کو ٹھنڈا کرنے کے قوانین خدا نے خود بنائے ہوئے ہیں۔ ان قوانین کا علم ہو جائے تو پھر آپ کے لئے آگ ٹھنڈی ہو سکتی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کا قانون ایک بالا قانون ہے اور تعاون کے ذریعے جب انسان نیکیوں میں تعاون کرتا ہے تو خدا تعالیٰ کے قوانین کی تائید ہوتی ہے، ان کی مخالفت نہیں ہوتی۔ اور تعاون کے ذریعے انسان قوانین کی اطاعت کے لئے پہلے سے بڑھ کر آمادہ ہو جاتا ہے۔ یہ وہ مضمون ہے جو بتایا گیا ہے یعنی اگر مشرک سے تمہیں تعاون کرنے میں باک نہ رہے تو کیا نیک بندوں سے تعاون میں تمہیں باک ہوگی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے جو عورتوں سے بیعت لیتے وقت یہ الفاظ بیچ میں رکھے کہ ہم معروف میں آپ کی اطاعت کریں گی تو معروف سے مراد یہی تعاون کی باتیں ہیں۔ دراصل ہر بات کو خدا تعالیٰ نے فرض نہیں قرار دیا۔ بہت سی نیکیاں ہیں، راہ چلتے آپ ان نیکیوں سے بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچا سکتے ہیں مگر ہر انسان کے لئے ضروری نہیں ہے کہ رستہ چلتے ہوئے ضرور کھڑا ہو اور ہر آدمی کی ضرورت پوری کئے بغیر آگے نہ بڑھے۔ اگر یہ ہو تو ساری دنیا کا نظام درہم برہم ہو جائے لیکن کچھ نہ کچھ کو ضرور توفیق ملنی چاہئے۔

پس تعاون کا مضمون عام بھی ہے اور SELECTIVE بھی ہے یعنی حسب ضرورت تم میں روح ہونی چاہئے۔ جہاں تمہاری ضرورت ہو تم سمجھو کہ تمہاری ضرورت کے بغیر کوئی نیک کام ہونے سے رہ جائے گا وہاں امت محمدیہ سے یہ اللہ تعالیٰ کو توقع ہے کہ یہ پوچھے بغیر کہ یہ کس نے کہا ہے، کیوں ہم تعاون کریں، کس کا حکم آیا ہے فرمایا تمہاری فطرت کے اندر خدا نے داخل فرما دیا ہے نیکی کے کاموں میں تعاون کرنا ہے یہاں تک کہ بدوں سے بھی تعاون کرنا ہے، مشرکوں سے بھی تعاون کرنا ہے۔ یہ فطرت ثانیہ بنا لو تو نظام اسلام کو پھر کبھی کوئی ٹھوکر نہیں لگ سکتی کیونکہ نظام اسلام تو نیکیوں کے رائج کرنے کا نام ہے۔ حاکم اور محکوم کے جھگڑے مٹا دیتا ہے تعاون۔ اور وہ احساس کمتری جو بسااوقات اطاعت کی راہ میں حائل ہوتا ہے وہ احساس کمتری تعاون کرنے والوں میں ہوتا ہی نہیں۔ اگر ہے تو وہ تعاون نہیں کر سکیں گے۔ ایک انسان جب کسی غریب آدمی کے کاموں میں اس کا مددگار بنتا ہے تو اس کو جھکنا پڑتا ہے۔ اور جو احساس کمتری کا شکار ہو وہ سمجھتا ہے کہ اس کے ساتھ اگر میں نے کام کیا، اس کے لئے اگر میں جھکا تو گویا میری عزت میں فرق آجائے گا۔ لیکن جسے کوئی احساس کمتری نہ ہو وہ ہر ایک کا کام کرتا ہے اور شرم محسوس نہیں کرتا بلکہ وہ کام کرنے سے اپنے نفس میں وہ ایک عزت پاتا ہے۔ وہ احساس عزت اس کا مقصود نہیں ہوتا مگر جزا کے طور پر ملتا ہے۔

اور ہر انسان جو نیکیوں میں تعاون کرنے والا ہو وہ معزز سے معزز تر ہوتا چلا جاتا ہے۔ وہ لوگ صاحب اکرام ہو جاتے ہیں اور نبوت کا بھی یہی رستہ ہے جس رستے سے بالآخر نبوت تک بھی انسان پہنچ سکتا ہے۔ چنانچہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کو وحی کے بعد بہت ہی دردناک حالت میں پایا اور آپؐ نے "زملونی زملونی" کہہ کر یہ متوجہ کیا کہ میں تو نفسیاتی لحاظ سے شدید بحران کا شکار ہوچکا ہوں مجھے سخت سردی لگ رہی ہے۔ یہ ایک سردی کا لگنا جیسے ملیریا بخار میں لگتی ہے یا SEPTIC بخاروں میں لگتی ہے اس کا ایک تعلق اندرونی نفسیاتی بحران سے بھی ہے۔ بعض دفعہ جب کسی کو اچانک صدمہ پہنچے یا اچانک گھبراہٹ کی خبر ملے تو اچانک اسی طرح بہت تیزی کے ساتھ ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے ہیں۔ کوئی ایسی خبر ہو جس کی توقع نہ ہو جس کو انسان اپنے متعلق سوچ بھی نہ سکتا ہو۔ پس جتنا شدید حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کا بحران تھا اتنا ہی آپؐ کی سچائی پر گواہ تھا اور آپ کی انکساری پر گواہ تھا۔ یہ وہم و گمان میں بھی نہیں آپ کے آسکتا تھا کہ میں خدا کا نمائندہ بن کے بنی نوع انسان کو مخاطب ہوں گا۔ اگر نفس میں ادنیٰ بھی یہ خواہش ہوتی تو وہ بحران پیدا ہونا ناممکن تھا۔ اس حالت میں جب آپؐ کی بے قراری دیکھی تو حضرت خدیجہؓ نے تسلی دینے کے لئے یہ الفاظ عرض کئے "کلا و اللہ ما یخزیک اللہ ابداً" ہرگز نہیں، ہرگز نہیں، خدا کی قسم اللہ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا کیونکہ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں۔ "تعاونوا علی البر والتقویٰ" کا نام ہے یہ۔ وہ رشتے جو قریب کے رشتے ہیں ان کو جوڑنے کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔ ہر وہ کام کرتے ہیں جس سے آپس کی خاندانی محبتیں بڑھیں۔ اور ہر ایک کے ذمے یہ کام ہے نہیں کہ گویا فرض ہے اس کے لئے۔ اپنے معاملے میں تو حقوق ادا کرنا فرض ہے مگر ایسے کام کرنا کہ رشتے جڑتے چلے جائیں اور رحمی تعلقات آپس میں مضبوط تر ہوں یہ وہ نیکی کا کام ہے جو تعاون علی البر ہے۔ کمزوروں کے بوجھ اٹھاتے ہیں۔ اب کس پر یہ فرض ہے کہ ہر وقت کمزوروں کے بوجھ اٹھاتا پھرے اور شریعت تو ابھی نازل بھی نہیں ہوئی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم شریعت کے نزول سے پہلے مفلوک الحال، غریب لوگوں کے لئے ایک رحمت تھے، مجسم رحمت تھے۔ ان کا ہر دکھ بانٹا کرتے تھے۔ ان کی ہر مصیبت دور کرنے کے لئے کوشاں رہا کرتے تھے۔ اور معدوم اور ناپید نیکیاں کماتے ہیں۔ "تعاونوا علی البر والتقویٰ" کی مثال دیکھیں کیسی عجیب مثال ہے۔

تقویٰ دل کی سچائی کا دوسرا نام ہے۔

عام نیکیاں جو معروف ہیں ان کو کرنا بھی تعاون ہی ہے لیکن جو نیکیاں ناپید ہو چکی ہوں، انسانی نظر سے غائب ہوگئی ہوں ان کو دوبارہ زندہ کردیں اور پھر ان پر عمل کرکے دکھائیں۔ انہوں نے عرض کیا آپ میں تو یہ باتیں ہیں۔ اور مہمان نوازی کرتے ہیں۔ جو پھر تعاون کا معنیٰ ہے ورنہ مہمان نوازی کب فرض ہے۔ اگر فرض ہوتا تو زبردستی کوئی حکومت، کوئی مذہب لوگوں کے گھروں میں مہمان داخل کر لیتا۔ یہ تعاون کا مضمون ہے۔ تبھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم جب مہمان آتے تھے تو مسجد میں بعض دفعہ اعلان کیا کرتے تھے کون ہے جو میری مدد کرے گا۔ یہ تعاون مانگنے کا ایک طریق تھا۔ حکم دے سکتے تھے مگر نہیں دیتے تھے۔ جانتے تھے کہ مہمان نوازی کا دائرہ احکام کے دائرے سے الگ ہے۔ پس جب بھی آپ آواز بلند کرتے ضرور لبیک کی آوازیں اٹھا کریں۔ اور ضرورت حقہ میں لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔ یعنی وہ تمام ضروریات حقہ جو جائز ضروریات ہیں ان میں آپ جہاں تک آپ کا بس چلے آپ مدد کرتے ہیں۔ یہ وہ صفات ہیں جن کو خدا کبھی ضائع نہیں کر سکتا۔ اور جس وجہ سے آپ گھبرا رہے تھے اس کا جواب اسی میں ہے۔ اس سے بہتر کون ہے جو خدا کی طرف سے مامور کیا جائے۔ جس میں یہ صفات پائی جائیں وہی تو مطاع بننے کے اہل ہے۔ جو خود سب کا مطیع ہوگیا، تمام نیک کاموں میں ہر ایک کے سامنے جھک گیا وہی اس لائق ہے کہ اسے مطاع بنایا جائے۔ اور یہی وہ مضمون ہے جس کی طرف میں آپ کو آج خصوصیت سے توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

آپ دنیا میں دعوت الی اللہ کا پیغام لے کے نکلے ہیں اور توقع رکھتے ہیں کہ لوگ آپ سے نہ صرف تعاون کریں گے بلکہ آپ کو اپنا سردار مانیں گے۔ جو آپ کہیں گے کہ دین یہ ہے وہ آپ کی بات تسلیم کریں گے۔ جس طرف بلائیں گے آپ کے پیچھے چلیں گے۔ تو اس سے پہلے ایک نبوت کا مرتبہ حاصل کرنا ضروری ہے یعنی نبوت کا وہ مرتبہ جو نبوت کے انعام سے پہلے صفات کی صورت میں عطا کیا جاتا ہے اور

آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی پیروی اور غلامی کے لئے لازم ہے کہ ان تمام صفات کو اختیار کیا جائے جو حضرت اقدس کی نبوت سے پہلے بھی تھیں اور جن کو تفصیلاً بیان فرمائے بغیر اللہ تعالیٰ نے فرمایا "تعاونوا علی البر والتقویٰ" اور اس میں مشرکوں سے تعاون بھی تھا۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کو جب بعد ازاں، نبوت کے بعد حلف الفضول کا حوالہ دے کر ابوجہل سے کسی کا حق دلوانے کے لئے بلایا گیا تو آنحضور صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم اسی وقت روانہ ہوگئے یعنی مشرکوں سے تعاون اور مشرکوں سے تعاون لے رہے ہیں اور یہ "تعاونوا علی البر والتقویٰ" کی بہترین مثال ہے۔

دوسری بات "تعاونوا علی البر والتقویٰ" میں یہ بھی داخل ہے یعنی علیٰ کا جو صلہ ہے یہ دو معنے پیدا کرتا ہے۔ نیک کاموں میں تعاون کرو اور تقویٰ میں تعاون کرو۔ اور نیکی کی بناء پر تعاون کرو اور تقویٰ کی بناء پر تعاون کرو۔ یہ جو مضمون ہے یہ دوسرے دنیا کے بہت سے تعاون کرنے والے مضامین سے اس مضمون کو الگ کر دیتا ہے۔ آپ دیکھتے ہوں گے دنیا میں نیک کاموں کے لئے تعاون غیر قوموں میں بھی ملتا ہے مگر اللہ کی خاطر تعاون اور نیکی سے محبت کی بناء پر تعاون یہ دو چیزیں اکٹھی کم ملتی ہیں۔ ملتی تو ہیں لیکن شاذ کے طور پر، ایک قومی کردار کے طور پر نہیں ملتیں۔ بسا اوقات یہ جو تحریکات ہیں غریبوں کی ہمدردی کی، بہت اچھی تحریکات ہیں ان میں گہرے انسانی جذبات ہی کارفرما ہوتے ہیں مگر اللہ کا خوف دامنگیر ہو یہ لازم نہیں ہے۔ بعض دہریہ بھی اس میں شامل ہوتے ہیں۔ بہت سی ایسی تنظیمیں موجود ہیں جو افریقہ کے مظلوموں کی مدد کر رہی ہیں۔ جہاں پانی نہیں ملتا ان کے لئے پانی کی اپیلیں ہیں۔ آپس کی جنگوں میں اور فسادات میں جو لوگ مجروح ہو جاتے ہیں، مظلوم ہوتے ہیں، ان کی مدد کے لئے یہ محض انسانی ہمدردی سے تعاون ہوتا ہے مگر لازم نہیں کہ وہ خدا کی خاطر ایسا کرتے ہوں۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے میں جانتا ہوں بہت سے ان میں سے ایسے ہیں جن کا عیسائیت سے بھی کوئی خاص تعلق نہیں رہا صرف بنی نوع انسان کی ہمدردی ان کا مذہب بن جاتا ہے۔ تو تقویٰ کا وہ مضمون جو اللہ سے ملاتا ہے وہ اس سے خالی ہوتے ہیں۔ تو مومن کو نصیحت فرمائی گئی کہ "بر" کی وجہ سے صرف نہ کرو، تقویٰ کی وجہ سے بھی کرو۔ اگر تقویٰ کی وجہ سے کرو گے تو تمہاری یہ نیکی دونوں جہان کی سعادتیں دلوانے کا موجب بن جائے گی۔ اگر محض نیکی کی خاطر کرو گے یعنی دل کی ہمدردی سے تو اس کی جزا تو پاؤ گے مگر وہ اعلیٰ جزا جو تمہیں مل سکتی ہے اس سے محروم رہ جاؤ گے۔ اب ظاہر بات ہے کہ تقویٰ کا یہ معنیٰ بلند تر معنیٰ ہے اس معنے سے جو میں نے پہلے بیان کیا تھا۔

اس کی ایسی ہی مثال ہے کہ آپ کوئی کام کریں اور کسی کی خاطر کرتے ہوں اور اس کو علم ہو کہ یہ تکلیف میری خاطر اٹھا رہا ہے تو کام خواہ نیکی کا ہو خواہ عام کام ہو مگر جس کی خاطر آپ کرتے ہیں وہ سمجھتا ہے کہ مجھ پر اس کا ایک قسم کا احسان ہو گیا ہے۔ یہ اگر احسان نہیں رکھا جاسکتا تو کم سے کم اس نے تو میری محبت کی خاطر یہ تکلیف اٹھائی ہے اعلیٰ اخلاق کا تقاضا ہے کہ میں بھی اس کی خاطر کچھ ایسا کام کروں جو میرے لئے کرنا فرض نہ ہو یعنی فرض سے بڑھ کر اس کے لئے کوئی خدمت کروں۔ پس اللہ تعالیٰ کے احسانات کو کھینچنے کے لئے یہ آیت کریمہ ایک بہت ہی عمدہ گر ہمیں بتلاتی ہے۔ بنی نوع انسان کی ہمدردی تو جس کے دل میں ہوگی اس نے تو کچھ کرنا ہی کرنا ہے اگر رضائے باری تعالیٰ پیش نظر ہو اور اس کی خاطر آپ تعاون کریں گے تو پھر اللہ تعالیٰ کی پیار کی نگاہیں آپ پر پڑیں گی، آپ کی ہر نیکی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا موجب بن جائے گی۔ جس کی دنیا سنواریں گے اس کا دنیا سنوارنا آپ کی دنیا بھی سنوار جائے گا اور آپ کی عاقبت بھی سنوار جائے گا۔ یہ وہ دوسرا پہلو ہے "تعاونوا علی البر والتقویٰ" کا جسے ہمیں لازماً پیش نظر رکھنا چاہئے۔

پھر یہ تو عام نصیحت ہے جو وسعت کے لحاظ سے تو بہت ہے یعنی انسانی زندگی کے ہر دائرے پر محیط ہے مگر مضمون کے تحکم کے لحاظ سے، لازم ہونے کے اعتبار سے یہ ایک نرم آیت ہے۔ یعنی مثبت پہلو میں اس میں ایک نرمی پائی جاتی ہے۔ نہ بھی کرو تو تمہارا گزارا ہو جائے گا اس کے نتیجے میں تمہیں جہنم نہیں ملے گی لیکن اعلیٰ خوبیوں سے، اعلیٰ مراتب سے محروم رہ جاؤ گے۔ اس کی ایک مثال ایک ایسے شخص کی صورت میں ہمارے سامنے آتی ہے جو حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے نیکیوں کی تعریف پوچھی کہ کیا کیا باتیں ہیں۔ جب اس کو پتہ چلا کہ فرائض بھی ہیں اور نوافل بھی ہیں اس کے علاوہ نوافل کو حسین بنا کر اس رنگ میں کرنا کہ گویا نیکی کرنے والا محسن ہوگیا۔ تو اس نے کہا یا رسول اللہ! مجھ میں ان باتوں کی طاقت نہیں ہے، مجھے تو صرف فرائض بتائیں۔ جتنے فرائض ہیں وہ میں کرلوں گا اس سے آگے نہیں بڑھوں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے فرمایا ٹھیک ہے اگر تم اس عہد پر قائم رہو تو تمہیں کوئی خطرہ نہیں۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ تعاون کا مضمون طوعی ہے۔ اگر یہ لازم ہوتا تو پھر ان معنوں میں لازم کہ گویا اگر نہ کریں گے تو سزا ملے گی تو اس پہلو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم اس کو نوافل سے آزاد نہ کرتے۔

تقویٰ کا سب سے عام معنی یہی ہے کہ انسان سچائی کو اختیار کرے، سچائی کی روشنی میں آگے بڑھے اور جہاں جہاں ٹھوکر کا مقام ہے اس سے بچے۔

مگر اگلا پہلو اس آیت کا وہ قطعیت رکھتا ہے۔ وہ تھوڑے دائرے پر اطلاق پاتا ہے لیکن بڑی شدت کے ساتھ اطلاق پاتا ہے اور وہ یہ ہے "ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان"۔ جہاں گناہ کا تعلق ہو اور جہاں بعض لوگ بعضوں پر زیادتی کر رہے ہوں وہاں ہرگز تعاون نہیں کرنا۔ وہاں اگر تعاون کرو گے تو تم یاد رکھو "ان اللہ شدید العقاب" اللہ تعالیٰ سخت پکڑنے والا ہے، سخت عذاب دینے کی صلاحیت رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی سخت پکڑ سے بچو۔ تو بعض دفعہ مثبت مضمون نرم ہو جاتا ہے اور منفی مضمون زیادہ شدید ہو جاتا ہے یہ اس کی ایک مثال ہے۔ اور نیکیوں میں تعاون کرنا ہے، بدیوں میں ہرگز نہیں کرنا اس کی ایک مثال آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم ایک تمثیل کے طور پر پیش فرماتے ہیں۔ بخاری کی یہ حدیث ہے کتاب الشرکہ باب ...... اس کا ترجمہ بہرحال پیش کر دیتا ہوں۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے فرمایا اس شخص کی مثال جو اللہ تعالیٰ کی حدود کو قائم کرتا ہے اور اس شخص کی مثال جو ان حدود کو توڑتا ہے ان لوگوں کی طرح ہے جنہوں نے ایک کشتی میں جگہ حاصل کرنے کے لئے قرعہ ڈالا۔ کچھ لوگوں کو اوپر کا حصہ ملا اور کچھ کو نیچے کی منزل میں جگہ ملی۔ جو لوگ نیچے کی منزل میں تھے وہ اوپر والی منزل میں سے گزر کر پانی لیتے تھے۔ بظاہر آپ سمجھتے ہیں کہ الٹ ہونا چاہئے، اوپر والوں کو پانی کے قریب آنے کے لئے نیچے آنا چاہئے مگر اگر چاروں طرف سے دیواریں اٹھی ہوئی ہوں اور پانی کو اندر آنے کی راہ نہ ہو تو آپ کیسے نیچے کی منزل سے پانی لے سکتے ہیں۔ تو اوپر جہاں کشتی کا اوپر کا کنارہ ہے وہاں سے ڈول پھینکا جا سکتا ہے اندر سے ڈول نہیں پھینکا جا سکتا۔ تو یہ مضمون ہے کہ نیچے کی منزل والوں کے لئے ضروری تھا کہ اوپر جائیں اور اوپر جاکر وہاں سے ڈول ڈالیں اور اپنا پانی حاصل کریں۔ اور اوپر کی منزل والوں کو یہ آرام تھا کہ اوپر بیٹھے بیٹھے وہ پانی حاصل کر لیا کرتے تھے۔ اس پر جو نیچے کی منزل والے تھے ان میں سے ایک بے وقوف نے یہ مشورہ دیا کہ کیوں نہ ہم یہیں سوراخ کر لیں اور سوراخ کرکے اپنا پانی نیچے سے حاصل کرلیں۔ اب "ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان" کی مثال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم پیش فرما رہے ہیں۔ اوپر کی منزل والوں کے متعلق فرماتے ہیں کہ اگر وہ یہ خیال کرکے کہ ان کا کام ہے یہ جو مرضی کرتے پھریں ہمیں کیا اس سے، اس میں دخل نہ دیں تو یہ لوگ خود بھی غرق ہوں گے اور اوپر والوں کو بھی غرق کر دیں گے۔ اس لئے یہاں اوپر والوں کا فرض ہے کہ ان کو ان کے اس بظاہر حق سے محروم کردیں کیوں کہ یہ بدی کر رہے ہیں اور بدی میں کوئی تعاون نہیں ہے۔ پس اس پہلو سے جب نہی عن المنکر کی بات ہوتی ہے تو یہ مراد ہے کہ بدیوں سے روکنا ہے لیکن اگر بدیوں سے روکنا اس مرتبے تک جا پہنچے کہ ساری قوم کی ہلاکت کا موجب بنے تو پھر خدا تعالیٰ اسی حد تک دخل اندازی کا بھی حق دیتا ہے۔ اور اگر انسان یہ کہے کہ یہ تو تعاون کی روح کے خلاف ہے، ہم کیوں نہ ان سے تعاون کریں، ان کو کرنے دیں جو وہ کرتے ہیں تو یہ جہالت ہوگی۔ فرمایا کہ اگر وہ ان کو نہیں روکیں گے تو تمام غرق ہو جائیں گے۔

ایک اور حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی طرف سے، یہ ترمذی ابواب الفتن باب امر بالمعروف و نہی عن المنکر سے لی گئی ہے۔ یہ چونکہ ہم اب تعاون کی گفتگو کرتے ہوئے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی بات شروع کر بیٹھے ہیں تو اس مضمون پر ایک حدیث میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یا تو تم نیکی کا حکم دو اور برائی سے روکو ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں سخت عذاب سے دوچار کرے پھر تم دعائیں کرو گے لیکن وہ دعائیں قبول نہیں ہوں گی۔

پس یہ اہمیت ہے "تعاونوا علی البر والتقویٰ و لا تعاونوا علی الاثم والعدوان" کی جس کو اگر آپ ذہن نشین کر لیں تو آپ سمجھ جائیں گے کہ یہ آپ کی زندگی اور موت کا مسئلہ ہے۔ پس بظاہر تعاون کرنا ایک نفلی کام ہے مگر جب اس پر غور کریں تو پتہ چلے گا کہ یہ نفلی کام ایسا ہے جو آپ کی قومی بقا کے لئے ضروری ہے۔ اور اگر آپ نیکیوں میں تعاون کرنا سیکھ جائیں اور برائیوں سے روکنے کی عادت ڈال لیں خواہ آپ کو امارت نصیب ہو یا نہ ہو لیکن عادت بنالیں کہ جہاں اچھا کام ہے آپ نے آگے بڑھ کر اس کی مدد کی کوشش کرنی ہے جہاں بری بات ہو رہی ہے وہاں اور کچھ نہیں تو زبان سے روکیں۔ پس یہ تصور جو مولویوں والا ہے کہ زبردستی کسی نے سر پہ دوپٹہ نہیں رکھا ہوا تو اس کو تھپڑ مارو اور اس کے سر پہ زبردستی دوپٹہ پہنادو یہ ہرگز اس آیت کا مضمون نہیں ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے کبھی کسی مسلمان عورت کو زبردستی برقع نہیں پہنایا۔ قرآن کریم میں نصیحتیں آتی رہی ہیں۔ یہ مضمون تفصیل سے بیان ہوا ہے۔ مگر ایک بھی واقعہ ایسا نہیں کہ کوئی عورت آنحضورؐ کی خدمت میں گھسیٹ کے لائی گئی ہو کہ یا رسول اللہ! یہ پردہ نہیں کر رہی تھی ٹھیک طریقے سے۔ نہیں کر رہی تھی تو خدا اس کے ساتھ نپٹے گا لیکن پردے کی نصیحت کرنا یہ سوسائٹی کا شیوہ تھا۔ نیک باتوں کی تاکید کرنا بری باتوں سے روکنا یہ وہ مضمون ہے جو قرآن کریم "تعاونوا علی البر والتقویٰ" کی آیت میں اور معروف کے حکم اور بدی سے روکنے کے مضمون میں ہمارے سامنے کھولتا ہے۔

تعاون علی البر و التقوی

تو ایک عظیم الشان نعمت ہے۔ اس کے ایسے پھل ہیں جو پھر آگے پھل پیدا کرنے والے درخت بن جایا کرتے ہیں۔

پس یہ اپنی عادت بنائیں کہ اچھی بات میں اس لئے تعاون کریں کہ اچھی بات ہے۔ آپ نے اچھی بات کو اپنا کر اس کے لئے ایسی کوشش کرنی ہے جیسے اپنی چیز ہے۔ اور جب برائی سے روکتے ہیں تو اس وقت آپ کو اختیار ہے طاقت کے استعمال کا جب خدا تعالیٰ آپ کو اس پر مامور کرتا ہے۔ اور جب ایسے معاملات میں کوئی شخص بعض احمقانہ فیصلے کرکے ان پر عمل کر رہا ہے جس سے ساری قوم کی بربادی لازم ہو جاتی ہے اس صورت میں قوم کو اجازت ہے، انفرادی طور پر ہر شخص کو یہ اجازت ہی نہیں کہ وہ بیچ میں دخل اندازی کرتا پھرے۔

گھروں کو "تعاونوا علی البر والتقوی" کی آماجگاہ بنادیں۔ یہاں یہ تعاون کی روح پرورش پائے پھر جب گھروں سے نکل کر گلیوں میں جائے گی تو اسی طرح تعاون کی روح ماحول کو تعاون کرنے پر مجبور کرتی چلی جائے گی۔ یہ طاقتور اور غالب آنے والی روح ہے۔

بہرحال یہ وہ عمومی مضمون ہے جس کو پیش نظر رکھتے ہوئے میں جماعت کو یہ نصیحت کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کو جب میں کہتا ہوں کہ اطاعت کریں، اطاعت کی روح اختیار کریں، چھوٹے سے چھوٹے عہدیدار کی بھی اطاعت کریں تو یاد رکھیں وہ چھوٹے سے چھوٹے عہدے کی اطاعت کا اختیار کرنا آپ کے تعاون کی روح سے تعلق رکھتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نیک کاموں میں تعاون مانگا کرتے تھے۔ بسااوقات صحابہ سے سوال کیا کرتے تھے کون ہے جو اس معاملے میں میرا مددگار ہوگا۔ قرآن کریم میں حضرت مسیحؑ کے تعلق میں یہ بیان ہوا ہے اور کسی نبی کے تعلق میں اس طرح بیان نہیں ہوا کہ ان نے یہ اعلان کیا ہو "من انصاری الی اللہ"۔ کون ہے جو اللہ کی خاطر میرا مددگار ثابت ہو یعنی تعاون مانگا گیا ہے۔ اور حضرت مسیحؑ کے تعلق میں اس کا بیان کرنا دراصل جماعت احمدیہ کے لئے ایک پیغام رکھتا ہے کہ تم اگر واقعی سچے مسیح ثانی کے غلام ہو تو اس بات کو یاد رکھنا کہ وہ جب نیکی کے کاموں کے لئے تم سے خدا کی خاطر تعاون مانگے گا تو ضرور تعاون پیش کرنا ہے۔ اور اس تعاون کے ساتھ اطاعت جب وابستہ ہو جائے تو اطاعت میں ایک لذت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس سے احساس کمتری کا ہر شائبہ نکل جاتا ہے۔ جو شخص یہ پوچھے بغیر تعاون کرتا ہے کہ کوئی حاکم ہے بھی کہ نہیں، جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی غلامی میں اپنے غلاموں سے تعاون کرتا ہے، اپنے نوکروں سے تعاون کرتا ہے، اپنے بچوں سے تعاون کرتا ہے، اس شخص کے لئے یہ کہاں کا موقع ہے کہ جب اس کو خدا کے نام پر کچھ کہا جائے اطاعت کرو تو وہ کہے میں کیوں کروں۔ نیکی سے محبت، نیکی سے تعاون اس کی فطرت ثانیہ بن جاتا ہے اور جب وہ کرتا ہے تو پھر دراصل اپنی ہی اطاعت کرتا ہے، غیر کی اطاعت اڑ جاتی ہے۔ اور تقویٰ کا مضمون بتاتا ہے کہ اللہ کی خاطر وہ اپنے نفس کی نیک باتوں کی اطاعت کرتا ہے، اپنے نفس کی بد باتوں سے رک جاتا ہے۔ تو یہ ایک بہت ہی عظیم الشان مضمون ہے جو تمام انسانی زندگی پر محیط ہو جاتا ہے اگر قرآن کریم کی نصائح پر غور کرے ان کو سمجھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی ذات اور آپ کی صفات کے حوالے سے اس مضمون پر عمل کرے نہ کہ کسی مولویانہ تفسیر کے تابع اس پر عمل کرے۔

پس جماعت کو تعاون اختیار کرنا، ایک دوسرے سے تعاون کرنا حرز جان بنا لینا چاہئے یعنی ایسی بات کہ ان کی زندگی کی گہرائی تک، پاتال تک اتر چکی ہو۔ ان کی فطرت ثانیہ بن چکی ہو۔ ان کی فطرت ثانیہ نہیں، فطرت اولیٰ جاگ اٹھے کیونکہ یہی تو فطرت ہے جس پر انسان کو پیدا کیا گیا ہے۔ ہر اچھی بات میں تعاون کرو، ہر بات جو خدا سے تعلق والی ہو جو خدا چاہتا ہے، تقویٰ کا مضمون یہ ہے جو اللہ چاہتا ہے ویسا ہی کرو تو پھر جھگڑے اٹھ جاتے ہیں کون حاکم، کون محکوم۔ تمام حاکم اور تمام محکوم ہو جاتے ہیں۔ یہ وہ ایک عظیم مساوات ہے جس کی کوئی نظیر دنیا میں پائی نہیں جاتی اور انسان کسی کے سامنے گردن جھکانے پر کسی پہلو سے بھی عار محسوس نہیں کرتا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ میری گردن تو خود میرے اندر کی نیکیوں کے سامنے خم ہو چکی ہے۔ میں تو اپنے دل کی نیک آوازوں کے خلاف سر اٹھا ہی نہیں سکتا تو جب باہر سے وہ آواز آئے کیسے میں اس کی مخالفت کروں گا۔

پس اگر اس پہلو کے پیش نظر ہم اپنی تمام زندگی کو "**تعاونوا علی البر والتقوی**" کے تابع کر لیں گے تو جماعت کو پھر کسی قسم کے کوئی خطرات درپیش نہیں ہوں گے۔ اور جماعت کی بقاء کا راز اس میں ہے۔ کیونکہ نظام جماعت کی بقاء اطاعت پر منحصر ہے اور اطاعت کی بقاء تعاون علی البر پہ منحصر ہے۔ یہ وہ مزاج ہے جو اطاعت کی روح پیدا کرتا ہے۔ پس اس پہلو سے اگر آپ اطاعت کو اختیار کریں تو جماعت کی ساری زندگی میں ہر جگہ ایک حیرت انگیز دلکشی پیدا ہو جائے گی۔ ایک آدمی آپ کو بلاتا ہے آؤ یہ کام کریں، یہ پوچھے بغیر کہ اسے بلانے کا اختیار ہے کہ نہیں اگر اچھی بات کی طرف بلا رہا ہے آپ دوڑتے ہوئے چلے جائیں گے۔ مشرک بلاتا ہے تو چلے جاتے ہیں تو مومن بلاتا ہے کیوں نہیں جائیں گے۔ ہر اچھے

کام میں ایک دوسرے کے ساتھ، ایک دوسرے سے بڑھ کر آپ تعاون اختیار کرنا شروع کریں گے اور یہ جو جذبہ ہے اس سے قوموں کی تقدیر بدلی جائے گی۔ اس کے بغیر ناممکن ہے کہ آپ دنیا میں عظیم روحانی انقلاب برپا کر سکیں۔

آنے والے آرہے ہیں آپ کو دیکھ رہے ہیں اور سب سے زیادہ ان کی ذات پر آپ کا یہ اندرونی تعاون ہے جو اثر انداز ہوتا ہے۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر البانیہ کے آتے ہوئے ایک عالم نے یہ بیان کیا کہ میں تو جب آپ کو ایک ہوئے ہوئے دیکھتا ہوں، وہ یہ بیان نہیں کرسکا کہ کیا بات ہے۔ وہ تعاون علی البر تھا جس کو وہ دیکھ رہا تھا۔ بوڑھے، بچے، جوان ہر نیکی کی آواز پر آگے بڑھے اور لبیک کہا اور ہر بوجھ اٹھا لیا۔ حالانکہ ان پر فرض نہیں تھا کوئی زبردستی نہیں تھی کوئی طاقت نہیں تھی نظام کے پاس کہ زبردستی ان کو ان کاموں پہ مامور کرے۔ کس نے ان کو کہا تھا کہ اپنے دفتروں سے چھٹیاں لیں، کنہوں نے سکول کے بچوں اور کالج کے طالب علموں کو کہا تھا کہ اپنی پڑھائیاں ایک طرف کر دو آج اور دوڑتے ہوئے خدمت دین کے لئے حاضر ہو جاؤ۔ کوئی حکم ایسا نہیں تھا جس کی پابندی ان پر لازم ہوتی۔ جو نہیں تھے ان کو کبھی کوئی سزا نہیں ملی۔ سینکڑوں ہیں جو محروم رہے ہیں کبھی کسی نے آنکھ اٹھا کے نہیں دیکھا کہ تم کون لوگ ہو۔ اگر دیکھا ہے تو رحم کی نظر سے دیکھا ہے کہ بے چارے محروم رہے مگر غصے کی نظر کبھی کسی پہ نہیں ڈالی گئی۔ یہ "**تعاونوا علی البر والتقوی**" تھا جس نے ان کو حیرت زدہ کر دیا اور انہوں نے کہا کہ اب میں سمجھا ہوں یہ صداقت ہوئی کیا ہے۔ اب میں سمجھا ہوں کہ سچائی کس کا نام ہے اور اس اقرار کے بعد انہوں نے فوراً بیعت کر لی اور یہ عہد کرکے واپس گئے ہیں کہ اب میں اپنی ساری قوم کو جب تک احمدی نہ بنا لوں میں چین سے نہیں بیٹھوں گا۔

تو "**تعاون علی البر والتقوی**" تو ایک عظیم الشان نعمت ہے اس کے ایسے پھل ہیں جو پھر آگے پھل پیدا کرنے والے درخت بن جایا کرتے ہیں اور یہ سلسلہ جاری ہو جاتا ہے۔ ابھی کل ہی اس کی ایک اور مثال میرے سامنے آئی جب سینیگال کا وفد مجھے آخری دفعہ جانے سے پہلے ملنے کے لئے آیا تو ان کے ساتھ گیمبیا کے ایک بہت بڑے چیف بھی تھے جو احمدی نہیں تھے۔ نہ چلتے وقت احمدی تھے نہ یہاں پہنچ کر انہوں نے احمدیت کا کوئی اظہار کیا، بالکل خاموش رہے ہیں۔ مسئلہ بھی کوئی نہیں پوچھا لیکن ان کی خواہش تھی میں بھی جاؤں دیکھوں کیا ہوتا ہے تمہارے ہاں، ان کو بلا لیا گیا۔ جب وفد سے میری باتیں ختم ہوئیں اس میں مضمون یہی چل رہا تھا جو میں آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں کہ اس طرح اب آپ نے اپنی قوم کے لوگوں کو سچائی کی طرف بلانا ہے کیونکہ آپ کو اللہ نے یہ نعمت عطا کی ہے۔ آپ پر فریضہ تو نہیں ہے ان معنوں میں کہ آپ نہ کریں تو ہم آپ کو پوچھ سکتے ہیں مگر اس کو اپنے دل کا جذبہ بنالیں۔ ایسا جذبہ بنائیں کہ آپ بے اختیار ہو جائیں، آپ سے ہو نہ سکے کہ لوگوں کو دعوت الی اللہ کے بغیر آپ چین سے بیٹھ سکیں۔

یہ جب باتیں میں کر رہا تھا تو ان کے چہرے کے آثار بتا رہے تھے کہ وہ پہلے ہی اس کے لئے تیار بیٹھے تھے اور ان کے دل کی آواز تھی جو میری زبان سے نکل رہی تھی۔ جب ہماری باتیں ختم ہوئیں تو وہ گیمبین چیف نے ہاتھ اٹھایا کہ میں کوئی بات کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے کہا فرمائیں۔ انہوں نے بتایا کہ دیکھیں میں چلتے وقت احمدی نہیں تھا میرا احمدیت قبول کرنے کا کوئی دور کا بھی خیال نہیں تھا۔ اور امیر صاحب نے جو ان کے ساتھ تھے بتایا کہ وہاں یہ ہم سے تعاون کرتے تھے مگر صاف کہتے تھے کہ احمدی میں نے نہیں ہونا۔ ان کی اپنی مجبوریاں تھیں۔ تو اب یہ دیکھیں ایک تعاون ایک اور نیکی پر منتج ہوتا ہے اور تعاون پھر اس شخص کو جو تعاون کے نتیجے میں نیکی پاتا ہے کس طرح ہدایت کی طرف گویا پکڑ کر لے جاتا ہے، ہاتھ پکڑ کر وہاں پہنچا دیتا ہے۔ انہوں نے کہا یہاں جب میں نے آکے دیکھا تو آپ لوگوں کو میں نے عجیب پایا۔ محض نیکی کی خاطر اس طرح کیڑیوں کی طرح دن رات کام ہو رہا تھا۔ سب خوش تھے، سب ایک دوسرے سے محبت کر رہے تھے۔ ہر ایک کو دوسرے سے تعاون کے لئے دل کے جذبے تھے جو مجبور کر رہے تھے، میں نے کوئی بیرونی دباؤ ایسا نہیں دیکھا جس کے نتیجے میں یہ ہوا ہو۔ انہوں نے کہا کہ یہ دیکھنے کے بعد میں غیر احمدی رہ کیسے سکتا ہوں۔ آج میں ابھی اعلان کرتا ہوں کہ نہ صرف یہ کہ میں احمدی ہوں بلکہ واپس جاکر چین سے نہیں بیٹھوں گا جب تک اپنی ساری قوم کو احمدی نہ بنالوں۔

اب اس کے نتیجے میں دیکھیں میں آپ کو ایک ایسی مثال دے رہا ہوں جس طرح حضور اکرم آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے شرک کے زمانے کی نیکیاں ہی تو تھیں جو تمہیں ہدایت تک لے آئی ہیں اور کیا جزاء چاہتے ہو۔ تو ان کے تعاون کی جزاء تھی جو ان کو خدا نے یہاں پہنچنے کی توفیق بخشی اور تعاون ہی تھا جسے دیکھ کر ان کے دل کی کایا پلٹ گئی۔ اور جو ایمان افروز نظارہ اس وقت میں نے دیکھا کہ وہ ممبر پارلیمینٹ جو سینیگال سے آئے ہوئے تھے اس بات کو سن کر اتنا خوش ہوئے کہ اس کے ہاتھ پکڑ پکڑ کے چومنے لگے کہ تم نے ہمارے دل کو ٹھنڈا کر دیا ہے۔ یہ جذبہ بنائے نہیں بن سکتا۔ یہ اللہ کا احسان ہے اور تعاون ہی کے پھل ہیں۔ پس بر اور تقویٰ پر تعاون کو آگے بڑھاتے رہیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے جب مجھے امریکہ اور کینیڈا کے جلسے میں شامل ہونے کی توفیق ملی تو شروع ہی میں میں نے ان کو چند نصیحتیں کی تھیں جو جلسہ سالانہ کے آغاز پر کی جاتی ہیں اور انہوں نے اس طرح اس کو مضبوطی سے پکڑ لیا کہ خود وہاں کے جو شرکاء کار تھے انہوں نے مجھ سے ملاقات کے دوران کہا کہ آج تک ہم نے کبھی اتنی حیرت انگیز تعاون کی روح پہلے نہیں دیکھی تھی۔ بچہ، بچہ، بوڑھا، جوان اس طرح تعاون کر رہا تھا کہ یہ فرق ہی مٹ گیا تھا کہ کیوں کوئی کام کرے۔ حاکم اور محکوم کے تفرقے مٹ گئے تھے۔ ایک آواز اٹھتی تھی نیکی کے لئے سارے دوڑے چلے آتے تھے اور یہ جو تعاون ہے پہلے آپ کو گھروں میں کرنا ہوگا۔ اس بات کو ہم اکثر بھول جاتے ہیں کہ جب ہم قومی باتیں کرتے ہیں تو ان باتوں کا آغاز گھروں

سے ہوا کرتا ہے۔ بچوں کی تربیت میں میرا ساری زندگی کا تجربے کا نچوڑ یہ ہے کہ ان سے آپ نیکی کے معاملات میں تعاون کریں اور تحکم کی بجائے تعاون لیں تو کبھی وہ معصیت نہیں کریں گے۔ کبھی آپ کی نافرمانی کا تصور بھی ان کے دماغ میں نہیں آسکتا۔

اور یہ ہر اس گھر کا جائزہ بتاتا ہے جہاں بچوں کی تربیت اس رنگ میں کی گئی ہے کہ ماں باپ ان کے کاموں میں ان کے لئے جھکتے ہیں، ان سے تعاون کرتے ہیں اور حکم دیئے بغیر تعاون چاہتے ہیں اس وقت بچوں کی نگاہیں اپنے ماں باپ کی رضا پر لگی رہتی ہیں۔ ان کو ہرگز ڈانٹنے کی کوئی ضرورت نہیں، کسی سزا کی ضرورت نہیں، آپ کی نظروں میں ذرا سی پیار کی کمی دیکھیں آپ کی نظروں میں ذرا سی مایوسی کے آثار پائیں بے قرار ہو جاتے ہیں، تڑپ اٹھتے ہیں۔ جب تک وہ آپ کے چہرے پہ خوشی کے آثار نہ دیکھ لیں ان کو چین نہیں ملتا۔ ایسے بچے نافرمان کیسے ہو سکتے ہیں۔ ایسے بچے آپ کی اطاعت کے دائرے سے دور کیسے جا سکتے ہیں۔ تو جہاں اپنے گھر میں یہ تجربہ نہ کیا ہو وہاں جماعت میں بھی یہ تجربہ نہیں ہوگا۔ گھروں کو "تعاونوا علی البر والتقوی" کی آماجگاہ بنادیں۔ یہاں یہ تعاون کی روح پرورش پائے پھر جب گھروں سے نکل کر گلیوں میں جائے گی تو اسی طرح تعاون کی روح ماحول کو تعاون کرنے پر مجبور کرتی چلی جائے گی۔ یہ طاقتور اور غالب آنے والی روح ہے اور لازماً اس کو غلبہ نصیب ہوتا ہے۔

پس میں امید رکھتا ہوں کہ اس تعلق میں خواہ جلسوں کے انتظام ہوں، مہمانوں کا تعلق ہو، یہاں بھی آپ نے دیکھا ہر آنے والے سے تعاون کیا گیا ہے خواہ وہ جرمن جماعت تھی یا بلجیئم کی جماعت تھی یا اکیلا کہیں سے آنے والا تھا۔ قطع نظر اس کے کون آیا، کہاں سے آیا، اس کا حق کیا بنتا ہے خدا تعالیٰ کے فضل سے یو۔کے جلسے کی انتظامیہ نے ہر ایک سے تعاون کیا اور جرمنی میں بعینہٖ یہی ہوتا ہے، ایک ذرہ بھی فرق نہیں۔ بلجیئم میں بعینہٖ یہی ہوتا ہے۔ ہالینڈ میں بالکل اسی طرح ہوتا ہے، ناروے میں اسی طرح ہوتا ہے۔ جہاں جہاں میں جاتا ہوں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس پہلو سے میں جماعت کو بہت مستعد پاتا ہوں کہ ہر آنے والے کے ساتھ نیکی کی وجہ سے تعاون ہو رہا ہے اس سے کوئی غرض نہیں، کچھ دینا نہیں، تکلیف اٹھا کے بھی تعاون کیا جاتا ہے۔

پس اس میں ہماری زندگی کا راز ہے ہماری بقاء کا راز ہے اور قوموں میں جس اصلاح کے لئے ہم مامور کئے گئے ہیں وہ اصلاح تبھی ممکن ہوگی اگر ہم "تعاونوا علی البر والتقوی" کی روح پر قائم ہوں۔ "و لا تعاونوا علی الاثم والعدوان" کی ہدایت کو پیشِ نظر رکھیں۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل لندن)

بے شرح لازمی چندہ دہندگان سے متعلق

حضور انور کا اہم ارشاد

نظارت بیت المال آمد قادیان کی طرف سے مقامی چندہ جات سے متعلق راہنمائی کی درخواست کئے جانے پر سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی جانب سے بحوالہ روانگی دفتر وکالت مال لندن ۷۸۷۲۴۶/۱۷۰۹۰۹۶ نظارت ھٰذا کو درج ذیل اہم اور تاکیدی ارشاد موصول ہوا ہے۔

"جو شخص لازمی چندہ باشرح ادا نہیں کرتا اس سے لوکل چندہ لینا بھی بند کردیں۔
اگر کوئی دیتا ہے تو اس سے اس کے لازمی چندہ کی کمی پوری کیا کریں"

جملہ عہدیداران و افراد جماعت احمدیہ بھارت کو ہدایت کی جاتی ہے کہ آئندہ لوکل چندہ جات کی وصولی کے سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ کے اس اہم اور تاکیدی ارشاد کی بہتر صورت پابندی کی جائے۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

مفت طبی کیمپ

۵-۶ اور ۸ ستمبر کو علی الترتیب سانتی چھورا (اٹبری) سمریہ ضلع سنری نیتا چوک ضلع دورنگ میں انگریزی دوائیوں کا مفت طبی کیمپ لگایا اور طبی معائنہ کے علاوہ دوائیاں تقسیم کی گئیں۔ ۲۲۷ مریضوں نے استفادہ کیا ہمارے نو احمدی ڈاکٹر نجیب الرحمٰن ایم بی بی ایس مغربی بنگال معاونین محترم ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب انچارج اٹبری ہیلتھ پوسٹ مع اہلیہ، مکرم سعید اقبال صاحب، مکرم حیدر صاحب، مکرم محمد قمر الدین صاحب، مکرم سجاد صاحب اور تینوں کیمپ کے علاقائی پنچایت مکھیا اور ان کے ساتھیوں نے بھرپور تعاون دیا۔
اللہ تعالےٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

(ایوب علی خان مبلغ سلسلہ نیپال)

"جو واقفین نو کی فوج ہے اس پر آئندہ بیس سال تک بہت بڑی ذمہ داریاں پڑنے والی ہیں اور اس پہلو سے میں جماعت کے اس حصے کو نصیحت کرتا ہوں جس کو خدا تعالےٰ نے وقف نو میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائی کہ وہ تحریک جدید کی ہدایات کے مطابق اپنے بچوں کی تیاری میں پہلے سے زیادہ بڑھ کر سنجیدہ ہو جائیں"
(حضرت خلیفۃ المسیح الرابع)

دیوبندی چالوں سے بچئے! ...... بقیہ اداریہ صفحہ (۲)

اسی طرح ایک شمائل ترمذی ترجمہ کے ساتھ کتب خانہ یحیوی سہارنپور مدرسہ مظاہر العلوم سے ۱۳۴۴ھ میں شائع ہوئی۔ اس کا اردو ترجمہ "حضرت الحاج مولانا المولوی محمد زکریا صاحب شیخ الحدیث مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور نے کیا۔ اس کے پہلے ایڈیشن میں بھی ص۱۹۶ پر حدیث "اَنَا الْعَاقِبُ" کے بعد تشریح کے الفاظ بین السطور میں صاف امام الزہریؒ کی طرف منسوب ہیں۔

لیکن اسی کتاب کا جب دوسرا ایڈیشن شائع ہوا تو ص۱۹۶ پر ہی "اَلْعَاقِبُ الَّذِیْ لَیْسَ بَعْدَہٗ نَبِیٌّ" کے نیچے بین السطور میں مغالطہ دینے کے لئے کہ تا معلوم نہ ہو سکے کہ یہ کس کا قول ہے لکھا ہے کہ "ھٰذَا قَوْلُ الخ ۱۲" اب اس سے ایک عام قاری کو کیا معلوم کہ یہ الفاظ کس کے ہیں اور اس طرح بآسانی یہ مغالطہ دیا گیا ہے کہ گویا یہ الفاظ بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی فرماتے ہیں۔

اسی طرح "شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ" نے اپنی ترتیب کردہ کتاب "تقریر ترمذی مع شمائل نبوی" کے ص۸۰۹ پر سے حدیث کے الفاظ "وَاَنَا الْعَاقِبُ" کے الفاظ سرے سے ہی اڑا دیئے ہیں۔ اور عاقب کا ذکر کئے بغیر "لَیْسَ بَعْدَہٗ نَبِیٌّ" لکھ دیا ہے حالانکہ یہ الفاظ "وَ اَنَا الْعَاقِبُ" کی وہ وضاحت ہے جو حضرت زہریؒ نے فرمائی تھی۔ (کتاب کا عکس الگ ملاحظہ فرمائیں)۔ یہ کتاب مکتبہ دانش دیوبند یو۔پی سے باہتمام الناشر نسیم احمد سنہ ۱۹۸۶ء میں شائع شدہ ہے۔ ملاحظہ فرمائیے! شیخ الاسلام کا یہ عظیم کارنامہ کہ حدیث کے اصل الفاظ ہی اڑا دیئے۔

صحیح مسلم شریف صحاح ستہ میں سے دوسرے نمبر کی کتاب صحیح مسلم حضرت مسلم بن حجاج کی ترتیب کردہ احادیث کی مبارک کتاب ہے۔ اصح الکتب بعد کتاب اللہ بخاری شریف کے ساتھ اس کا بھی نام لیا جاتا ہے۔ حضرت امام مسلمؒ نے کتاب الحج باب فضل الصلوٰۃ بمسجدی مکۃ و مدینۃ میں مندرجہ ذیل حدیث بروایت حضرت ابوہریرہؓ درج فرمائی ہے ـــــ "قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اٰخِرُ الْاَنْبِیَاءِ وَاِنَّ مَسْجِدِیْ اٰخِرُ الْمَسَاجِدِ" یعنی میں آخری نبی ہوں اور میری یہ مسجد آخری مسجد ہے۔ یہ حدیث جماعت احمدیہ کے نظریہ ختم نبوت کی زبردست مؤید ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے آخری نبی ہونے کی تفسیر فرمائی ہے۔ یہ حدیث صحیح مسلم کتاب الحج سے نکال دی گئی ہے۔ یہ حذف شدہ نسخہ شیخ غلام علی اینڈ سنز پبلشرز لاہور نے نومبر ۱۹۵۶ء میں شائع کیا ہے۔ اور اس کا ترجمہ سید رئیس احمد جعفری نے کیا ہے۔

صحیح مسلم میں دوسرا تغیر و تبدل یہ کیا گیا کہ کتاب الایمان میں حضرت ابوہریرہؓ کی مندرجہ ذیل دو حدیثیں جو پہلے تمام مصری اور ہندوستانی نسخوں میں موجود تھیں صرف اس لئے حذف کر دی گئیں کہ ان سے جماعت احمدیہ کا مسلک بالکل صحیح ثابت ہوتا ہے کہ آنے والا مسیح ابن مریم امتِ محمدیہ ہی کا ایک فرد ہوگا۔ وہ دونوں حدیثیں یہ ہیں:-

(۱)۔ "قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَیْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْیَمَ فِیْکُمْ وَاِمَامُکُمْ مِنْکُمْ"۔

(۲)۔ "عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَیْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ فِیْکُمُ ابْنُ مَرْیَمَ فَاَمَّکُمْ مِنْکُمْ"۔

(ملاحظہ ہو صحیح مسلم مصری ایڈیشن کتاب الایمان القسم الاول من الجزء الاول ص۱۳ مطبوعہ سنہ ۱۹۳۹ء)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤرخ احمدیت نے اس سلسلہ میں تحقیق کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ کتاب الایمان میں سے وہ پورا باب ہی کاٹ کر الگ کر دیا گیا ہے جس میں امام مسلمؒ نے یہ حدیث درج فرمائی ہے۔ اور جس کا عنوان ہے "باب نزول عیسیٰ بن مریم حاکماً بشریعۃ نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم"۔

اور اس طرح صرف ایک باب کے حذف کے نتیجہ میں چھ حدیثیں اور متعدد آثار و اقوال صحیح مسلم کی کتاب الایمان سے نکالے جا چکے ہیں۔

اسی طرح دیوبندی عالم "حضرت علامہ مولانا سید شمس الحق صاحب" نے اپنی تالیف "علوم القرآن فارسی" کے ص۳۱۵ پر صحیح مسلم میں درج شدہ حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک فقرہ

"فَیَرْغَبُ نَبِیُّ اللّٰہِ عِیْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ وَاَصْحَابُہٗ"۔ (کتاب الفتن)

سے "نَبِیُّ" کا لفظ نہایت بے دردی سے اڑا دیا ہے۔ اس طرح عبارت یوں بن جاتی ہے:-

"فیرغب اللہ عیسیٰ علیہ السلام و اصحابہ"

کہ اللہ یعنی عیسیٰ علیہ السلام متوجہ ہوں گے۔ اب اللہ ہی جانے کہ اس دیوبندی عالم نے توحید کے پلیٹ فارم سے تثلیث اور الوہیت مسیح کی منادی کیونکر کی۔ شاید انگریز کو خوش کرنا مقصد ہوگا۔

یہ ہیں وہ دیوبندی جو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا دم بھرتے ہیں۔ اور آپؐ کی طرف نہایت جرأت اور بے باکی سے وہ باتیں منسوب کرتے ہیں جو آپؐ نے ہرگز نہیں فرمائیں۔ وہ لوگ جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی دھوکا کرنے سے باز نہیں آتے وہ بھلا ختم نبوت کی کیا حفاظت کریں گے، اہل عقل و دانش کے لئے مقام غور ہے ـــــ!!

(منیر احمد خادم)

بقیہ صفحہ ۱۰

جسم سے اندرون جسم کی طرف یہ سفر خطرناک ہے۔ اموتیم کارب میں گلینڈز اس وقت پھولتے ہیں جب بیماریاں میوکس ممبرین یعنی اندرونی جھلیوں کے بجائے گلینڈ میں داخل ہو جائیں گلینڈز کی بیماریوں کی شدت اور دائمی ہونے میں اموتیم کارب کو گہرا دخل ہے۔
اموتیم کارب کی ایک پہچان وقت کے لحاظ سے بھی ہے۔ لیکسز کی طرح نیند میں تکلیفیں بڑھتی ہیں اور کالی کارب کی طرف صبح تین چار بجے کے قریب اس کی بیماری میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

تحریک جدید عظیم جہاد ہے

ہومیوپیتھی طریق علاج کے متعلّق آسان اور مُفید معلومات

ایم ۔ ٹی ۔ اے انٹرنیشنل پر بیان فرمودہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد امام جماعت احمدیہ عالمگیر کے ہومیو پیتھی اسباق سے مرتبہ کتاب "ہومیو پیتھی یعنی علاج بالمثل" سے سلسلہ وار

(قسط نمبر ۵)

ایلو

ALOE
(Socotrine- Aloes)

ایلو ایک پودے سے تیار کی جانے والی دوا ہے جسے اردو میں "کنوار گندل" کہتے ہیں۔ پیٹ میں ہوا، اسہال اور الٹی کا رجحان اس دوا کی نمایاں علامت ہے۔ اس لحاظ سے تو یہ غیر معروف دوا ہے کیونکہ اور بھی ایسی سینکڑوں دوائیں ہیں جو اسہال، الٹی اور پیٹ میں ہوا کے لئے استعمال ہو سکتی ہیں لیکن سب دواؤں کی کوئی خصوصی علامت نشان کے طور پر آپ کے ذہن میں ہونی چاہیئے۔ ایلو کی ایک خاص علامت ایسی ہے جو لائیکوپوڈیم میں بھی پائی جاتی ہے اور وہ یہ ہے کہ سمندری جانور خصوصاً آئسٹر (Oyester) کھانے سے اسہال لگ جاتے ہیں۔ جہاں بھی Sea Food میں اسہال کا رجحان ہو وہاں لائیکوپوڈیم کے علاوہ ایلو کی طرف بھی دھیان جانا چاہیئے۔ دوسرے یہ کہ ایلو میں ہوا سارے پیٹ میں تناؤ پیدا نہیں کرتی بلکہ لائیکوپوڈیم کی طرح دائیں طرف نیچے کی جانب دباؤ ہوتا ہے۔ عام طور پر ہومیوپیتھک ڈاکٹر پیٹ کی ہوا کے لئے تین دواؤں پر زیادہ زور دیتے ہیں کاربوویج اس میں ہوا کا دباؤ اوپر کی طرف ہوتا ہے دوسرے لائیکوپوڈیم جس میں دباؤ نیچے کی طرف ہوتا ہے اور چائنا جس میں ہوا کا زور سارے پیٹ میں ہے۔ یہ علامتیں بہت سی دواؤں میں بھی پائی جاتی ہیں لیکن ان تین علامتوں کو ہی مدنظر رکھ کر علاج کرنا کافی نہیں کیونکہ ڈاکٹر کو فوری طور پر دو مسائل درپیش ہوتے ہیں۔ ایک یہ کہ ہوا رک کر اپھارے میں تبدیل نہ ہو جائے دوسرے معدے اور انتڑیوں میں تشنج کی وجہ سے ہوا رکے تو شدید قسم کا درد قولنج (Colic) ہو سکتا ہے۔ یہ بنیادی چیزیں ہیں جو ہوا کے فوری اثر کے نتیجہ میں ڈاکٹر کے سامنے خطرے کے طور پر ظاہر ہوتی ہیں ان کی روک تھام کے لئے علامتوں کے مطابق علاج ہونا چاہیئے۔ عمومی فارمولا کام نہیں کرتا۔

انتڑیوں کی طبعی حرکت میں کمی واقع ہو جائے تو نکس وامیکا سب سے اچھا کام کرتی ہے۔ اسہال کے بجائے ہوا میں غیر معمولی بدبو پائی جائے تو کاربوویج سے اس کا تعلق ہے۔ معدہ کے مونہہ پر تیزابیت کی وجہ سے شکنجہ سا آ جاتا ہے اور کھانا متعفن ہونے کی وجہ سے سخت بدبو پیدا ہوتی ہے اور ہوا معدہ میں اکٹھی ہوتی رہتی ہے اور باہر نہیں نکلتی۔ اس وقت کاربوویج مفید ثابت ہوتی ہے۔

چائنا پیٹ کی ہوا میں اس صورت میں مفید ہے جبکہ چائنا کی دوسری علامتیں بھی موجود ہوں یعنی خشکی بھی پائی جائے۔ بعض دفعہ لعابوں کی کمی کی وجہ سے انتڑیوں میں جگہ جگہ ہوائیں رک جاتی ہیں۔ چائنا ایسے مریضوں سے تعلق رکھتی ہے جن کے لعاب خشک ہو رہے ہوں اور انتڑیوں میں گلینڈز کو جو لعاب قدرتی طور پر نکالنے چاہئیں ان میں کمی واقع ہو جائے۔

ایلو کی خاص علامت یہ ہے کہ سمندری غذا خاص طور پر Oyster کھانے سے اسہال شروع ہو جاتے ہیں۔ ایلو کا مریض گوشت سے بھی بیزار ہو جاتا ہے۔ متلی اور قے کے ساتھ سر میں درد ہوتا ہے عموماً اس کا سر درد ماتھے یعنی سر کے اگلے حصہ سے شروع ہوتا ہے۔ آنکھیں سرخ اور بوجھل ہو جاتی ہیں اور کھولنی مشکل ہوتی ہیں، ہونٹ خشک ہو جاتے ہیں۔ کھانا چباتے ہوئے کانوں میں شور محسوس ہوتا ہے۔ بعض اوقات صبح اٹھنے پر ناک سے خون نکلتا ہے۔ مریض کا مونہہ کڑوا ہو جاتا ہے۔ دائیں طرف پسلیوں کے نیچے درد بھی ایلو کی خاص علامت ہے۔ اگر اسہال شروع ہو جائیں تو پیٹ میں مروڑ بھی اٹھتے ہیں۔ بواسیر کے مسے انگور کے خوشوں کی طرح لٹکے ہوئے ہوتے ہیں اور ان میں شدید جلن اور درد ہوتا ہے۔ ٹھنڈا پانی لگانے سے سکون محسوس ہوتا ہے۔ قبض کے دوران پیٹ کے نچلے حصہ میں شدید دباؤ محسوس ہوتا ہے۔

عورتوں کے ماہانہ ایام میں ایلو کی تکلیفوں میں اضافہ ہو جاتا ہے چلنا اور کھڑا ہونا دشوار معلوم ہوتا ہے رحم بوجھل اور کمر کے نچلے حصہ میں درد ہوتا ہے اور وقت سے بہت پہلے کثرت سے خون آنے لگتا ہے۔ ایلو کی ایک علامت گلے کی خراش اور کھانسی بھی ہے جوڑوں میں بھی درد محسوس ہوتا ہے۔ اس کی بیماریاں صبح کے وقت بڑھ جاتی ہیں۔ خشک اور گرم موسم میں بیماریاں شدت اختیار کر لیتی ہیں۔ سردی اور تازہ ہوا میں آرام محسوس ہوتا ہے۔ عموماً کھانا کھانے کے بعد اس کی علامات ظاہر ہوتی ہیں۔

الیومن (پھٹکری)

ALUMEN
(Oxide of Aluminum)

الیومن پھٹکری کو کہتے ہیں جو بہتے ہوئے خون کو روکنے کے لئے استعمال ہوتی ہے۔ اس کی سب سے نمایاں صفت یہ ہے کہ یہ خون کے ذرات یعنی کولائیڈل سلوشن (Colloidal Solution) کو پھاڑنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ ذرات کئی قسم کے ہوتے ہیں ایک وہ جو کسی بھی قسم کے محلول میں حل ہو جائیں اور اپنا الگ وجود کھو کر اس کے ساتھ یکجان ہو جائیں۔ ہر محلول کی اپنی وسعت اور گنجائش ہے جس سے بڑھ کر وہ کسی چیز کو اپنے اندر حل نہیں کر سکتا۔ کچھ ذرے باریک ہونے کی وجہ سے حل نہیں ہوتے اور برابر لٹکے رہتے ہیں جس محلول میں ایسے ذرات معلق حالت میں پائے جائیں اسے کولائیڈل سلوشن (Colloidal Solution) کہا جاتا ہے۔ یہ محلول قدرت کا ایک ایسا نظام ہے جس کے بغیر زندگی کی بقا ممکن ہی نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی زندگی بنانے کی ترکیبیں حیرت انگیز ہیں اور اس نے ہر زندگی کا خون کولائیڈل بنا دیا ہے جس کے نتیجہ میں بے شمار فوائد پہنچتے ہیں۔ خون کے سرخ اور سفید ذرات کولائیڈل کی شکل میں خون میں دوڑتے ہیں۔ ایسے خون میں اگر پھٹکری چلی جائے تو وہ خون کو پھاڑ دیتی ہے۔ کولائیڈل سلوشن میں الیومن وہی کام کرتی ہے جیسے بجلی سے خون جمتا ہے اور بنیادی طور پر اس صفت کی وجہ سے اسے گندے پانی کو صاف کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ بہت سے ایسے زہر ہیں جو کولائیڈل سلوشن کو جما دیتے ہیں۔ خون میں CLOTING ہونے یعنی خون جمنے کی دو تین وجوہات ہو سکتی ہیں۔ ایک وجہ یہ ہے کہ برقی رو کی طرح کا اثر یا کوئی ایسا زہر داخل ہوا ہے جو بجلی کے دو مختلف مثبت اور منفی پول بنا دیتا ہے۔ الیومن کو اگر پانی میں ڈالیں تو اس کے مالیکیولز بٹ جاتے ہیں۔ مثبت چارج والا الگ ہو جاتا ہے اور منفی چارج والا الگ۔ اس طرح LINK (کڑی یا حلقہ) سا بن جاتا ہے جس کے نتیجہ میں کولائیڈل سلوشن کے ذرے اکٹھے ہو کر آپس میں جڑ جاتے ہیں اور بھاری ہو کر بیٹھنا شروع کر دیتے ہیں۔ کولائیڈل سلوشن کے نظام کو اچھی طرح سمجھ لیں اس سے بہت سی بیماریوں اور دوائیوں کی پہچان میں آپ کو مدد ملے گی۔

الیومن خون کو جمانے کے نتیجہ میں یا خلیات کو سکیڑنے کے نتیجہ میں جریان خون بند کر دیتی ہے۔ الیومن میں بعض بہت گہری خصوصیات پائی جاتی ہیں۔ گہرے السر کے لئے اور ایسے گہرے پھوڑوں میں جو کینسر بننے کا رجحان رکھتے ہوں بہت مفید ہے۔ گلے اور زبان کے کینسر میں ایلومن خصوصیت سے اثر دکھاتی ہے۔ اس میں گلینڈز پھول کر سخت ہو جانے کی علامت بھی پائی جاتی ہے۔ بڑے بڑے سخت ٹانسلز جو پرانے ہو جائیں ان کے لئے مفید ہے۔ عورتوں میں رحم اور سینے کے غدود بڑے ہو کر سخت ہو جاتے ہیں۔ الیومن میں سلفر کی طرح سر کی چوٹی پر گرمی اور دباؤ کا احساس ہوتا ہے لیکن سلفر کا مریض ہاتھ کا دباؤ یا کپڑا لینا پسند نہیں کرتا جبکہ الیومن میں دباؤ کا احساس ہونے کے باوجود مریض دبانے سے آرام محسوس کرتا ہے۔

الیومن میں عضلاتی کمزوریاں بھی بہت نمایاں ہیں اور یہ پلمبم سے بہت مشابہہ ہے خصوصاً دونوں کی فالجی علامتیں ایک دوسرے سے کافی حد تک مشابہت رکھتی ہیں۔ یہ مشابہت آپ کو یاد رکھنی چاہیئے کیونکہ بعض دفعہ پلمبم کا کیس ذہن میں آتا ہے لیکن اس سے فائدہ نہیں ہوتا تو بجائے اس کے کہ نئے سرے سے دواؤں کی تلاش شروع کریں سب سے پہلے ان دواؤں کو متبادل کے طور پر استعمال کرنا چاہیئے جو پہلی دوا سے کچھ نہ کچھ جزوی مشابہت رکھتی ہوں۔ پس جزوی مشابہت میں الیومن پلمبم کی فالجی علامتوں میں فائدہ مند ثابت ہوگی۔ عموماً پینٹ میں پلمبم یعنی سکہ پایا جاتا ہے اور جو لوگ پینٹ سے الرجک ہوں انہیں فوراً تکلیفیں شروع ہو جاتی ہیں۔ الیومن اس کا بہترین علاج ہے۔ عورتوں میں بچوں کی بار بار پیدائش کی وجہ سے بعض اعصابی کمزوریاں پیدا ہو جاتی ہیں اور ان کے عضلات مردوں کے مقابلہ میں جلد جواب دے جاتے ہیں، نیچے کی طرف بوجھ محسوس ہوتا ہے ان کے لئے الیومن بہت اہم دوا ہے۔ کچھ فالجی علامتوں کے علاوہ غدودوں کے بڑھ جانے کی علامت بھی پائی جاتی ہے اگر رحم میں یہ دونوں علامتیں اکٹھی ہو جائیں تو اس کے نتیجہ میں بعض دفعہ پورا نظام متاثر ہو جاتا ہے اور بہت تکلیف پہنچتی ہے ایسے مریضوں میں الیومن کام آئے گی۔

اگر آواز مستقل طور پر بیٹھ جائے تو اس میں الیومن بہترین دوا ہے۔ وقتی طور پر آواز بیٹھنے کے لئے بوریکس، کوکا یا آرسنک استعمال ہوتی ہے اس لئے گلا یا آواز بیٹھنا اپنی ذات میں کوئی راہنما علامت نہیں ہے جب تک اس سے ملتی جلتی خصوصی علامات کو یاد نہ رکھیں۔ الیومن میں گلا مستقل بیٹھنے کی کیفیت ہوتی ہے۔ بعض لوگوں کا گلا ہمیشہ بیٹھا رہتا ہے ان کے لئے ایلومن بہت اچھی دوا ہے گویا یہ بہت گہرا اور لمبا اثر کرنے والی دوا بھی ہے اور عارضی بیماریوں میں بھی شفا دینے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ الیومن آنتوں کی بیماریوں میں بھی گہرا اثر کرنے والی دوا ہے۔ شدید قبض اور آنتوں سے اخراج خون کے لئے مفید ہے۔ بوڑھے لوگوں کی سانس کی تکلیفوں میں بہت کارآمد دوا ہے خصوصاً اگر سانس کی نالیوں میں سختی اور کھنچاؤ کا احساس ہو غذا نگلنے میں خصوصاً مائع نگلنے میں دقت پیش آئے زبان کے غدود سخت ہو جائیں تو یہ دوا مفید ہے۔ الیومن میں شدید سر درد کی علامت ملتی ہے جس کے ساتھ سر پر بوجھ کا احساس ہوتا ہے۔ دبانے سے آرام آتا ہے۔ تمام عضلات میں کمزوری پائی جاتی ہے تکلیفوں میں سردی سے اضافہ ہو جاتا ہے سوائے سر درد کے جسے ٹھنڈک پہنچانے سے آرام ملتا ہے۔

عموماً ایک مستقل کیفیت بن جاتی ہے۔ بعض لوگوں کا گلا بیٹھا ہی رہتا ہے ان کے لئے الیومن بہت اچھی دوا ہے۔ گویا کہ الیومن بہت گہرا لمبا اثر کرنے والی دوا بھی ہے اور عارضی طور پر شفا دینے والی بھی۔

الیومینا

ALUMINA
(Oxide of Aluminum - Argilla)

الیومینا الیومن کا مرکزی مادہ ہے یعنی وہ دھات جس پر الیومن سالٹ بنتا ہے۔ پھٹکری الیومینا سے بنتی ہے اس میں الیومینا کا مرکزی مالیکیول پایا جاتا ہے۔ الیومینا آجکل برتن بنانے کی سب سے سستی ترین دھات ہے اور بہت کثرت سے استعمال ہوتی ہے۔ ایک زمانے میں جب یہ یورپ میں نئی نئی استعمال ہوئی تھی تو امراء اور رؤساء ایلومنیم کے برتنوں میں کھانا کھایا کرتے تھے اور غریب لوگ اس کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتے تھے۔ سائنسدانوں کا یہ دعویٰ تھا کہ ہم نے بہت زبردست ایجاد کی ہے جس سے صنعت کی دنیا میں انقلاب برپا ہو جائے گا۔ ان کی یہ بات کسی حد تک درست بھی ثابت ہوئی لیکن تحقیق سے پتہ چلا اور ڈاکٹروں نے بھی اس بات کو محسوس کیا کہ الیومینا کا زیادہ استعمال صحت کے لئے اچھا نہیں اور یہ کچھ نہ کچھ گھل کر جسم پر اثر دکھاتا رہتا ہے۔ الیومینا آہستہ مگر بہت گہرا اثر کرنے والا زہر ہے۔ یہ خون کی نالیوں کو سکیڑتا ہے۔ ان نالیوں میں کچھ مادے بھی جم جاتے ہیں مثلاً کولیسٹرول وغیرہ۔ الیومینا کی ایک خصوصیت ایسی ہے جس سے میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں اس کے استعمال کے متعلق احتیاط کرنی چاہیئے۔ اس میں آرٹیریو سکلروسس پیدا کرنے کا مادہ موجود ہے۔ یعنی وہ بیماری جس میں کہ خون کی رگوں میں تنگی پیدا ہو جاتی ہے اور دماغ کی طرف خون کی سپلائی میں کمی واقع ہونے لگتی ہے جس کے نتیجہ میں بڑھاپے کے اثرات تیزی سے ظاہر ہوتے ہیں، یادداشت کمزور ہو جاتی ہے عضلات سخت ہو کر بیکار ہونے لگتے ہیں، بلڈ پریشر کبھی کم اور کبھی زیادہ ہو جاتا ہے۔ مریض تیزی سے ذہنی اور عضلاتی لحاظ سے معذور ہونے لگتا ہے اگر اسے الیومینا دیں تو جلد فائدہ کی امید نہ رکھیں کیونکہ یہ بہت آہستہ اثر کرنے والی دوا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ بہت آہستہ اثر کرنے والے زہر سے تیار کی جاتی ہے۔ جو زہر آہستہ آہستہ جسم پر اثر دکھاتا ہے وہ جب دوا بنتا ہے تو وہ دوا بھی آہستہ آہستہ اثر دکھاتی ہے۔ بعض اوقات اس کا اثر سالوں پر محیط ہوتا ہے۔ اس لئے اگر مستقل اور دائمی علاج کے لئے الیومینا کو استعمال کریں تو اونچی طاقت میں لمبے وقفوں کے بعد دیں مثلاً ایک مہینے کے بعد ایک ہزار طاقت میں یا دس ہزار کی طاقت میں۔ اگر ۲۰۰ کی طاقت میں استعمال کریں تو ہر دس دن کے بعد ایک خوراک دیں۔ اگر اس دوا نے کام کیا تو بہت نمایاں اثر ظاہر ہوگا۔ آغاز میں تو بہتری کے کوئی آثار ظاہر نہیں ہوتے لیکن پھر وہ ریشے جو بے جان ہو چکے ہیں ان میں رفتہ رفتہ جان پڑنے لگتی ہے اور کچھ عرصہ میں ہی نمایاں تبدیلیاں دکھائی دینے لگتی ہیں۔ الیومینا ایسے مریض کو دینی چاہیئے جو سمجھدار ہو اور یہ جان لے کہ بیماری گہری اور لمبی ہے اور اس کے مسلسل ایک دو سال استعمال سے رخ پلٹ جائے گا اور تیزی سے بیکار ہو کر موت کے مونہہ میں جانے کے بجائے زندگی کے کچھ دن اور اچھے گزر جائیں گے۔ لمبے اثر والی دواؤں میں مریض کو سمجھانا ضروری امر ہے۔

الیومینا کی دوسری علامت یہ ہے کہ اس کی خارش میں جلد پر کوئی ابھار نہیں بنتے بالکل صاف شفاف جلد پر پہلے خارش شروع ہوتی ہے پھر دانے بن جاتے ہیں یا آبلے نمودار ہوتے ہیں جن میں زردی مائل پانی یا پیپ بنتی ہے بعض اوقات چھیلنے سے خون بھی رسنے لگتا ہے متاثرہ حصہ بالکل ماؤف ہو جاتا ہے اور انفکشن کی وجہ سے کئی اور پیچیدگیاں پیدا ہوتی ہیں خارش کی دوسری دواؤں میں عموماً جلد پر سب سے پہلے سرخی اور خارش کے آثار ظاہر ہوتے ہیں الیومینا میں یہ علامت نہیں ہے۔

الیومینا میں آنکھوں کے چھپر (LIDS) سوجنے کی علامت بھی پائی جاتی ہے۔ پپوٹے موٹے اور بوجھل ہو جاتے ہیں۔ پلکیں جھڑ جاتی ہیں بینائی دھندلا جاتی ہے صبح کے وقت اٹھنے پر روشنی سے زود حسی اور آنکھوں کے پپوٹے چپکے ہوئے ہوتے ہیں سب اشیاء زرد دکھائی دیتی ہیں۔

الیومینا میں معدہ جواب دے جاتا ہے بھوک بالکل ختم ہو جاتی ہے۔ گوشت سے نفرت اور ناقابل ہضم چیزیں مثلاً مٹی کوئلہ وغیرہ کھانے کی خواہش، معدہ میں سوزش اور تشنج، کسی چیز کا ذائقہ محسوس نہیں ہوتا کھٹے ڈکار آتے ہیں۔ الیومینا ان سب کیفیات میں اچھا اثر کرنے والی دوا ہے جس طرح دماغ کی رگیں سکڑ جاتی ہیں اسی طرح بعید نہیں کہ نظام ہضم پر بھی اثر انداز ہو اور دوران خون کم ہونے کی وجہ سے لعاب پوری مقدار میں نہ بنیں اور معدہ جواب دے جائے۔ الیومینا ایسی دوا ہے جو معدہ کی مزمن اور گہری بیماریوں میں کام آتی ہے عارضی اور فوری پیدا ہونے والی بیماریوں میں چند کے سوا یہ فائدہ نہیں دیتی۔ بواسیر کے پرانے مسوں کے لئے بھی مفید دوا ہے اس کی سب سے نمایاں علامت تیزابیت ہے۔ مردوں اور عورتوں دونوں کی بیماریوں میں مفید ہے اگر تیزابیت کے آثار بھی پائے جائیں۔ عورتوں کے لیکوریا میں اتنی تیزابیت ہوتی ہے کہ کئی بیماریاں اس کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہیں۔ عورتوں کے تعلق میں ایک خصوصیت یہ ہے کہ حمل کے دوران شدید قبض ہو جاتی ہے جبکہ عام حالات میں قبض نہیں ہوتی۔ اگر قبض کا حمل کے ساتھ تعلق ہو تو الیومینا آپ کے ذہن میں ابھرنی چاہیئے۔ یہ وہ تکلیف ہے جس میں الیومینا عارضی طور پر بھی کام دکھاتی ہے۔

الیومن کی طرح اس میں بھی فالجی علامتیں پائی جاتی ہیں لیکن یہ ایک مزمن یعنی لمبا اثر کرنے والی دوا ہے اور سب سے لمبی مدت والی دواؤں میں اس کا شمار ہوتا ہے اس میں بعض اوقات کھانسی بھی دائمی ہو جاتی ہے۔ عام طور پر وہ کھانسیاں جو دائمی ہوں اور گلے کے مقابل پر پھیپھڑوں سے تعلق رکھتی ہوں ان میں بیسیلینم، فاسفورس، آرسنک آئیوڈائیڈ اور کالی کارب کام آتی ہیں لیکن اگر نرخرہ میں مستقل خرابی بیٹھ جائے اور خراش کے ساتھ ساتھ بار بار کھانسی اٹھے تو الیومینا اس میں کام آتی ہے۔ اگر نزلہ کے بعد خراش کے ساتھ کھانسی اٹھے اور لمبے عرصہ تک پیچھا نہ چھوڑے وہاں رسٹاکس بہت اچھا کام کرتی ہے۔ رسٹاکس کے بارے میں کتابوں میں یہ لکھا ہوا نہیں ہے کہ اس قسم کی کھانسیوں میں کام آتی ہے لیکن میں نے اپنے آپ پر اس کا تجربہ کیا اور اسے بہت مفید پایا۔ چونکہ رسٹاکس میں ایگزیما بھی ہے اور خارش بھی ہے کروٹ بدلنے سے کچھ دیر آرام رہتا ہے پھر تکلیف شروع ہو جاتی ہے ان سب علامات پر میں نے سوچا کہ ایسی خارش جو کھانسنے سے ایک آدھ منٹ کے لئے آرام دے اور پھر ہو جائے یہ مزاج رسٹاکس کا ہے چنانچہ میں نے رسٹاکس ۲۰۰ استعمال کی تو حیرت انگیز اثر ہوا اور کھانسی بالکل ٹھیک ہو گئی۔ میں نے اسے اور مریضوں پر بھی استعمال کیا جن کی کھانسی نرخرہ کی خارش کی وجہ سے تھی اور یہ بہت فائدہ مند ثابت ہوئی۔ اگر کھانسی پھیپھڑوں سے تعلق رکھنے والے امراض کی وجہ سے ہو تو رسٹاکس کے

بجائے بسیلینم، برائیونیا، آرسنک آیوڈائیڈ، کالی کارب، لائیکوپوڈیم، بیلاڈونا، آرسنک، سلفر وغیرہ مفید دوائیں ہیں۔ بعض اوقات مرکسال اور سلیشیا بھی فائدہ دیتی ہیں لیکن سلیشیا کے استعمال میں بہت احتیاط کرنی چاہئے کیونکہ سلیشیا میں اندرونی مادوں کو باہر بھیجنے کی غیر معمولی طاقت پائی جاتی ہے اونچی طاقت میں سلیشیا دینے سے عین ممکن ہے کہ خون بہنے لگے جو تپدق کے مریض کے لئے جان لیوا ثابت ہو۔ ایک اور بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ سلیشیا اور مرکری کو ایک دوسرے کے بعد براہ راست استعمال نہیں کرنا چاہئے۔ ان دونوں کے درمیان ہیپر سلف ڈال لیں۔ جس سے کوئی بداثر ظاہر نہیں ہوگا کیونکہ ہیپر سلف کا مزاج دونوں سے ملتا ہے۔

امبرا گریسا

AMBRA GRISEA

(Amber Gis - A Morbid Secretion of the Whale)

امبرا گریسا دبلے پتلے، زودرنج، چڑچڑے اور جلد غصہ میں آ جانے والے بچوں کے لئے بہت مفید دوا ہے۔ خصوصاً ایسے بچے جو چھوٹی عمر میں ہی بہت بوڑھے دکھائی دینے لگتے ہیں، چہرے پر جھریاں پڑ جاتی ہیں اور جلد لٹک جاتی ہے اور ایسا سوکھا پن ظاہر ہوتا ہے جس میں بڑھاپے کے اثرات دکھائی دیتے ہیں۔ اس بےوقت کے بڑھاپے کے ذکر سے ایک اور دوا سارسپریلا کا نام بھی ذہن میں آتا ہے۔ امبرا گریسا میں سارسپریلا کی طرح شدت کا بڑھاپا نہیں ہوتا۔ بعض لوگوں میں بڑھاپا جلد اثر دکھاتا ہے اور چھوٹی عمر کے لوگ بھی بوڑھے نظر آنے لگتے ہیں۔ یہ ایک بیماری ہے جس میں امبرا گریسا کام آتی ہے۔ غم کا بڑھاپے سے ایک تعلق ہے اور یہ عجیب بات ہے کہ ایسا مریض عموماً گہرے غم میں ڈوبا رہتا ہے خواہ کوئی معین غم اس کے ذہن میں نہ بھی ہو۔ امبرا گریسا ایسے مریضوں کی دوا ہے جو طبعاً اور فطرتاً غمگین ہو اس کا رجحان اندھیرے کی طرف ہو اور بات بات پر دل ڈوبتا ہوا محسوس ہو زندگی کی کوئی خواہش باقی نہ رہے۔ ہر چیز سے بےنیاز اور بےپرواہ ہو جائے، ان علامتوں کے ساتھ اگر وہ وقت سے پہلے بڑھاپے کی جسمانی علامتیں بھی ظاہر کرے تو اس کا علاج امبرا گریسا ہے۔ ایسے مریضوں کو چکر آتے ہیں۔ سر اور معدہ میں کمزوری کا احساس ہوتا ہے، پیشانی پر بوجھ۔ دماغ میں شدید درد کی لہریں اٹھتی ہیں، غنودگی طاری ہو جاتی ہے۔ حافظہ کمزور ہوتا ہے۔ مریض لوگوں سے خوفزدہ ہوتا ہے اور اکیلا رہنا پسند نہیں کرتا ہے کسی کی موجودگی میں کوئی کام نہیں کرسکتا۔ سخت شرمیلا ہوتا ہے۔ آنکھوں کے سامنے کریہہ نظارے آنے لگتے ہیں۔ وقت بہت آہستہ گزرتا ہے۔ بوڑھے لوگوں میں صبح کے وقت سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کم ہو جاتی ہے۔ ذہنی انتشار ایک طبعی علامت ہے۔ سر میں سن ہونے کا احساس جو تمام جسم میں پھیلتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔

امبرا گریسا میں بیماریاں عموماً ایک طرف ہی ٹھہری رہتی ہیں۔ یہ علامت پلسٹیلا، لیکوپوڈیم، لیکسز، برائیونیا اور بیلاڈونا میں بھی پائی جاتی ہیں۔ امبرا گریسا میں دائیں اور بائیں فرق نہیں ہے بیماری جس طرف بھی ہو اس کا رجحان جسم کے اس حصہ کی طرف ہی گا۔

امبرا گریسا کی ایک علامت جو بظاہر اجنبی معلوم ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ مریض موسیقی کو برداشت نہیں کرسکتا اور اس کے سر درد میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اعصابی تناؤ اور جسمانی تکلیفیں بڑھ جاتی ہیں گویا موسیقی اس کے لئے ناقابل برداشت ہے۔

امبرا گریسا میں بڑھاپے کی طبعی علامتیں مثلاً ہاتھ پاؤں کا سونا، دل کا دھڑکنا اور اعصاب کا ڈھیلا پن پایا جاتا ہے۔ اکثر غم کی حالتوں میں صدمہ کی شدت کو کم کرنے میں بھی کام آتی ہے۔ میں نے کئی بار اسے ایسی مریض خواتین میں استعمال کیا ہے جو جذباتی صدمہ پہنچنے کے نتیجہ میں گہرے غم کا شکار ہو گئی تھیں لیکن عارضی طور پر غم کے صدمہ کے لئے اگنیشیا سے بہتر کوئی اور دوا نہیں۔ یہ اعصابی بیماریوں میں بھی نمایاں اثر کرنے والی دوا ہے۔ اگر غم کے اثر سے ذہن بہت متاثر ہو اور پاگل پن کے آثار ظاہر ہوں تو ایسی صورت میں نیٹرم میور مفید ہے۔ نیٹرم میور اگنیشیا کے اثر کو آگے بڑھانے والی دوا ہے۔ اگنیشیا عارضی طور پر کام کرکے مزید اثر نہ دکھائے تو نیٹرم میور صدمہ کے دائمی باقی رہ جانے والے بداثرات کو دور کرتا ہے۔ راولپنڈی میں ایک پارسی خاتون جو طب کا بہت گہرا علم رکھتی تھیں، میں اپنے والد حضرت المصلح الموعودؓ کے علاج کے سلسلہ میں ان سے ملا تھا ہومیوپیتھی کے بارے میں بھی ان سے بات چیت ہوئی تھی انہوں نے ایک دفعہ مجھ سے رابطہ کیا اور بتایا کہ ان کی بہن ذہنی توازن کھو بیٹھی ہیں، بہت سی دوائیاں استعمال کی ہیں لیکن فائدہ نہیں ہوا۔ میں نے جب تفصیلات معلوم کیں تو پتہ چلا کہ انہیں کوئی صدمہ پہنچا تھا جسے وہ دبا گئیں لیکن اسی کے اثر کے تحت بعد میں ذہنی توازن کھو بیٹھیں۔ میں نے نیٹرم میور ۲۰۰ ان کے لئے تجویز کی۔ چند ہفتوں میں ہی خدا کے فضل سے شفایاب ہو گئیں۔ الحمدللہ۔ ہومیوپیتھک دوائیں بہت گہرا اثر رکھنے والی ہیں جہاں انکی پہنچ ہے وہاں ایلوپیتھک طریق علاج کی رسائی نہیں ہے اور اس نظام کی سوچ اتنی گہری نہیں ہے بلکہ سطحی انداز کی پہنچ ہے جو محض سطحی ہے، اگر گہری ہے بھی تو محض جسمانی۔ اس میں بیماری کی کنہوں تک پہنچنے کی کوشش ہی نہیں کی جاتی اس لئے میں چاہتا ہوں کہ آپ ہومیوپیتھک نظام کی گہرائی کو سمجھیں اور بیماری کی اصل جڑ تک پہنچیں، علامتوں کو ذہن نشین کریں اور پھر دوا تشخیص کریں۔

امونیم کارب

AMMONIUM CARB.

(Carbonate of Ammonia)

امونیم کارب بہت گہری اور خون کے نظام پر اثر انداز ہونے والی دوا ہے۔ اس کا اثر زہروں سے ملتا ہے۔ سندھ میں بعض قابل ہومیوپیتھک ڈاکٹر امونیم کارب کو سانپ کے زہر کے تریاق کے طور پر بہت کامیابی سے استعمال کرتے رہے ہیں۔ اس دوا میں کالے رنگ کا پتلا خون بہتا ہے جو یہ ظاہر کرتا ہے کہ اندرونی جھلیاں جواب دے گئی ہیں کیونکہ یہ وہ نظام ہے جو خدا تعالیٰ نے خون کے بہاؤ کو روکنے کے لئے بنایا ہے بعض بیماریوں میں اندرونی جھلیاں سرخ خون کے خلیوں کو روکنے کے قابل نہیں رہتیں۔ عموماً سرخ خون کا بہاؤ اتنا خطرناک نہیں کیونکہ ہر مرض کے آغاز میں دی جانے والی دواؤں میں سرخ خون کے جریان کی علامت پائی جاتی ہے لیکن بعض بیماریوں میں گہری کمزوری کے نتیجہ میں سیاہ خون جاری ہوتا ہے جس کا مطلب ہے کہ مریض شفا کی حدود سے باہر نکل رہا ہے اور اسے واپس لانا بہت مشکل ہے۔ جب تک اس کی اندرونی جھلیوں سے سیاہ خون کے جریان کا رجحان ختم نہ ہو اس وقت تک باقی سب دوائیں بیکار ہیں۔ امونیم کارب ان دواؤں میں چوٹی کی دوا ہے۔ بعض اور دواؤں میں بھی سیاہ خون کے بہاؤ کا ذکر ملتا ہے لیکن ان کے باہم فرق کو پیش نظر رکھیں۔ بواسیر میں سیاہی مائل نیلے خون کا جریان ہو تو یہ اندرونی جھلیوں کے نظام کی خرابی نہیں بلکہ پورٹل سسٹم (Portal System) کا درہم برہم ہوتا ہے۔ ہومیوپیتھک اصطلاح میں پورٹل سسٹم جگر اور اس کے ساتھ تعلق رکھنے والی شریانوں کے نظام کو کہا جاتا ہے جن میں گندہ خون ہوتا ہے اگر اس نظام میں خرابی ہو اور سیاہ خون کا جریان ہو تو سلفر، ہیمامیلس (Hamamelis) اور اس قسم کی اور دوائیں کام آتی ہیں لیکن اگر انتڑیاں اور گردے وغیرہ جواب دے جائیں اور جہاں جہاں اندرونی جھلیاں ہیں وہاں سے سیاہ رنگ کا زہریلا خون جاری ہو جائے تو امونیم کارب کو یاد رکھیں۔ ایسے نازک اور تشویشناک مرحلہ میں یہ سب سے اچھی دوا ہے۔ آرنیکا میں بھی یہ علامت پائی جاتی ہے لیکن امونیم کارب اور آرنیکا میں فرق یہ ہے کہ امونیم کارب میں کالے رنگ کا خون بہت پتلا ہوتا ہے اور بہتا ہے جبکہ آرنیکا میں خون گاڑھا اور جمنے کا رجحان ہوتا ہے۔ آرنیکا خون کو منجمد کرنے والی دوا ہے اسی لئے دل کے حملہ میں اہم ترین دوا شمار کی جاتی ہے۔ دل یا دماغ میں خون کا لوتھڑا بن جائے تو آرنیکا بہترین دوا ہے۔ دماغ میں خون جمنے کی صورت میں امونیم کارب کے ساتھ اوپیئم ملا کر دینی چاہئے کیونکہ اوپیئم بھی خون کو منجمد کرتی ہے اور خون کے بہاؤ کو روکتی ہے۔ دماغ کے فالج میں اوپیئم اور آرنیکا ملا کر دینے سے فوری فائدہ ہوتا ہے لیکن اگر کچھ دیر میں بھی دی جائے تو جمے ہوئے خون کو آہستہ آہستہ پتلا کر دینے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ دل کے حملہ میں آرنیکا کے ساتھ آرسنک بہت اچھا اثر دکھاتی ہے کیونکہ آرسنک میں بھی بیماریوں کی آخری حالت میں سیاہ خون کے جریان کی علامت پائی جاتی ہے۔ آرسنک Cardiovascular یعنی دل کی بیماریوں میں بھی چوٹی کی دوا ہے۔ اگر دل کا حملہ ہو جائے اور خون بہنے کی وجہ سے دل کے عضلات کا ایک حصہ ماؤف ہو رہا ہو تو آرسنک آرنیکا کے ساتھ ملا کر دینا چاہئے۔ اگر دل کی دھڑکن تیز ہو تو ایکونائٹ اسے معمول پہ لانے میں ممد ثابت ہوتی ہے۔

سانپوں کے کاٹے میں یہ عجیب بات پائی جاتی ہے کہ اس میں خون جمنے اور بہنے دونوں کا رجحان ہوتا ہے۔ ORIFICES سے خون بہتا ہے یعنی ہر اس جگہ سے جہاں جلد اور اندرونی جھلیوں کا جوڑ ہے مثلاً ناخن اور جلد کا جوڑ، ہونٹوں کی باہر کی جلد کے ساتھ اندر کی جلد کا جوڑ ہے جس طرح کپڑوں میں سلائی کی جگہیں ہوتی ہیں۔ ان سلائیوں سے اگر خون بہنے لگے تو بہت خطرناک بات ہے اور اکثر سانپوں کے زہر میں یہ بات نمایاں ہے۔ اگر کالے رنگ کا خون ہو اور ان جوڑوں (ORIFICES) سے بھی بہہ نکلے تو امونیم کارب دوا ہے۔ اس کی مریض عورتوں میں ہسٹیریائی علامات نمایاں ہوتی ہیں اور لیکسز کی طرح نیند سے اس کی بیماریوں میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ سانپ کے کاٹنے سے جو زہر جسم میں داخل ہوتا ہے اس کی خاص علامت ہے کہ اگر مریض سو جائے تو بیماری میں اضافہ ہو جاتا ہے اور بعض اوقات نیند موت میں بھی تبدیل ہو جاتی ہے۔ اگر زہر بہت شدید نہ بھی ہو لیکن ایسی علامتیں پائی جائیں کہ سونے سے بیماریوں کی شدت میں اضافہ ہو جائے تو لیکسز کا خیال آنا چاہئے۔ بعض اور دواؤں میں بھی یہ علامت کلی یا جزوی طور پر پائی جاتی ہے مثلاً جلسیمیم کے بارے میں عام تاثر ہے کہ نیند سے آرام آئے گا لیکن جلسیمیم نیند کی کمی یا زیادتی کی دوا نہیں ہے بلکہ توازن بگڑنے کی دوا ہے اگر نیند یا کھانے پینے کا توازن بگڑ جائے اور اس سے بیماریاں پیدا ہوں تو نیند سے آرام نہیں آتا بلکہ بےچینی پیدا ہوتی ہے۔ یہ علامت آرسنک، رسٹاکس، سٹرامونیم اور سلفر کے علاوہ پائیروجینم میں بھی پائی جاتی ہے۔

پرسوتی بخار اور بعض ایسے بخار جو زہریلے مادے پیدا کرتے ہیں اور دماغ پہ اثرانداز ہو جاتے ہیں مریض کو عجیب و غریب ڈراؤنے خواب نظر آنے لگتے ہیں۔ ان خوابوں سے بھی مریض کی پہچان ممکن ہے اگر خواب میں سانپ زیادہ نظر آئیں تو نیٹرم میور سے تعلق ہے حالانکہ بظاہر لیکسز سانپوں کی دوا ہے۔ اسی طرح سلیشیا میں جو بےچین کر دینے والے خواب آتے ہیں ان کی خاص علامت یہ ہے کہ مریض نیند کی حالت میں چلنے لگتا ہے سب کام کرکے واپس آکر سو جاتا ہے اور اسے کچھ یاد نہیں ہوتا۔

نیند کی حالت میں بےچینی اور نیند کی کمی کا احساس سونے سے دور نہ ہو تو اس کی وجوہات معلوم کرنی چاہئیں کہ نیند کیوں بےچین کرتی ہے اور تکلیف کو کیوں بڑھا دیتی ہے اگر معین وجہ معلوم ہو جائے تو وہ دوا اس کی ساری بیماری پر اثر انداز ہوگی اور اگر وہ اس کے مزاج سے مطابقت رکھنے والی دوا ہے تو دوسری گہری بیماریوں کو بھی جڑ سے اکھیڑ دے گی۔ پریشان کن خوابوں میں وحشت اور خوف بھی پایا جائے تو اس کا تعلق سٹرامونیم اور ہائیوسمس سے بھی ہو سکتا ہے لیکن ہائیوسیمس میں مریض خواہ نیک بھی ہو وہ اپنے پاگل پن کی حالت میں نہایت گندی باتیں کرے گا اور اول فول بکے گا اس سے یہ اندازہ نہیں لگانا چاہئے کہ اس کا کردار گندہ ہے۔ بعض دفعہ بیماریوں کے نتیجہ میں ایسی باتیں پیدا ہوتی ہیں اور ان کے مختلف جسمانی اثرات بھی ظاہر ہوتے ہیں۔ بعض خوابوں کا مطالعہ اور نیند کی حالت میں انسان کی حرکات و سکنات کا جائزہ لینا ہومیوپیتھک دوائی کی پہچان میں ممد ثابت ہوگا۔

کانوں سے بدبودار مواد رسنے لگے تو امونیم کارب ضرور ذہن میں آنی چاہئے کانوں کی مزمن بیماریوں میں یہ بہت مفید دوا ہے اس کی بو میں مردہ چیز کی عفونت پائی جاتی ہے کیونکہ اس کی بیماریوں میں نظام حیات کا درہم برہم ہونا پایا جاتا ہے اور زندگی کے مادے تیزی سے موت میں تبدیل ہوتے ہیں۔ موت کے ساتھ عفونت وابستہ ہے ایک خاص قسم کی بو ہے جو دوسری عام بدبوؤں سے بہت ہی مختلف ہے۔ چونکہ بریک ڈاؤن اچانک نہیں ہوتا اندر گہرے پھوڑے موجود ہوتے ہیں یا میوکس ممبرین جواب دے جاتی ہیں اس وجہ سے غلیظ مواد نکلتا ہے۔ مستقل علاج کے لئے امونیم کارب کام آئے گی لیکن اچانک کان میں شدید درد شروع ہو جائے اور مریض سخت بےچین ہو تو پلسٹیلا اللہ کے فضل سے فوری فائدہ پہنچاتی ہے۔ خون کا دباؤ زیادہ نمایاں ہو اور درد کے ساتھ سرخی اور تمتماہٹ بھی ہو تو پلسٹیلا کے ساتھ بیلاڈونا ۳۰ بھی ملا لینا چاہئے کیونکہ بیلاڈونا میں یہ خاصیت ہے کہ خون کا دباؤ کسی خاص حصہ کی طرف بہت بڑھ جائے اسے نارمل کر دیتی ہے۔ اسی طرح چوٹوں میں آرنیکا اکیلا بعض دفعہ اتنا فائدہ نہیں دیتی جتنا اسے روزمرہ کی دوسری دوائیوں سے ملا کر دیا جائے مثلاً ایکونائٹ، بیلاڈونا اور آرنیکا کا نسخہ بہت اچھا ہے جو درد دور کرنے میں بہت مفید ہے۔ امونیم کارب غدودوں اور سلی امراض میں بھی بہت مفید ہے۔ بعض اوقات گردن کے غدود سوج کر سخت ہو جاتے ہیں اور گٹھلیاں بن جاتی ہیں، سوزش امونیم کارب کی خاص علامت ہے اسلئے یہ کینسر کی گٹھلیوں میں بھی مفید ہے۔ اگر جلدی بیماریاں علاج سے دبا دی جائیں اور وہ گلینڈز میں پناہ لے لیں اور لمبا عرصہ تک ان کی طرف توجہ نہ دی جائے تو اس کے نتیجہ میں گلینڈز میں کینسر بھی بن سکتے ہیں۔ کینسر کے فلسفہ کو سمجھنا بہت ضروری ہے۔ اگر دواؤں کے استعمال سے براہ راست بیماری کو دبا دیا جائے مثلاً جلد پر ایگزیما ظاہر ہو تو مرہم یا دوائی لگانے سے وہ بیماری ختم نہیں ہو جاتی بلکہ پھیپھڑوں، غدودوں اور اندرونی جھلیوں میں منتقل ہو جاتی ہے اور جب وہ یہاں اپنا اثر دکھاتی ہے تو کئی قسم کے جراثیم جڑ پکڑ لیتے ہیں اور بیماری کا سفر باہر سے اندر کی طرف جاری رہتا ہے۔ یہ اصول ہر قسم کی بیماریوں پر اطلاق پاتا ہے۔ مثال کے طور پر گہری بیماریوں میں سے ایک آتشک (Syphlis) ہے جس کے بارے میں آجکل دعوی کیا جاتا ہے کہ ۳۰ دن پنسلین کا استعمال اس کو جڑ سے اکھیڑ دیتا ہے۔ اس بیماری کا اپنا ایک خاص مزاج ہے اور یہ نسلی اعضاء سے تعلق رکھنے والی بیماری ہے جب اسے وہاں سے دبا دیا جائے تو ہڈیوں میں منتقل ہو جاتی ہے اور ناسور بن کر ظاہر ہوتی ہے۔ وہاں سے اگر اس کا علاج کیا جائے تو عام ہڈیاں چھوڑ کر ناک اور مونہہ پر حملہ کرتی ہے اور پھر دماغ میں منتقل ہو جاتی ہے۔ اس کے اکثر مریض پاگل ہو جاتے ہیں گویا اندر کی طرف ایک مسلسل حرکت ہے۔ اگر یہ بیماری باہر رہتی تو کم نقصان دہ ثابت ہوتی۔ جوں جوں اس کو دبایا جاتا ہے یہ اور بھی خطرناک صورت میں ظاہر ہوتی ہے حالانکہ جراثیم علاج سے مر جاتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ جراثیم سے بیماریوں کا آغاز ہوتا ہے یا اندرونی کمزوریاں بیماری پیدا کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے زندگی کو ہر قسم کے دفاع کی طاقت بخشی ہے۔ عام طور پر جسم بہت شدت سے جراثیم کا مقابلہ کرتا ہے لیکن مزاج، عادات، غذاؤں اور دواؤں میں تبدیلی سے بعض اوقات جسم جراثیم کے مقابلہ کی طاقت کھو دیتا ہے مثلاً ایک محنت کش انسان کو بعض بیماریاں لاحق ہی نہیں ہوتیں لیکن جب وہ تن آسانی اختیار کرلے تو بیماریوں کا شکار ہو جاتا ہے انسانی صحت توازن کا نام ہے جس میں جسم کے تمام عضلات اپنی عطا کردہ طاقتوں کا برمحل استعمال کرتے ہیں۔ بعض خاندانی کمزوریاں بھی اولاد میں بیماریوں کی صورت میں منتقل ہوتی ہیں۔ اسی طرح قانون قدرت کی خلاف ورزیاں بھی آگے منتقل ہوتی ہیں اور ان سے نجات پانے کے لئے بنیادی علاج ضروری ہے جیسے میں نے آپ کو آتشک کی مثال دی ہے کہ اندر کی طرف جائے اور انسانی زندگی کے مرکز پر حملہ آور ہو اور دفاعی نظام شکست تسلیم کرلے تو جسم علاج کی طرف متوجہ ہی نہیں ہوتا کیونکہ اس کے اندر ایک باغیانہ روح پرورش پا رہی ہے اور اس میں طاقت نہیں کہ اس کو دبا سکے۔ اس کا روحانی نام شیطان ہے۔ پس کینسر کو میں ہمیشہ شیطان سے مشابہ سمجھتا ہوں۔ قانون روحانی سے بغاوت شیطانیت ہے اور قانون جسمانی سے بغاوت کینسر ہے۔ پس اگر قانون جسمانی کو استعمال میں نہ لایا جائے اور بیرونی طریق سے بیماری کو دبانے کی کوشش کی جائے تو وہ قانون قدرت جس سے استفادہ نہیں کیا گیا بےکار ہو جاتا ہے۔ قدرتی دفاعی نظام کو نظرانداز کرنے سے اسکی پوری قوت اور اعتماد کے ساتھ بیماریوں کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت کمزور پڑ جاتی ہے اور بیماری آخری درجہ پر پہنچ کر قابو میں نہیں آتی۔ امر واقعہ یہ ہے کہ جسم کے ہر خلیے میں اللہ تعالیٰ نے بڑھنے اور نشو و نما پانے کی طاقت بخشی ہے اور وہ دو طرح سے استعمال ہوتی ہے ایک جسم کی افزائش کے ذریعہ اور دوسرے جسم کی صلاحیتوں کی افزائش کے ذریعے سے۔ ایک عمر تک پہنچ کر یہ افزائش خدا تعالیٰ کے قائم کردہ نظام کے تحت بند ہو جاتی ہے اور شکست و ریخت کا کام شروع ہو جاتا ہے مثلاً ہمارے دانت روزمرہ استعمال سے گھس رہے ہیں لیکن اس کے باوجود ان کا سائز وہی رہتا ہے۔ اس مرحلہ میں انسان اپنی زندگی کا بڑا حصہ صرف کرتا ہے۔ پھر ایک ایسا مرحلہ آتا ہے کہ جسم کے اندر جو خلیے ٹوٹ رہے ہیں انکی مرمت کا نظام کمزور پڑ جاتا ہے اور وہ زہر جن کو جسم از خود باہر نکال دیتا تھا وہ جسم میں موجود رہتے ہیں، یہ بڑھاپے کی طرف جھکاؤ ہے اس دور میں صحت کو برقرار رکھنے کے لئے درمیانی زندگی کے عادات و اطوار بہت نمایاں کردار ادا کرتے ہیں اور فیصلہ کن ثابت ہوتے ہیں۔ پس اگر اس دور میں بیماریاں ظاہر ہوں اور ان کو کنٹرول کرنے کے لئے کوئی نظام حرکت میں نہ آئے اور زہریلے مادے غدودیں اور ابھار بن کر جسم پر ظاہر ہونے لگیں تو اینٹی بائیوٹک دوائیں فائدہ نہیں دیتیں کیونکہ پہلے جب ایسی بیماریاں پیدا ہوئی تھیں تو نقلی ذرائع سے انہیں ختم کرنے کی کوشش کی گئی اور دفاعی نظام حرکت میں نہیں لایا گیا اور عملاً اس کی دلچسپی مقابلہ میں ختم کردی گئی۔ اب بھی جسم سویا رہتا ہے اور دفاع کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ کینسر میں ہومیو دوائیں اللہ کے فضل سے اثر کرتی ہیں لیکن صحیح پیغام ملنا چاہئے اور دیگر معاملات درست کرنے کی ضرورت ہے۔ میرے تجربے میں ہے کہ اگر مکمل شفا نہ بھی ہو تو ایک فرق ضرور پڑ جاتا ہے بیماری کی شدت میں کمی آ جاتا ہے صفائی کا نظام حرکت میں آ جاتا ہے اور زہریلے مادے بآسانی باہر نکل جاتے ہیں۔ ایسا مریض زیادہ آرام اور آسانی سے جان دیتا ہے بہ نسبت اس مریض کے جسے جبر سے ٹھیک کرنے کی کوشش کی جارہی ہو۔ پھر یہ کینسر قابو میں نہیں آتا اور ثانوی طور پر اس کے اثرات ظاہر ہوتے ہیں جو ایک عضو سے دوسرے عضو کی طرف حرکت کرتے ہیں، گردوں سے پھیپھڑوں کی طرف اور پھیپھڑوں سے دماغ کی طرف بڑھتے ہیں۔ بیماری کا بیرون

(باقی صفحہ ۸ پر)

قدیمی (اصلی) اور تحریف شدہ کتابوں کے عکس!

نوٹ:- ذیل میں ان اصلی اور تحریف شدہ کتب کے ٹائیٹل پیجوں اور حوالہ والے صفحہ کے عکس پیش کئے جا رہے ہیں جو دیوبندی تحریف کا شکار ہو چکے ہیں

اصل نسخہ

﴿ الجزء الاول ﴾

من تعطير الانام في تعبير المنام تاليف مولانا الشيخ الامام والبحر الهمام شيخ العارفين ومربي السالكين قطب الزمان ومرشد الأوان سيدنا وأستاذنا الشيخ عبد الغني النابلسي قدس الله سره ونفعنا به

وبمشاركة

آمين

﴿ وبهامشه الكتاب المسمى بمنتخب الكلام في تفسير الاحلام ﴾

﴿ للامام الهمام سيدنا ومولانا محمد بن سيرين نفعنا الله به آمين ﴾

﴿ ملتزم طبعه بمكتبة دار ... ﴾

﴿ حضرة الشيخ محمد علي المليجي الكتبي الشهير ﴾

﴿ قريبا من الجامع الأزهر المنير بمصر ﴾

...كرعليها ثم قدرت عليها ثلاث مرات ثم قدرت عليها في الرابعة قال فيم واصبني المعتقال في الرؤيا شئ قال ما هو قال كانت هناك ... بطة من الرؤيا قال صدقت راقه فكيف قلت قال لان اسم الطائر طيطوى (قال ابن قتيبة) رضى الله عنه يجب على العابر التثبت فيما يرد عليه وترك التعسف ولا يانف من ان يقول لما يشكل عليه لا أعرفه وقد كان محمد بن سيرين امام الناس في هذا الفن وكان ما يسئل عنه أكثر ... (... الاصمعي) عن أبي المقدام أو قرة بن خالد قال كنت أحضر ابن سيرين يسئل عن الرؤيا فكنت أحزره يجيب من كل أربعين واحدة (قال ابن قتيبة) وتقوم كلام صاحب الرؤيا وتبينه ثم اعرضه على الاصول فان رأيته كلاما صحيحا يدل على معان ... بعضها ... عبر الرؤيا بعد مسئلتك الله تعالى أن يوفقك للصواب وان وجدت الرؤيا تحتمل معنيين متضادين نظرت أيهما أولى بالفائدة أو أقرب من ان ... عليه وان رأيت الاصول صحيحة وفي خلالها أمور لا تنتظم ... تبنيه ... وقصدت الصحيح منها وان رأيت الرؤيا كلها مختلطة لا تلتئم على الاصول علمت انها من الاضغاث فاعرض عنها وان اشتبه عليك الامر سألت الله تعالى كشفه ثم (٦)

سألت الرجل عن ضميره في سفره ان رأى المعروف صيده ان رأى الصيود كلامه ان رأى الكلام ثم قضيت بالتعبير فان لم يكن هناك ضمير أخذت بالاشياء على ما يثبت للشيء وقد تختلف طبائع الناس في الرؤيا ويجرون على عادة فيها فيعرفونها من أنفسهم فيكون ذلك أقوى من الاصل فينزل على عادة الرجل ويترك الاصل وقد تعرف الرؤيا من أصلها من الشر بكلام الخير والبر وعن أصلها من الخير بكلام الرفث والشر فان كانت الرؤيا تدل على فاحشة وقبيح سترت ذلك وورّيت عنه بأحسن ما تقدر على ذلك من اللفظ وأسررته الى صاحبها كما فعل ابن سيرين حين سئل عن الرجل الذي يتفا بيضا من رؤسه فيأخذ بياضه

...انه قائم بين يدي الله تعالى ينظر اليه فان كان الرائي من الصالحين فرؤياه رؤيا رحمة وان لم يكن من الصالحين فعليه الحذر من ذلك وان رأى كأنه يناجيه أكرم بالقرب وحبب من الناس وكذلك لو رأى انه ساجد بين يدي الله تعالى (ومن رأى) كأنه يكلمه من وراء حجاب حسن دينه وأدى أمانته ان كانت في يده وقوي سلطانه وان رأى انه يكلمه من غير حجاب فانه يكون ذا خطيئة في دينه فان كساه ثوبا فهو هم وسقم ما عاش ويستوجب بذلك الاجر الكبير فان رأى كأن الله تعالى سماه باسمه واسم آخر علا أمره وغلب أعداءه فان رأى أن الله تعالى ساخط عليه دل على سخط والديه عليه (ومن رأى) ان أبويه ساخطان عليه دل ذلك على سخط الله تعالى عليه (ومن رأى) أن الله تعالى غضب عليه فانه يسقط من مكان رفيع ولو رأى انه سقط من حائط أو سماء أو جبل دل ذلك على غضب الله تعالى (ومن رأى) مثالا أو صورة فقيل له انه الملك أو ظن أنه الهه فعبده وسجد له فانه منهمك في الباطل على ظن أنه حق (ومن رأى) ان الله تعالى يصلي في مكان فان رحمته ومغفرته تجيء ذلك المكان والموضع الذي كان يصلي فيه (ومن رأى) الله تعالى يقبله فان كان من أهل الصلاح والخير فانه يقبل على طاعته تعالى وتلاوة كتابه أو يلقن القرآن وان كان بخلاف ذلك فهو مبتدع (ومن رأى) الله تعالى ناداه فاجابه فانه يحج ان شاء الله تعالى وأما تجليه على المكان المخصوص فربما دل على عمارته ان كان خرابا أو على خرابه ان كان عامرا وان كان أهل ذلك ظالمين انتقم منهم وان كانوا مظلومين نزل بهم العدل وربما دلت رؤيته تعالى في المكان المخصوص على ملك عظيم يكون فيه أو يتولى أمره جبار شديد أو يقدم الى ذلك المكان عالم مفيد أو حكيم خبير بالمعالجات وأما الخشية من الله تعالى في المنام فانها تدل على الطمأنينة والسكون والغنى من الفقر والرزق الواسع (ومن رأى) كأنه صار الى الحق سبحانه وتعالى اهتدى الى الصراط المستقيم (ومن رأى) كأن الحق تعالى يهدده ويتوعده فانه يرتكب معصية (استعاذة) من رأى انه يكثر الاستعاذة بالله من الشيطان في المنام فانه يرزق علما نافعا أو هدى وأمنا من عدوه وغنى من الحلال وان كان مريضا أفاق من مرضه وصح وان كان يضرع الجان ... دلت الاستعاذة على الامن من الشر ... والنجاة من ... (آيات القرآن) فان كانت آيات رحمة فان كان القارئ ... فهو ... الله تعالى وان كانت آيات عذاب فهو في عذاب الله تعالى وان كانت آيات انذار وكان الرائي حيا ... من ارتكاب مكروه وان كانت آيات مبشرات بشرته بخير (ومن رأى) انه يقرأ آية رحمة فلما وصل الى آية عذاب عسر عليه قراءتها أصاب ... (ومن رأى) انه يقرأ آية عذاب فلما وصل الى آية رحمة لم ...

(٢ – نابلسي – ل) ... من ... صفرته فانك ... من الرؤيا على ... وترجيح الظنون فاذا أنت ... السائل ... الحقته بما شابه ... كانت ... (واعلم) أن أصل الرؤيا جنس وصنف وطبع فالجنس الشجر والسباع والطير وهذا كله الاغلب عليه أن يكون رجالا والصنف أن يعلم صنف تلك الشجرة من الشجر وذلك السبع من السباع وذلك الطائر من الطيور وان كانت الشجرة نخلة كان ذلك الرجل من العرب لان منابت أكثر النخل بلاد العرب وان كان الطائر طاوسا كان رجلا من العجم ... كان ... من العرب والطبع أن تنظر ما طبع تلك الشجرة فتقضي على الرجل بطبعها فان كانت الشجرة جوزة قضيت على الرجل ... عند المناظرة وان كانت نخلة قضيت عليها بأنها رجل نفاع بالخير سهل حيث يقول الله عز وجل ... طيبة أصلها ثابت وفرعها في السماء يعني النخلة وان كان طائرا ... رجل ذو أسفار ... الطير ثم ... كان طاوسا كان ... وكذلك ان كان نسرا كان ملكا وان كان غرابا كان رجلا فاسقا ... كذا لقول النبي صلى الله عليه وسلم ... السلام ... على الملفوف ... وقيل ان ابدا ...

تحریف شدہ نسخہ

تعطير الأنام في تعبير المنام

تأليف

الأستاذ الشيخ عبد الغني النابلسي

(١٠٥٠ – ١١٤٣)

وبهامشه كتابان

(أولهما) بأسفل الصحيفة:

منتخب الكلام في تفسير الأحلام

لمولانا محمد بن سيرين من علماء القرن الأول الهجري

(ثانيهما) بجانب الصحيفة:

الإشارات في علم العبارات

لسيدي خليل بن شاهين الظاهري من علماء القرن التاسع الهجري

الجزء الأول

الله تعالى نزل على أرض أو مدينة أو قرية أو حارة أو نحو ذلك يدل على أن الله تعالى ينصر أهل ذلك المكان ويظفرهم على الأعداء فان كان فيها قحط يدل على الخصب وإن كان فيها خصب زاد الله خصبها ويرزق أهلها التوبة ، ومن رأى أن الله تعالى نور وهو قادر على وصفه فانه يدل على أن الله تعالى سماه باسم آخر (١١) يحصل له شرف وعظمة . ومن رأى أن الله قال له تعالى إلى يدل على قرب أجله . ومن رأى أن الله تعالى غضب على أهل مكان يدل على أن قاضي ذلك المكان يميل في القضاء وأنه يظلم الرعية أو أنه يكون غير متدين وإن كان الرائي سارقة قطعت يده ورجله ويدل على أن الرائي يكون مذنبا أيضا وأهله تامتوبة ويقع في ذلك المكان بلاء وفتنة وقتل ، ومن رأى أن الله تعالى على صورة رجل معروف يدل على أن ذلك الرجل قاهر وعظيم ومن رأى أن الله تعالى في الغار يدل على زوال الرحمة تعالى على ذلك النار ، ومن رأى أن الله تعالى على صورة وهو يسجد لها فانه يفتري على الله تعالى ، ومن رأى أنه يسب الله تعالى يكون كافرا بنعمة الله تعالى وساخط القضائه وحكمه ومن رأى أن الله تعالى جالس على سرير أو

الله تعالى فانه جاحد لنعمته غير راض بما قسم الله له من الرزق ومن رأى كأنه قائم بين يدى الله تعالى ينظر إليه فان كان الرائى من الصالحين فرؤياه رؤيا رحمة وإن لم يكن من الصالحين فعليه الحذر من ذلك وإن رأى كأنه يناجيه أكرم بالقرب وحبب من الناس وكذلك لو رأى أنه ساجد بين يدى الله تعالى ومن رأى كأنه يكلمه من وراء حجاب حسن دينه وأدى أمانته إن كانت فى يده وقوى سلطانه وإن رأى أنه يكلمه من غير حجاب فانه يكون ذا خطيئة فى دينه فان كساه ثوبا فهو هم وسقم ماعاش ويستوجب بذلك الأجر الكبير فان رأى كأن الله تعالى سماه باسمه واسم آخر علا أمره وغلب أعداءه ، فان رأى أن الله تعالى ساخط عليه دل على سخط والديه عليه ومن رأى أن أبويه ساخطان عليه دل ذلك على سخط الله تعالى عليه ومن رأى أن الله تعالى غضب عليه فانه يسقط من مكان رفيع ولو رأى أنه سقط من حائط أو سماء أو جبل دل ذلك على غضب الله تعالى ومن رأى مثالا أو صورة فقيل له إنه الملك أو ظن أنه إلهه فعبده وسجد له فانه منهمك فى الباطل على ظن أنه حق ومن رأى الله تعالى يصلى فى مكان فان رحمته ومغفرته تجيء فى ذلك المكان والموضع الذى كان يصلى فيه ومن رأى الله تعالى يقبله فان كان من أهل الصلاح والخير فانه يقبل على طاعته تعالى وتلاوة كتابه أو يلقن القرآن وإن كان بخلاف ذلك فهو مبتدع ومن رأى الله تعالى يناديه فأجابه فانه يحج إن شاء الله تعالى وأما تجليه على المكان المخصوص فربما دل على عمارته إن كان خرابا أو على خرابه إن كان عامرا وإن كان أهل ذلك ظالمين انتقم منهم وإن كانوا مظلومين نزل بهم العدل وربما دلت رؤيته تعالى فى المكان المخصوص على ملك عظيم يكون فيه أو يتولى أمره جبار شديد أو يقدم إلى ذلك المكان عالم مفيد أو حكيم خبير بالمعالجات . وأما الخشية من الله تعالى فى المنام فانها تدل على الطمأنينة والسكون والغنى من الفقر والرزق الواسع ومن رأى كأنه سار إلى الحق سبحانه وتعالى اهتدى إلى الصراط المستقيم ومن رأى كأن الحق تعالى يهدده ويتوعده فانه يرتكب معصية .

استعاذة : من رأى أنه يكثر الاستعاذة بالله من الشيطان فى المنام فانه يرزق علما نافعا وهدى ...

كشقيقه لاشتراكه معه فى الأبوة والنسب والبطن وكسميه وجاره ونظيره فلا تصح الشركة إلا بوجهين متباعدا وليس تنتقل الرؤيا أبدا برأسها عمن رؤيت له إلا أن لا تليق به بمعانيها ولا يمكن أن ينال منه موجبها ولا لمن يزل به دليلها أو يكون شريكه فيها أحق بها منه بدليل يرى عليه وشاهد فى اليقظة والنظر يزيد عليه كدلالة الموت لا تنتقل عن صاحبها إلا أن يكون سليم الجسم فى اليقظة وشريكه مريضا فيكون لمرضه أولى بها منه لدنوه من الموت واشتراكه معه فى التأويل فلذلك يحتاج العابر إلى أن يكون كما وصفوا أديبا ذكيا فطنا نقيا تقيا عارفا بحالات الناس وشمائلهم وأقدارهم وهيئاتهم يراعى ما تنتقل مراتبه وتتغير فيه تبدلاته عند الشتاء إذا ارتحل ومع الصيف إذا دخل عارفا بالأزمنة وأمطارها ونفعها ومضارها وبأوقات ركوب البحار وأوقات ارتجاجها وعادة البلدان وأهلها وخواصها وما يناسب كل بلدة منها وما يجىء من ناحيتها كقول القيس فى الجاورس ربما دل على قدوم غائب من اليمن لأن شطر اسمه يمنا والجاورس لا يكون إلا من اليمن عارفا بتفصيل المقامات

مضطجع أو نائم أو غير ذلك مما لا يليق فى حقه جل وعز يدل على أن الرائى يعصى الله تعالى ويصاحب الأشرار . وقال جعفر الصادق رضى الله تعالى عنه رؤيا الله تعالى فى المنام تؤول على سبعة أوجه حصول نعمة فى الدنيا وراحة فى الآخرة ونور وهداية وقوة الدين ...

شمائل ترمذی کا پرانا نسخہ اصلی حالت میں

قال اللہ تعالیٰ انک لعلیٰ خلق عظیم

چونکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق حسنہ وعادات شریفہ کی خود حق سبحانہ وتقدس نے تعریف فرمائی ہے اس لئے حضور اقدس کے اخلاق وعادات میں احادیث کی مشہور ومعروف کتاب

شمائل ترمذی

مؤلفہ امام المحدثین الحافظ الحجۃ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ الترمذی مع اردو شرح

خصائل نبوی

مؤلفہ حضرت مولانا الحاج المولوی محمد زکریا صاحب شیخ الحدیث مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

کو بغرض رفاہ عام بندہ ناچیز بشیر الدین ناظم کتب خانہ یحیوی سہارنپور نے

کتب خانہ یحیوی سہارنپور متصل مدرسہ مظاہر علوم سے شائع کیا

بلا آنہ　　یہ کتاب اس پتہ سے طلب کیجئے کتب خانہ یحیوی سہارنپور　　مجلد

خصائل النبوی　　۱۹۶　　ترجمہ شمائل ترمذی

علی ظہر القدم

باب ماجاء فی اسماء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حدثنا سعید بن عبد الرحمن المخزومی وغیر واحد قالوا ثنا سفین عن الزہری عن محمد بن جبیر بن مطعم عن ابیہ[1] قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لی اسماء انا محمد وانا احمد وانا الماحی الذی یمحو اللہ بی الکفر وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی وانا العاقب والعاقب الذی لیس بعدہ نبی (ہذا قول الزہری) حدثنا محمد بن طریف الکوفی ثنا ابو بکر بن عیاش عن عاصم عن ابی وائل عن حذیفۃ[2] قال لقیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض طریق

مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ایک جگہ ہے) حالت احرام میں پشت قدم پر سینگی لگوائی، **ف**، حالت احرام میں سینگی لگوانا بعض ائمہ کے نزدیک مکروہ ہے لیکن حنفیہ کے نزدیک جائز ہے بشرطیکہ بال نہ اکھڑیں "

باب، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض نام اور بعض القاب کا ذکر

ف، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر بہت سے القاب معنے کے لحاظ سے تعظیماً اور تعریفاً استعمال کئے گئے ہیں چنانچہ ترمذی کی شرح میں ابن العربی سے ایکہزار نام نقل کئے جاتے ہیں لیکن مصنف رحنے اپنی عادت کیموافق مختصر مختصر نمونہ کے طور پر احادیث وارد کی ہیں اس لئے اس باب میں بھی صرف دو حدیثیں ذکر فرمائی جنمیں نو نام آگئے

نمبر ۱، جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضورؐ نے یہ ارشاد فرمایا کہ میرے بہت سے نام ہیں منجملہ انکے محمدؐ ہے اور احمد ہے اور ماحی ہے، جس کے معنے مٹانیوالے کے ہیں حق تعالیٰ شانہ نے میرے ذریعہ سے کفر کو مٹایا

دوسرا ایڈیشن تحریف شدہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم　　ہو المعین　　دوسرا ایڈیشن

قال اللہ تعالیٰ انک لعلیٰ خلق عظیم

چونکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق حسنہ وعادات شریفہ کی خود حق سبحانہ وتقدس نے تعریف فرمائی ہے اس لئے حضور اقدس کے اخلاق وعادات میں احادیث کی مشہور ومعروف کتاب

شمائل ترمذی

مؤلفہ امام المحدثین الحافظ الحجۃ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ الترمذی مع اردو شرح

خصائل نبوی

مؤلفہ حضرت مولانا الحاج المولوی محمد زکریا صاحب شیخ الحدیث مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

کو بغرض رفاہ عام بندہ ناچیز نصیر الدین ناظم کتب خانہ یحیوی سہارنپور نے

دوبارہ

کتب خانہ یحیوی سہارنپور متصل مدرسہ مظاہر علوم سے شائع کیا

پہلا جلد ایک روپیہ بارہ آنہ　　مجلد دو روپیہ (۲ عا)

خصائل نبوی　　۱۹۶　　ترجمہ شمائل ترمذی

حدثنا سعید بن عبد الرحمن المخزومی وغیر واحد قالوا ثنا سفین عن الزہری عن محمد بن جبیر بن مطعم عن ابیہ[1] قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لی اسماء انا محمد وانا احمد وانا الماحی الذی یمحو اللہ بی الکفر وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی وانا العاقب والعاقب الذی لیس بعدہ نبی (ہذا قول الزہری) حدثنا محمد بن طریف الکوفی ثنا ابو بکر بن عیاش عن عاصم عن ابی وائل عن حذیفۃ[2] قال لقیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض طرق المدینۃ فقال انا محمد وانا احمد

ف حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر بہت سے القاب معنی کے لحاظ سے تعظیماً اور تعریفاً استعمال کئے گئے ہیں چنانچہ ترمذی کی شرح میں ابن العربی سے ایکہزار نام نقل کئے جاتے ہیں لیکن مصنف رحنے اپنی عادت کیموافق مختصر مختصر نمونہ کے طور پر احادیث وارد کی ہیں اس لئے اس باب میں بھی صرف دو حدیثیں ذکر فرمائی جنمیں نو نام آگئے

نمبر ۱، جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضورؐ نے یہ ارشاد فرمایا کہ میرے بہت سے نام ہیں منجملہ انکے محمدؐ ہے اور احمد ہے اور ماحی ہے جس کے معنی مٹانیوالے کے ہیں حق تعالیٰ شانہ نے میرے ذریعہ سے کفر کو مٹایا اور ایک نام حاشر ہے کہ حق تعالیٰ شانہ قیامت میں حشر کے لئے سب سے پہلے آپکو اٹھاویں گے اور تمام امت آپ کے بعد حشر کیجائے گی تو گویا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تمام امت کے حشر کا سبب بنے اور ایک نام میرا عاقب ہے جس کے معنی پیچھے آنیوالے کے ہیں، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سب انبیاء سے پیچھے تشریف لائے ہیں آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آیگا۔"

نمبر ۲ حذیفہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضورؐ سے راستہ میں ملا حضورؐ تشریف لیجا رہے تھے، تذکرۃ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ میرا نام محمدؐ ہے اور احمدؐ ہے اور نبی الرحمۃ ہے یعنی حق تعالیٰ شانہ نے آپ کی ذات والا

تقریر ترمذی
مع
شمائل نبوی
از افادات (3)
شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی
باہتمام نسیم احمد
مکتبہ دانش دیوبند (یو.پی)
۲۴۷۵۵۴

شمائل ترمذی کا وہ نسخہ جس میں حدیث "انا العاقب" کو اڑا دیا گیا ہے

۸۰۹

حالاں کہ بظاہر کوئی مناسبت معلوم نہیں ہوتی۔ اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ نجوم کے اثر کو مان لیا گیا۔ کیوں کہ مرکو عرف میں نجم نہیں کہتے۔ اور اس کے اثرات یقیناً ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ نے رکھے ہیں۔

باب ماجاء فی اسماء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بہت سے القاب معنی کے لحاظ سے تعظیماً اور تعریفاً استعمال کئے گئے ہیں۔ چنانچہ ترمذی کی شرح میں ابن العربیؒ سے ایک ہزار نام نقل کئے جاتے ہیں۔ علامہ سیوطیؒ نے اپنے ایک مستقل رسالہ میں پانچ سو نام ذکر کئے ہیں۔ صاحب دلائل الخیرات نے لکھا ہے کہ ہر طبقہ کے اعتبار سے آپؐ کا الگ نام ہے۔ اہل جنت کے ہاں عبدالکریم اہل نار کے ہاں عبدالجبار اور سباع کے ہاں عبدالسلام مگر یہ اسرائیلیات معلوم ہوتے ہیں۔ لا نصدق ولا نکذب اس جگہ سات نام ذکر کئے گئے ہیں جو کتب سابقہ میں تھے۔ اور قرآن مجید کی ایک اور شان ہے۔ کہ جہاں نام بتانا تھا وہاں احمد ذکر کیا۔ دوسری جگہ محمد ذکر کیا۔ حالاں کہ محمد نام مشہور تھا۔ تو جواب یہ ہے کہ یہاں ایک شبہ کا ازالہ کیا ہے کہ کتب سابقہ میں آپؐ کا نام محمد تھا اور جاہلیت میں لوگوں نے تفاؤل کے طور پر اپنے بچوں کے نام محمد رکھے۔ تو اسمہ احمد میں باری تعالیٰ نے التباس سے بچایا اور احمد ذکر کیا۔ دوسرا نکتہ یہ ہے کہ قرآن مجید میں جہاں ندا کا موقع ہے۔ وہاں دیگر انبیاء علیہم السلام کے تو اسماء گرامی ذکر کئے گئے ہیں۔ ندا اور خطاب کے وقت آپؐ کا نام نہیں لیا گیا۔ سوائے چار مقامات کے جہاں اس نام کا لینا ضروری تھا۔ اس کی وجہ تکریم و اعزاز ہے۔ کہ آپؐ کے اوصاف رسول نبی، مزمل، مدثر، طٰہٰ، یٰسین ذکر ہوئے۔ محمد، احمد نہیں آیا۔

الماحی الذی یمحو اللہ بی الکفر اور یہ زمانہ آیا بھی ہے کہ صحابہ کرام کے دور سے لے کر ۱۰۰۰ھ تک اسلام کا جھنڈا بلند رہا اور کل عالم سرنگوں رہا۔ الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی قدمی تثنیہ ہے یا مفرد ہے۔ قدمی بمعنی زمانی کے ہے۔ یا قدمی بمعنی اتباعی کے ہے۔ جو تکون الانبیاء یوم القیامۃ تحت لوائی کے مطابق ہے۔

لیس بعدہ نبیٌ یعنی منصب نبوت پر اور کوئی فائز نہیں ہوگا چنانچہ بعض روایات میں ہے۔ لا یتنبؤ بعدی احدٌ ان اسماء سبعہ کی تخصیص کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے۔ کہ یہ نام پہلی کتابوں میں پیشین گوئی کے طور پر لکھے ہوئے تھے۔ اہل کتاب ان اسماء و صفات سے آپؐ کو پہچانتے تھے۔

حدثنا اسحٰق بن منصور الخ اس روایت میں بعض اسماء ذات ہیں اور بعض اسماء صفات ہیں اکثر اسماء صفات ہیں۔ نبی الرحمۃ اس لئے کہ رحمت ایزدی کا آپؐ سے اور آپؐ کی امت سے زیادہ تعلق ہے۔ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ اور رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ فرمایا گیا۔ نبی التوبۃ یعنی

جماعتہائے احمدیہ
صوبہ دہلی و یوپی کی ایک روزہ عظیم الشان سالانہ کانفرنس

★ سابق یونین منسٹر شانتی لعل ممبر پارلیمنٹ اور ممبر راجیہ سبھا پروفیسر رتناکر پانڈے کی شرکت اور پریس کانفرنس کا انعقاد!

دہلی —— ۵ ستمبر کو ہندوستان کے صدر مقام دہلی میں رفیع مارگ پر موجود نہایت خوبصورت ماولنکر ہال میں صوبہ دہلی و یوپی کی ایک روزہ سالانہ کانفرنس منعقد ہوئی جس میں مرکز احمدیت قادیان سے مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد، مکرم منیر احمد صاحب خادم اور مکرم گیانی تنویر احمد صاحب خادم نے شرکت کی اسی طرح قادیان سے ہی ایم۔ ٹی۔ اے کی ریکارڈنگ کے لئے ایک ٹیم بھی گئی جس میں ملک منیر احمد صاحب اور رشید احمد صاحب طارق شامل تھے۔

مکرم محمد نسیم صاحب امیر جماعت صوبہ یوپی کے علاوہ یوپی کی جماعتوں کے نمائندے بھی تشریف لائے تھے اسی طرح سکندر آباد سے مکرم حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب ماہر فلکیات اور پٹنہ سے مکرم سید فضل احمد صاحب سابق آئی جی بہار بھی کانفرنس میں شامل ہوئے جبکہ قادیان سے مکرم محمد نسیم خان صاحب کی قیادت میں خدام کا ایک وفد بذریعہ ریزرو بس شامل ہوا۔

پریس کانفرنس

۴ اکتوبر کو ماولنکر ہال کے ریسٹورنٹ میں پریس کانفرنس منعقد ہوئی جس میں ۲۶ صحافی اور خبر رساں ایجنسیوں کے نمائندے شامل ہوئے۔ مکرم قریشی محمد سلیمان صاحب پریس سیکرٹری جماعت احمدیہ دہلی نے تعارف کرایا۔ مکرم انصار احمد صاحب صدر جماعت دہلی اور مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد نے پریس نمائندگان کے سوالات کے جواب دئے نہایت خوشگوار ماحول میں یہ کانفرنس دو گھنٹہ سے زائد عرصہ تک جاری رہی اخباری نمائندوں نے جماعتی مساعی اور حکومت پاکستان کی طرف سے جماعت پر کئے جانے والے مظالم پر خصوصی سوالات کئے۔

۴ اکتوبر بروز جمعہ اکثر مہمانان کرام تشریف لے آئے تھے احمدیہ مشن دہلی میں ہر طرف عجیب رونق اور محبت بھری ملاقاتوں کا ماحول گرم تھا۔ نماز جمعہ مکرم انصار احمد صاحب صدر جماعت دہلی نے پڑھائی اور مہمانان و میزبان کو ان کی ذمہ داریوں سے آگاہ کیا۔

شام کو احباب نے سیدنا حضرت امیر المؤمنین کا خطبہ جمعہ جو کہ مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ سے ٹیلی کاسٹ ہوا سنا۔

کانفرنس کا پہلا اجلاس

پہلا اجلاس ۵ اکتوبر کو صبح ۹ بجے احمدیہ مسجد میں زیر صدارت مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد شروع ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور ترجمہ کے بعد مکرم نسیم خان صاحب مہتمم مقامی قادیان اور مکرم سید قیام الدین صاحب مبلغ رڑکی نے تقاریر کیں

اس اجلاس کے بعد خدام کا کوئز ہوا۔ مکرم انصار احمد صاحب صدر جماعت دہلی نے خدام سے مختلف دینی و دنیوی سوالات پوچھے جیتنے والی ٹیموں کو مکرم مہتمم صاحب مقامی نے انعامات دیے۔

دوسرا اجلاس

15/10/96 15/17 3+15

کانفرنس کا دوسرا اجلاس شام ۳½ بجے ماولنکر ہال میں شروع ہوا۔ یہ نہایت باوقار اور شاندار ہال عمدہ آرام دہ کرسیوں اور خوبصورت سٹیج سے مزین تھا۔ مستورات کے لئے گیلری میں انتظام تھا ہال مختلف قسم کے اسلامی بینروں اور اتفاق و اتحاد کے نعروں سے مزین تھا جن میں جملہ پیشوایان مذاہب کو عزت و تکریم سے یاد کیا گیا تھا

اجلاس مشہور ماہر فلکیات حافظ ڈاکٹر صالح محمد الٰہ دین صاحب سابق ہیڈ آف دی آسٹرانومی ڈپارٹمنٹ کی صدارت میں شروع ہوا۔ مہمان خصوصی کے طور پر سابق یونین منسٹر شانتی لعل ممبر پارلیمنٹ شامل ہوئے۔ تلاوت کلام پاک مکرم مولوی محمد کلیم الدین صاحب مبلغ دہلی نے کی ترجمہ مکرم انصار احمد صاحب صدر جماعت دہلی نے سنایا اور پھر جلسہ کی غرض و غایت بیان کی آپ کے بعد مہمان خصوصی شری شانتی لعل جی نے خطاب فرمایا آپ نے فرمایا کہ میں خاص طور پر اس جلسہ میں شرکت کے لئے گجرات سے آیا ہوں آپ نے کہا کہ میں نے اب تک مسلمانوں کے بہت سے جلسوں میں شرکت کی ہے لیکن اس قسم کا جلسہ سننے اور دیکھنے کا پہلا موقع ہے جس میں جہاں ایک طرف شری کرشن جی کی جے لگائی گئی تو دوسری طرف حضرت عیسیٰ زندہ باد کا نعرہ لکھا ہے اگر حضرت محمدؐ کو زندہ باد لکھا ہے تو ساتھ ہی شری رام کی بھی جے بُلائی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں ایسے عظیم جلسہ میں آکر اپنے متعلق یہ محسوس کرتا ہوں کہ آج میں پوتّر ہو گیا ہوں آپ نے دعوت دی کہ جماعت احمدیہ ایسا ایک جلسہ گجرات میں بھی کرے اور اس کے لئے وہ مکمل تعاون دیں گے انہوں نے کہا کہ میں پنجاب کے ایک چھوٹے سے گاؤں قادیان میں پیدا ہونے والے اس مہاپرش کو پرنام کرتا ہوں جس نے محبت و بھائی چارے کا ایسا پیغام ہم کو دیا ہے آپ نے کہا کہ اس مہاپرش کی تعلیم پر عمل کرنے سے آج دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے۔ تقریر کے بعد آپ کو گجراتی زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ اور کتاب A MAN OF GOD تحفۃً دی گئی

غیر مسلم مقررین نے پروفیسر رتناکر پانڈے ممبر راجیہ سبھا اور پرنسپل موتی لعل کالج دہلی کی تقریر بھی قابل ذکر ہے پروفیسر صاحب نے جماعت احمدیہ کو اس جلسے کے انعقاد پر مبارکباد دی اور کہا کہ مسلمان ہمارے بھائی ہیں اور ہم سب کو مل جل کر رہنا چاہئے

(باقی صفحہ ۱۵ پر)

تحریک جدید

فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ کی ایک عظیم آفاقی مہم

از محترم چوہدری حکیم بدرالدین صاحب عامل ممبر تحریک جدید انجمن احمدیہ

قرآن کریم پر غور اور تدبر سے یہ بات کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دو طرح کی مالی قربانیوں کا ذکر فرمایا ہے۔ اوّل وہ مالی قربانیاں جن کا ادا کرنا فرض ہے۔ اور عدم ادائیگی گناہ اور معصیت ہے۔ دوم ایسی قربانیاں جو طوعی اور ارادی ہیں۔ ان میں جبر اور سختی نہیں ہے اور یہی وہ حصّہ ہے جس کے متعلق فاستبقوا الخیرات کا موقع فراہم کیا گیا ہے۔

اس دوڑ میں ہر ایک کو آزاد چھوڑ دیا گیا ہے کہ وہ اپنی طرف سے زور آزمائی کر کے دوسروں سے آگے بڑھ سکے۔ چندہ تحریک جدید اسی زمرہ کی قربانیوں میں سرفہرست ہے۔ اور تحریک کے ابتداء سے ہی مجاہدین تحریک جدید اس میں بڑھ چڑھ کر قربانیاں پیش کرتے چلے آرہے ہیں۔ اور لگاتار ۶۲ سالوں سے آگے ہی آگے قدم بڑھاتے چلے آرہے ہیں۔

تحریک جدید کے دفتر اوّل کے پہلے سال، سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے پانچ ہزار مجاہدین تحریک جدید سے ۵/- روپے فی کس کے حساب سے ۲۷۰۰۰/- روپے چندہ تحریک جدید کا مطالبہ کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت کو ستائیس ہزار وعدہ جات پیش کرنے کی توفیق ملی۔ اور سال کے آخر پر وصولی کا حساب کرنے پر معلوم ہوا کہ ادائیگی وعدہ جات سے بڑھ کر ہوئی ہے۔ اور روز اول سے ہی جماعت کا یہی دستور العمل چلا آیا ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ جوں جوں جماعتی تبلیغی ضروریات بڑھتی چلی گئی ہیں جماعت کا قدم بھی اس کے ساتھ ساتھ ترقی کی منازل طے کرتا چلا گیا ہے۔ اور اب جبکہ ہم تحریک جدید کے دفتر اول کے ۶۳ ویں سال میں قدم رکھنے والے ہیں۔ ہم اپنا جائزہ لیں تو خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمیں یہ جان کر خوشی ہوتی ہے کہ مجاہدین تحریک جدید کو اللہ تعالیٰ کی رضا کی [illegible] ان پر مسلسل آگے بڑھنے کی توفیق ملی ہے۔ اور ان کا ہر قدم پہلے سے بڑھ کر ثابت ہوا ہے اور ابتداد سال والی روایت مطالبہ سے بڑھ کر وعدہ جات اور وعدہ جات سے بڑھ کر ادائیگی قائم و دائم چلی آرہی ہے۔ الحمدللہ علیٰ ذالک

تحریک جدید کے اجراء سے قبل صرف ۶/۷ ممالک میں ہی جماعت احمدیہ کے تبلیغی مشن قائم تھے۔

تحریک جدید کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے اس قدر برکتیں عطا فرمائیں کہ ہر سال نئے سے نئے مراکز کھلتے چلے گئے اور جوں جوں جماعت کے معاندین نے جماعت کی تبلیغ و اشاعت پر روکیں لگانا شروع کیں جماعت بڑھتی، پھیلتی اور پھولتی چلی گئی۔ اور خیابانِ اسلام رنگا رنگ کے پھولوں سے مہکتا چلا گیا۔ اور اس کو جناب ثاقب صاحب کی حِس نے یوں محسوس کیا ہے

تو نے جاری کیا خُم خانۂ تحریک جدید
تجھکو اس لطف کی اللہ ہی جزا دے ساقی
تجھکو مولا نے کیا عطرِ رضا سے ممسوح
یہ مہک گلشن عالم میں بسا دے ساقی

آج دنیا کے ۱۵۲ ممالک میں احمدیت کے مراکز قائم ہو چکے ہیں اور جماعت روز افزوں ترقی کرتی چلی جا رہی ہے اور جو ممالک اب تک احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی روشنی سے منور نہیں ہوئے ان پیاسی روحوں کو آسمانی پانی سے شاد کام کرنے کے لئے مبشرین اسلام ان کے دروازوں پر دستک دے رہے ہیں اور وہ دن دور نہیں جب تمام دنیا اسلام کے زندگی بخش پیغام کو قبول کر کے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں آکر حقیقی عبودیت کا مقام و مرتبہ حاصل کرے گی۔

تحریک جدید نے ہر ایک کے لئے قربانی کے میدان میں بڑھ کر قدم مارنے اور اولیت کا مقام حاصل کرنے کا دروازہ کھول دیا ہے۔ جہاں تک لازمی چندہ جات کا سوال ہے۔ ایک کم آمد رکھنے والے کے لئے ممکن نہیں کہ وہ متمول افراد سے چندہ کے معیار اور مقدار میں آگے بڑھ سکے۔ لیکن تحریک جدید اور دیگر طوعی چندہ جات میں ایک محدود آمد والا مخلص بھی اپنے اخراجات پر کنٹرول کر کے اپنی تمام بچت کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں تبلیغ اسلام کے لئے پیش کر کے بلندی پر کھڑا ہو سکتا ہے جب تحریک جدید کا اجراء ہوا تو بہت سی مثالیں سامنے آئیں۔ کہ بعض اوسط درجہ کی آمد والوں نے بھی بہت بڑھ کر اس تحریک میں چندہ دیا۔ اور ان کا نام تحریک جدید کی ۵ ہزاری مجاہدین کی فہرست میں سنہری حروف سے لکھا ہوا موجود ہے۔

باسٹھ سالہ دَور میں تحریک جدید کے چندہ کی میزان ہزاروں سے بڑھ کر لاکھوں اور اب کروڑوں تک پہنچ چکی ہے۔ اور جوں جوں جماعت کی ضروریات بڑھتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ جماعت کی چندہ دینے اور قربانیاں پیش کرنے کی استعداد کو بھی اسی قدر بڑھاتا چلا جا رہا ہے۔ اور اپنے فضل سے جماعت کی پیش کردہ قربانی کے شیریں پھل اس کثرت سے عطا فرما رہا ہے کہ اس کی عطا کے سامنے ہماری پیش کردہ قربانی ہیچ نظر آنے لگتی ہے جلسہ سالانہ برطانیہ ۱۹۹۶ء کے موقعہ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا ذکر فرماتے ہوئے فرمایا:

"ہر سال اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو نئے ممالک عطا فرما رہا ہے اور یہ تعداد امسال ۱۴۸ سے بڑھ کر ۱۵۲ ہو چکی ہے یعنی گزشتہ ایک سال میں خدا تعالیٰ نے ہمیں مزید چار ممالک عطا فرمائے ہیں۔ اور گذشتہ بارہ سال کے عرصہ میں جو میری ہجرت کا دور ہے اللہ تعالیٰ نے ۶۱ نئے ممالک جماعت احمدیہ کو عطا فرمائے ہیں۔

مزید حضور نے فرمایا:

امسال ۲۲۰۱ نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں ان میں سے ۱۸۴۲ مقامات پر پوری طرح نظام جماعت مستحکم ہو چکا ہے باقاعدہ چندوں کے نظام میں شامل ہیں اپریل ۱۹۸۹ء سے لے کر اب تک یعنی دور ہجرت میں پاکستان کے علاوہ جماعتوں کی تعداد میں خدا کے فضل سے ۵۹۴۷ کا اضافہ ہوا ہے ان میں سر فہرست سیرالیون (افریقہ) ہے پھر بورکینا فاسو پھر غانا پھر زائیر اور پھر سینیگال۔ اور سینیگال کے جو ممبران پارلیمنٹ یہاں تشریف لائے ہیں ان میں پانچ ممبر اسمبلی ہیں حضور نے معاندین کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ ہماری مسجدیں برباد کرتے ہیں مسجدوں پر حملہ اور مسجدوں کو مسمار کرتے ہیں اور یہ ان کا پیشہ بن گیا ہے۔ مگر اس کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ اتنی مسجدیں عطا فرما رہا ہے کہ جتنا بھی اللہ کا شکر ادا کریں حقیقت میں شکر کا حق ادا نہیں ہو سکتا امسال ۱۱۷ نئی مساجد کی تعمیر کرنے کی توفیق ملی ہے اس کے علاوہ نو مبائعین کے ساتھ جو مساجد ملی ہیں وہ ۱۰۵۰ ہیں حضور نے فرمایا جب سے میں پاکستان سے باہر آیا ہوں وہاں مسجدوں کا جو نقصان ہوا اس کے مقابل پر اللہ تعالیٰ ہمیں ۴۱۳۰ مساجد عطا فرما چکا ہے۔

تبلیغی مراکز کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا:

خدا تعالیٰ کے فضل سے اب افریقہ کے ممالک میں ہمارے ۲۵۱ تبلیغی مراکز قائم ہو چکے ہیں۔ یورپ میں بھی ان کی تعداد میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اضافہ ہوا ہے...... امریکہ میں ان مراکز کی تعداد ۲۹ ہو گئی ہے کینیڈا میں بڑے وسیع مراکز عطا ہوئے ہیں جمیکا میں دعوت الی اللہ کا مرکز عطا ہوا ایشیائی ممالک میں ان کی تعداد ۲۰۸ ہو چکی ہے حضور نے فرمایا دعوت الی اللہ کے مراکز کی کل تعداد ۵۶۰ ہو چکی ہے جبکہ ۱۹۸۴ء میں یہ تعداد صرف ۲۸۷ تھی...... نیز حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مرکزی مربیان کی تعداد اس وقت ۹۱۸ ہے جبکہ بارہ سال قبل یہ تعداد صرف ۳۶۶ تھی...... نئے احمدیوں کی تعداد کے بارہ میں فرمایا گزشتہ سال نئے احمدیوں کی تعداد ۸ لاکھ سے کچھ زیادہ تھی میں نے اعلان کیا تھا کہ اگر خدا تعالیٰ کے علم میں ہوا کہ ہم نئے آنے والوں کو ________

سنبھال سکتے ہیں تو اللہ تعالیٰ یہ تعداد دگنی کر دے گا۔ اگر توفیق نہیں تو اس میں امر الٰہی کا بھی دخل ہے اور اللہ بہتر جانتا ہے کہ یہ تعداد دگنی کیوں نہ ہوئی گذشتہ سال جب ۸ لاکھ نئے احمدیوں کا اعلان کیا گیا تو مخالفوں نے اسے ہمارا جھوٹ قرار دیا اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے اس سال ہمیں ۱۶ لاکھ نئے احمدیوں کا سچ عطا فرمادیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ولولہ انگیز خطاب میں فرمایا کہ

اب ہمیں اپنے آپ کو خدمت دین میں جھونک دینا ہوگا۔ وہ زمانہ آگیا ہے کہ جب تبلیغ کے تقاضے ہر دوسرے تقاضے سے بالا ہو گئے ہیں۔ اب قوموں کی تقدیریں پلٹنے کا زمانہ آگیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم وہ ہیں جن کے ہاتھوں میں قوموں کی تقدیروں کی باگ ڈور تھما دی گئی ہے ......

وہ دن دور نہیں جبکہ سینیگال دنیا کا پہلا احمدی ملک ہوگا۔

پیارے بھائیو۔ ہمارے پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے آپکو تبلیغ اسلام کی مہم میں اپنے مالوں اور جانوں سمیت اس مرتفع پر خدمتِ دین کے لئے جھونک دینے کا مطالبہ فرما رہے ہیں تو پھر ہمیں ایڑی چوٹی کا زور لگا کر حضور انور کے مطالبہ پر لبیک کہتے ہوئے اٹھ کھڑے ہونا چاہئیے۔ اور حضور انور نے جہاں ہندوستان بھر کی جماعتوں کے لئے دو لاکھ سے اوپر بیعتوں کا ٹارگٹ مقرر فرمایا ہے۔ وہاں مجاہدین تحریک جدید کے لئے چندہ تحریک جدید کی صورت میں اپنی مالی قربانیوں میں اپنی موجودہ رفتار سے بڑھ کر حصہ لینے کی تحریک فرماتے ہوئے پندرہ لاکھ کے وعدہ جات کا ٹارگٹ مقرر فرمایا ہے۔ اب ہم نے تحریک جدید کے گذشتہ تعامل کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے چندہ کے معیار کو بلند کرنا ہے اور ۱۵ لاکھ سے زیادہ وعدہ جات اگلے سال کے لئے پیش کرنے ہیں۔ اور وعدہ جات سے بڑھ کر ادائیگی کا ریکارڈ بھی قائم رکھنا ہے۔ اے شمع احمدیت کے پروانوں ابھی سے اپنی کمر ہمت کس لو۔ اور اپنے پیارے آقا کے حضور چندہ تحریک جدید کے ٹارگٹ سے بڑھ کر قربانی پیش کر کے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور سرخ رو ہونے کا مصمم ارادہ کر لو۔ اللہ تعالیٰ آپ کے نفوس اور اموال میں برکت عطا فرمائے اور آپ کے گھروں کو اپنے فضلوں سے بھر دے اور آپ کے سینوں کو نور ایمان سے منور کر دے۔ اور سدا اپنی رضا کی راہوں پر چلاتا رہے۔ آمین۔

جلسہ یوم امہات

۲۴ جون کو ٹھیک چھ بجے نصرت گرلز سکول میں لجنہ اماء اللہ قادیان کے تحت جلسہ یوم امہات منایا گیا جلسہ کی صدارت محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ صوبائی صدر لجنہ اماء اللہ نے کی تلاوت عہد اور نظم کے بعد مکرمہ طیبہ صدیقہ صاحبہ نے پندرہ روزہ تربیتی کلاس لجنہ اماء اللہ قادیان کی رپورٹ پڑھی۔ بعدہ محترمہ بشریٰ صادقہ نجیبہ صاحبہ نے بعنوان " لجنہ اماء اللہ کا عہد اور اس کے تقاضے " تقریر کی۔ ازاں بعد چھوٹی بچیوں نے نظم پڑھی۔ پندرہ روزہ تربیتی کلاس لگانے میں پوزیشن لینے والی ممبرات کو محترمہ صدر صاحبہ نے انعامات دیئے۔

آخر پر صدر اجلاس نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے بہنوں کو تربیتی کلاس لگانے پر مبارک باد دی اور حضور انور کے خطبات سننے اور بچوں کی بچپن سے ہی تربیت کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

(نصرت بیگم بدر نائب صدر لجنہ اماء اللہ قادیان)

ہفتہ واقفین نو و ہفتہ اطفال

الحمد للہ قادیان میں یکم تا ۷ ستمبر ہفتہ اطفال و ہفتہ واقفین نو اور یوم والدین نہایت شاندار طریق پر منایا گیا۔ جس میں مختلف دلچسپ علمی و ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔ اس ہفتہ کی اختتامی تقریب ۸ ستمبر کو بعد نماز مغرب و عشاء تعلیم الاسلام ہائی سکول کے صحن میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت و ناظر اعلیٰ قادیان کی زیر صدارت منعقد ہوئی ہماری درخواست پر محترم منیر احمد صاحب حافظ آبادی وکیل الاعلیٰ تحریک جدید اور محترم ڈاکٹر چوہدری محمد عارف صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت بطور مہمان خصوصی تشریف لائے اطفال و واقفین نو بچوں کے والدین کو بھی مدعو کیا گیا تھا اس پروگرام میں اطفال اور وقف نو بچوں کی جانب سے دلچسپ تقاریر، نظم و ترانہ کے پروگرام پیش کئے گئے اس اجلاس میں ہفتہ بھر ہوئے مقابلہ جات کے انعامات بھی تقسیم ہوئے جو محترم صاحبزادہ صاحب نے اپنے دست مبارک سے تقسیم فرمائے۔ محترم صاحبزادہ صاحب، وکیل الاعلیٰ صاحب اور خاکسار نے حاضرین سے خطاب کیا تقریب گاہ اور اسٹیج کو خوبصورت طریق سے سجایا گیا تھا لائٹنگ کا عمدہ انتظام تھا اور جگہ جگہ پر دیدہ زیب بینرز لگائے گئے تھے M.T.A کی ٹیم نے اس پروگرام کی ویڈیو فلم بھی بنائی۔ اس اجلاس میں مرکزی عہدیداران اور لوکل عہدیداران کے علاوہ کثیر تعداد میں مرد و زن اور بچوں نے شرکت کی یہ تقریب ۲½ گھنٹے تک جاری رہی محترم صاحبزادہ صاحب کے صدارتی خطاب و دعا کے ساتھ تقریب ختم ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو قبول فرمائے۔

(محمد نسیم خان مہتمم مقامی و سیکرٹری وقف نو قادیان)

بدر کا جلسہ سالانہ نمبر

ادارہ بدر امسال جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف لطیف " اسلامی اصول کی فلاسفی " کے متعلق ایک خصوصی نمبر شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے انشاء اللہ و باللہ التوفیق قارئین سے درخواست ہے کہ اس کتاب کے تعلق سے قبول احمدیت کے دوران تبلیغ واقع ہونے والے ایمان افروز واقعات ادارہ کو بھجوائیں۔

* شاعر حضرات اس تعلق میں اپنا کلام بھی پیش فرما سکتے ہیں۔

نوٹ: واقعات اور نظم ۱۵ نومبر ۱۹۹۶ء سے قبل بھجوادیں۔

(ادارہ)

10-17/96
Page 13+15

بقیہ رپورٹ جلسہ دہلی صفحہ ۱۳

آپ نے کہا کہ جماعت احمدیہ کا فرض ہے کہ اس امن بخش تعلیم کو بھارت کے کونے کونے میں پھیلائے۔

اس اجلاس میں شری آئی پی سنگھ پریذیڈنٹ کانگریس کسان پریشد نے بھی تقریر کی اور جماعت احمدیہ کے لئے اپنی نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔

ان کے علاوہ اس اجلاس میں مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد نے سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امن و رواداری و قومی یکجہتی کے موضوع پر مکرم تنویر احمد صاحب خادم نے عاشق رسول کے عنوان پر، مکرم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب نے مذہب اور سائنس پر، منیر احمد صاحب خادم نے ایڈز قدرت کا ایک بھیانک انتقام کے عنوان پر مکرم مولوی کلیم الدین صاحب مبلغ دہلی نے " اسلامی اصول کی فلاسفی " پر مکرم قریشی سلیمان صاحب پریس سیکرٹری نے چائلڈ لیبر اینڈ چائلڈ ابیوز کے موضوع پر تقاریر کیں۔ یہ اجلاس مسلسل ۵ گھنٹے تک چلا جس میں سامعین اور پریس کے نمائندگان نہایت دلچسپی سے بیٹھے رہے مکرم محمد نسیم صاحب امیر جماعت یو۔پی نے دعا کرائی اور اجلاس برخاست ہوا۔

بیعتیں:۔ جلسہ کے بعد اللہ کے فضل سے بیس افراد نے احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں شامل ہونے کا اعلان کیا۔ غیر مسلم اور غیر احمدیوں نے جلسہ کے بعد بہت ہی اچھے تاثرات کا اظہار کیا۔

بعد اجلاس ریفرشمنٹ کا انتظام تھا دوران ریفریشمنٹ ایک مسلم نوجوان اسد احمد نے بتایا کہ وہ ہمارے جلسہ کے ساتھ ہی منعقد ہونے والے R.S.S کے اجتماع میں شریک ہونے کے لئے آیا تھا لیکن بھٹک کر آپ کے جلسہ میں بیٹھ گیا اور پھر یہیں بیٹھا رہ گیا۔ اس نوجوان نے جو ہسٹری کا پروفیسر ہے جماعت میں بہت دلچسپی کا اظہار کیا۔ اور قادیان آنے کا وعدہ کیا۔ بعض غیر مسلم نوجوانوں نے کئی سوالات کئے جن کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے۔

قیام و طعام:۔ احباب جماعت کے قیام و طعام کا انتظام احمدیہ مشن دہلی میں کیا گیا تھا* بفضلہ تعالیٰ نہایت عمدہ انتظام تھا۔ مہمانان کے ماؤلنکر ہال تک جانے کے لئے خصوصی بسوں کا انتظام تھا۔ باوجود یکہ دہلی میں جماعت احمدیہ کی اس نوعیت کی یہ پہلی کانفرنس تھی۔ مکرم انصار صاحب صدر جماعت دہلی اور آپ کے معاونین بالخصوص مکرم اسید عزیز صاحب اور مکرم مولوی سید کلیم الدین صاحب مبلغ نے دن رات محنت کر کے نہایت خوش اسلوبی سے تمام امور سرانجام دیئے۔ اللہ تعالیٰ سب معاونین کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

کانفرنس کی رپورٹ کئی اخبارات میں شائع ہوئی اس موقع پر آل انڈیا ریڈیو دور درشن اور مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے نمائندے بھی شامل تھے۔ جنہوں نے کارروائی کی ریکارڈنگ کی

غیر احمدی مولوی صاحبان ویڈیو کیمروں کا مقابلہ نہیں کر پا رہے تھے۔ اور اس موقع پر اپنے چہروں کے سامنے اخبار رکھ لیتے تھے کچھ نوٹس لیتے رہے۔

اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کے احسن نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین۔

-- ٭ --

تحریک جدید کا تاریخی پس منظر

از مکرم مظفر احمد صاحب فضل انسپکٹر تحریک جدید قادیان

مخبر صادق سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں اور خدا تعالیٰ کے پاک کلام لِیُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ (سورہ الصف) کے مطابق اسلام کا کامل غلبہ حضرت امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام کے بابرکت زمانہ میں مقدر ہے۔ الٰہی نوشتوں کے عین مطابق خدا تعالیٰ نے قادیان کی گمنام بستی سے ایک پاک وجود حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کو اس بابرکت مشن کے لئے مبعوث فرمایا۔ اور اُس کی تائید کے لئے اللہ تعالیٰ خود کھڑا ہوا۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی تائید اور نصرت اور زبردست نشانوں اور قلوب کو گرما دینے والی قوت قدسیہ کے ساتھ ۱۸۸۹ء میں ایک ایسی جماعت کی بنیاد رکھی جو سارے عالم اسلام میں سے اُن چنیدہ افراد پر مشتمل تھی جن کے قلوب کی گہرائیوں میں اسلام کی خاطر قربانیاں کرنے کے لئے ولولے انگڑائیاں لے رہے تھے۔ انہوں نے قربانیوں میں اور جانفشانی دکھانے میں صحابہؓ کے نمونہ کو زندہ کر دیا۔ اور اسلام کے لئے پھر تازگی کے دن شروع ہونے لگے۔ خُدا کے ہاتھ کا ایک بیج زمین میں بو دیا گیا۔ مخالفتوں کے طوفان اٹھتے رہے۔ حوادث کی آندھیاں چلتی رہیں۔ جب وہ وقت آیا کہ قادیان سے اٹھنے والا بظاہر یہ معمولی پودا تناور درخت کی شکل اختیار کرنے لگا۔ اور اس کی شاخیں دنیا کو اپنے ٹھنڈے اور فرحت بخش سائے میں لینے لگی تو دشمنانِ حق جھنجھلا اُٹھے۔ یہ وہی وقت تھا جب احمدیت کے مخالفین نے ہر چہار طرف سے لشکر در لشکر امڈ امڈ کر احمدیت کے خلاف حملے شروع کر دیئے۔ اور بلند بانگ دعووں کے ساتھ انہوں نے اپنی طرف سے خدا کے ہاتھ سے لگائے ہوئے پودے کو اکھاڑ پھینکنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ مخالفین احمدیت جس میں احرار پارٹی پیش پیش تھی جسکی حق دشمنی عروج پر تھی ۱۹۳۴ء کے آغاز میں ہی اس نے فتنہ انگیزی کے لئے اپنا دفتر حکومت برطانیہ کے تعاون سے قادیان میں لگا دیا۔ انکی پشت پناہی پنجاب کے بعض سرکردہ علماء اور پنجاب برٹش حکومت کے عہدیدار کر رہے تھے۔ مجلس احرار کا قیام یوں تو ۱۹۲۹ء میں مولانا ابوالکلام آزاد کے ذریعہ مسلمانوں میں سیاسی بیداری اور شعور پیدا کرنے کے لئے ہوا۔ اسی دوران قائداعظم محمد علی جناح بھی مسلم لیگ کے قائد کی حیثیت سے مسلمانوں کے حقوق کے لئے میدان عمل میں موجود تھے۔ ایسے موقع پر احرار پارٹی کو اپنی دال گلتی نظر نہ آتی تھی چنانچہ انہوں نے عام سادہ لوح مسلمانوں کو اپنا ہم خیال بنانے کے لئے جماعت احمدیہ کی مخالفت کو مطمع نظر بنایا اس کے لئے انہوں نے جذبانیت، فتنہ پروری اور اشتعال انگیزی کو اپنا شعار بنا لیا اور احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیئے جانے کی مہم چلا دی اور جماعت احمدیہ کو مسلمانوں میں بدنام کرنے کے لئے یہ جھوٹا پروپیگنڈا شروع کر دیا کہ معاذ اللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت انگریزوں کی جاسوس ہے۔ اور دوسری طرف انگریز حکومت کو جماعت کے خلاف برانگیختہ کرنے کے لئے یہ تضاد بیانی پرزور طور پر شروع کر دی کہ احمدی لوگ نہ صرف در پردہ انگریز حکومت کے خلاف ہیں۔ بلکہ اپنی طاقت بڑھا کر سیاسی اقتدار حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور انہوں نے قادیان میں ایک متوازی حکومت قائم کر رکھی ہے جس کے قوانین برطانوی آئین کے مزاحم ہیں۔ اس سلسلہ میں سید عطاء اللہ شاہ بخاری احراری لیڈر کی شعلہ بیانی نے بہت فتنہ انگیزی کی جس سے فتنہ فساد، قتل و غارت گری احمدی احباب کے املاک و نفوس کی تباہی کا بازار گرم ہوگیا۔ امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل کرنے کی کوشش کی گئی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کی حیرت انگیز حفاظت فرمائی۔

۲۱-۲۲-۲۳ اکتوبر ۱۹۳۴ء کو انگریز حکومت کی تائید سے قادیان میں احرار تبلیغ کانفرنس منعقد کی گئی جس میں ہر طرح کی بدتمیزی۔ بدزبانیاں روا رکھی گئیں اور دوسری طرف قادیان میں ہی احمدیوں پر کئی طرح کی پابندیاں لگائی گئیں۔ اور احراریوں کو بے لگام چھوڑ دیا گیا۔ احراریوں کو اپنی اس مخالفانہ کوششوں پر اتنا یقین تھا کہ انہوں نے احمدیت کی تباہی کی پیشگوئیاں کر دیں۔ صاحبزادہ سید فیض الحسن سجادہ نشین آلومہار نے لدھیانہ میں کہا کہ میں اس جگہ کھڑے ہو کر یہ پیشگوئی کرتا ہوں کہ منارہ قادیانی اُس کے بانی اور اُس کی جماعت کا نام و نشان تک مٹ جائیگا۔ اور یہ سب کچھ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے۔

(اخبار زمیندار (مئی ۱۹۳۵ء بحوالہ الفضل)

سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے کہا۔

مرزائیت کے مقابلہ کیلئے بہت سے لوگ اُٹھے لیکن خُدا کو یہی منظور تھا کہ یہ میرے ہی ہاتھ سے تباہ ہو (بحوالہ تاریخ احمدیت جلد ۷ صفحہ ۵۲۹) اور کہا اے مسیح کے بھیڑو! تم سے کسی کا ٹکراؤ نہیں ہوا جس سے اب سابقہ ہوا ہے۔ یہ مجلس احرار ہے۔ اس نے تم کو ٹکڑے ٹکڑے کر دینا ہے۔

(احرار کی تبلیغی کانفرنس بمقام قادیان ۱۹۳۴ء)

ایسے پُر آشوب دور میں جبکہ احمدیوں پر ظلم کے پہاڑ توڑے جا رہے تھے اور احباب جماعت پر زمین باوجود فراخی کے تنگ کی جا رہی تھی۔ اور پورے ہندوستان سے اس الٰہی سلسلہ کو بیخ و بن سے اکھاڑنے کی پوری ناپاک کوشش کی جا رہی تھی۔ اور شیطان اپنی کامیابیوں و کامرانیوں پر شاداں و فرحاں تھا۔ اس وقت آسمان پر اسلام و احمدیت کو تمام دنیا میں مضبوط تر کرنے کی تیاریاں ہو رہی تھیں۔ ان نامساعد حالات میں جماعت احمدیہ کے دوسرے امام موعود خلیفہ سیدنا مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کے عالمگیر غلبہ کا عظیم منصوبہ "تحریک جدید" القاء فرمایا۔ آپ نے ۱۶ دسمبر ۱۹۳۴ء کے خطبہ جمعہ میں اس تحریک کی بنیاد رکھتے ہوئے فرمایا تھا

"آپ لوگوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ہمارے لئے وقت بہت نازک ہے ہر طرف سے مخالفت ہو رہی ہے۔ اور اس کا مقابلہ کرتے ہوئے سلسلہ کی عزت اور وقار قائم رکھنا آپ لوگوں کا فرض ہے ...... پس جیسا کہ حکومت کے بعض افراد نے ہتک کی ہے۔ احرار کا بھی چیلنج موجود ہے۔ اب آپ لوگوں کا کام ہے ہتک کا ازالہ کریں اور چیلنج کا بھی جواب دیں اور دونوں باتوں کیلئے جو بھی قربانیاں کرنی پڑیں کریں اس کے لئے میں آپ لوگوں سے ایسی ہی قربانیوں کا مطالبہ کروں گا جن کا پہلے مطالبہ نہیں کیا گیا۔ اور ممکن ہے پہلے وہ معمولی نظر آئیں مگر بعد میں بڑھتی جائیں۔ اس لئے ہر گوشہ کے احمدی اس کے لئے تیار رہیں۔ اور جب آواز آئے تو فوراً لبیک کہیں۔

(خطبہ جمعہ ۱۶ نومبر ۱۹۳۴ء)

نیز فرمایا:۔

میں اُمید کرتا ہوں کہ اگر آپ لوگوں میں بعض کو دور دراز ملکوں میں بغیر ایک پیسہ لئے جانے کا حکم دیا گیا تو آپ لوگ اس حکم کی تعمیل میں نکل کھڑے ہوں گے۔ اگر بعض لوگوں سے اس کے کھانے پینے اور پہننے میں تبدیلی کا مطالبہ کیا گیا تو وہ اس مطالبہ کو پورا کریں گے اگر بعض لوگوں کے اوقات کو پورے طور پر سلسلہ کے کاموں کے لئے وقف کر دیا گیا۔ تو وہ بغیر چوں وچرا کئے اس پر رضامند ہو جائیں گے اور جو شخص اس مطالبات کو پورا نہیں کرے گا وہ ہم میں سے نہیں ہوگا۔ بلکہ الگ کر دیا جائیگا۔

(الفضل ۲۳ اکتوبر ۱۹۳۴ء صفحہ ۲۳)

تحریک جدید دراصل براہ راست خدا تعالیٰ کی نازل کردہ تحریک تھی۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے قلب مبارک پر ایسے رنگ میں یکایک القاء ہوئی کہ دنیا کی روحانی اور اسلامی فتح کی سب منزلیں۔ اپنی بہت سی تفصیلات کے ساتھ حضور کے سامنے آگئیں۔ اور مستقبل میں لڑی جانے والی اسلام اور کفر کی جنگ کا ایک جامع نقشہ آپ کے دماغ میں محفوظ کر دیا گیا۔ چنانچہ حضورؓ فرماتے ہیں۔

"میں کہہ سکتا ہوں وہ تحریک جدید جو خدا نے جاری کی میرے ذہن میں یہ تحریک پہلے نہیں تھی۔ میں بالکل خالی الذہن تھا۔ اچانک اللہ تعالےٰ نے یہ سکیم میرے دل پر نازل کی اور میں نے اُسے جماعت کے سامنے پیش کر دیا۔ پس یہ میری تحریک نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی نازل کردہ تحریک ہے۔"

(الفضل ۲ دسمبر ۱۹۴۲ء)

حقیقت یہ ہے کہ احراری شورش تو محض ایک بہانہ تھی۔ تحریک جدید کی سکیم کا نافذ ہونا خُدا کی ازلی تقدیروں میں سے تھا۔ جیسا کہ حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا ہے "حقیقت یہی ہے کہ احرار کو تو خدا تعالیٰ نے ایک بہانہ بنا دیا ہے۔ کیونکہ ہر تحریک کے جاری کرنے کے لئے ایک موقعہ کا انتظار کرنا پڑتا ہے۔ اور جب تک وہ موقعہ میسر نہ ہو جاری کردہ تحریک مفید

نتائج پیدا نہیں کر سکتی۔

(الفضل ۸ فروری ۱۹۳۶ء)

تحریک جدید دراصل کوئی نئی تحریک نہیں تھی۔ اس کے تاریخی پس منظر میں ساڑھے تیرہ سو سال قبل کا وہ تابناک زمانہ ہے جس میں اسلام کی داغ بیل حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس ہاتھوں کے ذریعہ ڈالی گئی تھی۔ جس مقدس پودے کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لگایا تھا اسی کی تو آبیاری کے لئے اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کا اجراء فرمایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

"تحریک جدید کوئی نئی تحریک نہیں ہے بلکہ یہ وہ قدیم تحریک ہے جو آج سے ساڑھے تیرہ سو سال پہلے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ جاری کی گئی تھی۔ انجیل کے محاورہ کے مطابق یہ ایک پرانی شراب ہے جو نئے برتنوں میں پیش کی جارہی ہے۔ مگر وہ شراب نہیں جو بدمست کر دے اور انسانی عقل پر پردہ ڈال دے۔ بلکہ یہ وہ شراب ہے جس کے متعلق قرآن کریم نے فرمایا ہے۔ لَا فِیْہَا غَوْلٌ وَّلَا ھُمْ عَنْہَا یُنْزَفُوْنَ (الصّفّت ۴۸)

یعنی اس کے پینے سے نہ تو سر دکھے گا اور نہ بکواس ہوگی کیونکہ اس کا سرچشمہ وہ الٰہی نور ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں لائے۔

(تقریر فرمودہ ۳۱ر جولائی ۱۹۳۸ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اس بابرکت تحریک کو عملی جامہ پہنانے کیلئے ۲۳ر نومبر ۳۰ر نومبر اور ۷ر دسمبر ۱۹۳۴ء کے تین خطبات میں اپنی اسکیم تفصیلی طور پر جماعت کے سامنے رکھی۔ اور اُسے ۱۶ر دسمبر ۱۹۳۴ء کے مطبوعہ اعلان میں "تحریک جدید" کے نام سے موسوم فرمایا۔

(الفضل ۱۶ر دسمبر ۱۹۳۴ء)

اس غرض کیلئے حضورؓ نے جماعت کے سامنے ۱۹ مطالبات رکھے۔ جس میں سادہ زندگی گزارتے اسلامی معاشرہ قائم کرنے اپنا وقت تبلیغ کی خاطر وقف کرنے اور اپنی زندگیاں تبلیغی اغراض کے لئے وقف کرنے اور اموال خدا تعالیٰ کی راہ میں پیش کرنے کے مطالبات تھے۔ جس پر جماعت نے والہانہ لبیک کہا اور اس پر آپ کے ولولہ انگیز پر اثر خطابات نے مہمیز کا کام کیا۔ جس پر جماعت کے مخلصین نے اپنی زندگیاں وقف کیں اور تعیش کی زندگی کو ترک کر کے اپنے ملک سے دور دور کے علاقوں میں جاکر مصائب و مشکلات برداشت کر کے مراکز احمدیت قائم کر دیئے۔ حضور انور رضی اللہ عنہ نے تحریک جدید کے بنیادی مقصد "تبلیغ اکناف عالم" کے پیش نظر وقف کی درخواستیں پیش کرنے والے خوش قسمت احباب میں سے چند نوجوانوں کو بیرونی ملک میں بھجوانے کیلئے منتخب فرمایا۔ یہ مجاہدین (جن کو تحریک جدید کا ہراول دستہ کہنا زیادہ مناسب ہے۔) حسب ذیل ہے۔

محترم مولوی غلام حسین صاحب ایاز۔ محترم صوفی عبد الغفور صاحب محترم چوہدری محمد اسحاق صاحب سیالکوٹی۔ محترم صوفی عبد القدیر صاحب نیاز مکرم حافظ مولوی عبد الغفور صاحب جالندھری مکرم چوہدری حاجی احمد خان صاحب ایاز۔ مکرم محمد ابراہیم صاحب ناصر۔ محترم ملک محمد شریف صاحب گجراتی۔ محترم مولوی رمضان علی صاحب محترم مولوی محمد دین صاحب ان نوجوانوں کے انتخاب کے دوران حضرت امیر المومنین رضی اللہ عنہ، حضرت مرزا بشیر احمدؓ اور حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیالؓ سے بھی کئی دن مشورہ فرماتے رہے اور ریلوے کا تھرڈ کلاس کرایہ۔ جہاز کا ڈیک کا کرایہ اور اُن کے لئے چھ ماہ کا الاؤنس منظور کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ چھ ماہ کے اندر اندر اپنے اخراجات تجارت یا کسی اور ذریعہ سے خود برداشت کرنے کی کوشش کی جائے۔ اس طرح واجبی اخراجات پر یہ مجاہدین مختلف ممالک کو روانہ ہوگئے۔ جنہوں نے سنگاپور (ملایا) ہانگ کانگ (چین) جاپان۔ ہینگری پولینڈ۔ سپین۔ اٹلی۔ جنوبی امریکہ البانیہ اور یوگوسلاویہ میں نئے مشن قائم کر دیئے (تاریخ احمدیت جلد ہشتم)۔

ابتداء میں تحریک جدید فنڈ کیلئے حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے جماعت کے سامنے ستائیس ہزار روپے کا مطالبہ رکھا۔ اس وقت احباب جماعت کی مالی پوزیشن اس بوجھ کو بھی اٹھانے کی اہل نہ تھی۔ مگر چشم بینا یہ دیکھ کر ورطۂ حیرت میں پڑتی ہے کہ مخلصین جماعت نے باوجود اپنی تنگی ترشی کے محض اسلام کے غلبہ اور خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر ایک لاکھ دس ہزار کے وعدے کئے اور پھر وصولی بھی ہوگئی۔

حضور انورؓ فرماتے ہیں:

"میں نے جب تحریک جدید جاری کی تو میں نے جماعت کے دوستوں سے ستائیس ہزار کا مطالبہ کیا تھا اپنی ضرورتوں کو دیکھتے ہوئے میں نے تحریک کردی اور ساتھ ہی دعائیں بھی شروع کر دیں کہ خدایا! ضرورت تو اتنی ہے مگر جن سے مانگ رہا ہوں ان کی موجودہ حالت کو دیکھتے ہوئے میں امید نہیں کرتا کہ وہ اس قدر روپیہ جمع کر سکیں۔ تو خود ہی اپنے فضل سے ان کے دلوں میں تحریک پیدا کر دے کہ وہ تیرے دین کی اس ضرورت کو پورا کریں۔ نتیجہ میں یہ ہوا کہ جماعت نے بجائے ستائیس ہزار کے ایک لاکھ دس ہزار کے وعدے پیش کر دیئے .... اور پھر وصولی بھی ہوگئی۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۴۳ء صفحہ ۱۰۲، صفحہ ۱۰۴ بحوالہ تاریخ احمدیت جلد ہشتم)

دوسری طرف وہ جو جماعت احمدیہ کو نیست و نابود کرنے پر تلے ہوئے تھے وہ جو دعویدار تھے کہ ہم دس کروڑ مسلمانوں کے نمائندگی کرتے ہیں اُس کے ساتھ عوام نے کیا سلوک کیا ۱۷ر نومبر ۱۹۳۵ء کو مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری امیر شریعت احرار نے مسجد خیر الدین امرتسر میں ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔

"مسلمانو! میں تم کو چھوڑنے کا نہیں ہوں۔ مرتے دم تک نہیں چھوڑوں گا بلکہ مر کر بھی نہیں چھوڑوں گا۔ کیونکہ مرنے کے بعد میرا بیٹا تم سے چندہ لے گا۔ جب میں تم کو نہ اس جہان میں چھوڑنے والا ہوں اور نہ اس جہان میں تو پھر تمہیں چندہ دینے میں کوئی عذر نہیں ہونا چاہیئے۔ یہ کہہ کر انہوں نے حاضرین کی طرف دیکھنا شروع کیا۔ مگر اس کے کاسۂ گدائی میں کسی نے ایک حبہ تک نہ ڈالا۔ پھر کہا بولتے کیوں نہیں چپ کیوں ہوگئے کھیسے ڈھیلے کرو۔ لوگوں نے اُٹھ کر جانا شروع کیا۔

(الفضل ۲۱ر نومبر ۱۹۳۵ء)

رفتہ رفتہ احرار پارٹی کا وجود دنیا سے نابود ہوتا چلا گیا اور جماعت احمدیہ خلفاء کرام کی قیادت میں اپنے مالی قربانی کے معیار کو حیرت انگیز بلندیوں کے مقام کو چھوتے ہوئے ترقی کی راہوں پر گامزن ہے اور آج صرف تحریک جدید کا بجٹ ہی کروڑوں روپیہ ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

الغرض تحریک جدید کی وہ نرم و نازک کونپلیں جو ناساعد حالات میں قادیان سے پھوٹی تھیں۔ آج تناور درخت کی شکل میں دنیا کے ۱۵۲ ملکوں میں سایہ فگن ہیں۔ اور اُس کے شیریں اثمار میں دن بدن اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ وہ وقت قریب ہے کہ دنیا کا کوئی ملک کوئی گوشہ ایسا نہیں رہے گا جس میں تحریک جدید کی برکت سے اسلام کا امن بخش جھنڈا نہ لہرا رہا ہو۔ انشاء اللہ یہ خدا تعالیٰ کی اٹل تقدیر ہے بانئ تحریک جدید حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں:-

"یاد رکھو! حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کیمطابق اسلام کی فتح کی بنیاد احمدیت کے غلبہ کی بنیاد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام دوبارہ زندہ کرنے کی بنیاد روز اوّل سے تحریک جدید کے ذریعہ قرار دی گئی ہے۔"

(تحریک جدید کے پانچ ہزار مجاہدین صفحہ ۲۱)

☎ 543105

STAR☆ CHAPPALS

WHOLE SELLERS OF HIGH QUALITY LEATHER & RUBBER CHAPPALS

105 / 661, OPP, BLOCK NO - 7 FAHIMABAD COLONY

KANPUR - 1 - PIN 208001

C.K. ALAVI

RABWAH WOOD INDUSTRIES
MAHDI NAGAR, VANIYAMBALAM
- 679339 (KERALA)

TIMBER LOGS SAWN SIZE
TEAK POLES &
WOODEN FURNITURE

ارشادِ نبوی

اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ

(دین کا خلاصہ خیر خواہی ہے)

(منجانب)

از ۔ اراکین جماعت احمدیہ بمبئی

طالبانِ دعا

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 بینٹنک اسٹریٹ کلکتہ - 700001

فون نمبرز:

2430794·2481652·248522

قسط نمبر (۲)

مَیں قادیان کیسے پہنچا؟ اور میں نے کیا دیکھا اور سُنا

از خواجہ عبدالغفار ڈار (اسلام آباد پاکستان)

قادیان میں جو کچھ دیکھا اسے کسی تحریر میں لانا میرے جیسے جذباتی انسان کے لئے ناممکن ہے، قادیان میرے عقیدے کے مطابق کوئی معمولی بستی نہیں بلکہ یہ تخت گاہ مسیح ومہدی ہے قادیان کا تقسیم ملک میں اور اس کے بعد کے پُرآشوب دور میں قائم و دائم رہنا ایک بہت بڑا معجزہ ہے گذرتے وقتوں میں بٹالہ سے لے کر قادیان تک کی مسافت میں پیدل راستے کی کھڈیں اور ناہمواریاں بطور نشان پیش کی جاتی تھیں اب جبکہ بھارت کے تمام شہروں میں شاندار سڑکیں تعمیر ہوئی ہیں بٹالہ سے قادیان کے راستے کو پختہ کئے جانے کے باوجود مَیں نے جگہ جگہ سڑک کی ناہمواریاں دیکھیں اور پرانے وقتوں کو خوب یاد کیا تا ہم بٹالہ سے قادیان پہنچنے میں کوئی وقت ہی نہیں لگا۔ یہاں پہلی نظر منارۃ المسیح پر پڑی اس کی سج دھج نے بہت متاثر کیا۔ **جلسہ سالانہ کے بعد تقریباً ۶۰ سال کے بعد منارۃ المسیح پر چڑھ کر قادیان کی بستی کا نظارہ کیا۔ الحمد للہ**

قادیان پہنچ کر سیدھے دارالضیافت میں پہنچے اور کمرہ ۴ میں محمد اسحاق نامی ایک کینیڈین نو احمدی واقف زندگی اور ماریشس کے ایک مبلغ لیٰسین ربانی صاحب آف ربوہ کے ساتھ قیام کا انتظام ہؤا۔ میں نے دیکھا کہ قادیان کا سارا ماحول تقدس، بھائی چارے اور محبت اور اخوت کا اسی طرح سے ہے جبکہ یہ عاجز قادیان میں تعلیم حاصل کیا کرتا تھا۔ ہم تینوں زائرین قادیان بھی اسی محبت کی لڑی میں پروئے گئے ہم دس دن تک ہم نوالہ اور ہم پیالہ رہے یہ نوالے اور پیالے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دارالضیافت سے آتے تھے۔ غیر ملکی مہمانوں کا ہمیشہ ہر جگہ کچھ زیادہ ہی اہتمام ہوتا ہے۔ مگر مہمان خانہ کے کارندے۔ کارکن اور ڈیوٹی دینے والے رضاکار جس محبت و شفقت سے ہمیں کھلاتے پلاتے تھے وہ بھی ایک نرالا ہی طریق مہمان نوازی تھا۔ جو جماعت احمدیہ کے ماحول سے باہر کسی کو کسی جگہ بھی دیکھنا نصیب نہیں ہوتا۔

جلسہ سالانہ کے تین دن کا بھرپور پروگرام، پانچوں نمازیں باجماعت۔ اور بہشتی مقبرہ کی بار بار زیارت بیت الدعا میں انتظار بسیار کے بعد باریابی مختلف ملکوں سے آئے ہوئے احباب کرام سے مصافحہ و معانقہ، محبت، الفت کا یہ سماں مسجد اقصیٰ میں، دیگر مختلف پروگرام اٹنڈ کرنے اور اپنی پرانی یادوں کا جگائی کرنا یہ سب کچھ ایک نعمت خداوندی تھا جس سے یہ عاجز راقم عرصہ دراز کے بعد محظوظ ہؤا۔ اس سال لطف کی بات یہ بھی رہی کہ جلسہ سالانہ کے بعد سابقہ سالوں کی طرح افراتفری میں جلد واپسی نہ تھی بلکہ میرا یہ قیام اس سال ۲۱ دسمبر ۱۹۹۵ء سے ۱۱ جنوری ۱۹۹۶ء تک گو ۲۱۔ ۲۲ دن کا قیام میرے لئے نہایت ہی فرصت کے لمحات گذرے مگر پھر بھی قادیان کی گلیوں اور کوچوں اور بازاروں میں پھرتے ہوئے آتے جاتے ہر وقت یہی دھڑکا لگا رہتا تھا کہ مَیں نے بہرحال اس مقدس بستی سے پھر جُدا ہونا ہے اور نہیں معلوم کہ پھر کبھی قادیان کی زیارت نصیب ہوگی یا نہیں۔ الحمد للہ، ہر وقت توبہ، استغفار اور دعاؤں کا موقع ملتا رہا۔ کیا عجب کہ خداوند غفور الرحیم نے قبولیت بھی بخشی ہو۔

پھر ایک ماجرا یہ گذرا کہ درویشی کے زمانے میں ہمارے مقدس مقامات کی تاریخ کا خلاصہ ہر جگہ درج تھا اور بعض مقامات ایسے مشاہدے اور علم میں آئے کہ اس مقام کا پہلے کوئی علم ہی نہ تھا۔ پھر سنگ مرمر کے خوبصورت کتبے اور عمارات کی سج دھج اور بلند قامت گیسٹ ہاؤس، سکول اور مساجد کی صفائی ستھرائی اور ان میں مہمانوں اور زائرین کی آمد و رفت یہ اور اس قسم کے بہت سے واقعات کی تفصیل بیان کرنا اس وقت میرے اختیار میں نہیں ہے، راقم الحروف نے ۱۹۹۵ء کے دورہ یورپ میں جب ہیمبرگ، ہالینڈ وغیرہ میں جماعتی پلاز سے، وسیع و عریض عمارات اور اراضی مشاہدہ کیں تو تعجب اور حیرت بھی ہوتی رہی اور ہر وقت اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء سے دل بھر جاتا رہا۔ یہی کیفیت قادیان میں بھی رہی۔ ذالك فضل الله يؤتيه من يشاء

البتہ محلہ احمدیہ کی محدود پرانی عمارات میں جماعت احمدیہ کے دفاتر کو دیکھ کر میں نے یوں محسوس کیا جیسے کہ ہم حالت جنگ میں ہیں تاہم دارالضیافت کی وسعت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک شاہکار ہے جس قدر بھی مہمانانِ کرام مختلف ممالک سے آئے ان کے لئے قیام و طعام کا بھرپور انتظام تھا پھر یہاں کے پانی اور یہاں کی روزمرہ کی خوراک اور موسم بھی اس قدر سازگار اور صحت افزا رہا کہ خاکسار کو ایک دفعہ معمولی سردرد بھی نہ ہوئی اور جسم و جان میں مستعدی اور ہمت یہ کہ روزانہ کافی پیدل مارچ کرتا رہا اور

ایک دن جب یہ عاجز مسجد اقصیٰ میں نماز ظہر سے فارغ ہو رہا تھا تو چند سکھ احباب پگڑیاں اور دسوہے کے منارۃ المسیح پر چڑھ کر قادیان کا نظارہ کرنے کے لئے آئے ہوئے تھے خاکسار نے بھی آؤ دیکھا نہ تاؤ میں نے یہ بھی نوٹ کیا کہ منارۃ المسیح اور اس عاجز کی عمر ۸۰ سال ایک برابر ہے۔ الحمد للہ کہ اس دفعہ اپنے اندازے کے مطابق ۶۰ سال سے بھی زیادہ عرصہ کے بعد منارے پر چڑھ کر قادیان کی وسعتوں، کارخانوں، بجلی گھر اور باغات ریلوے سٹیشن اور جماعت کے اور اور ترقیاتی اداروں کا اس جگہ سے نظارہ کیا دل حمد سے بھر گیا اور پرانی یادوں نے اتنا متاثر کیا کہ باقی دوستوں کے نیچے جانے کے بعد نہ معلوم میں کہاں سے کہاں پہنچا۔ خداوند کریم میری ان تضرعات کو بھی قبول فرمائے آمین۔ قادیان کی کس کس بات کا ذکر کیا جائے میں نے جو کچھ بھی دیکھا الحمد دل ایمان سے بھر گیا ہمارے سلسلہ کے ایک نامور مبلغ مولانا حمید الدین شمس صاحب کی وفات حال ہی میں ہوئی تھی جس سے جلسہ سالانہ کے سٹیج سے ایک خلاء نظر آتا تھا۔ اللہ تعالیٰ کارکنان جلسہ سالانہ کو جزائے خیر دے جہاں انہوں نے بڑے اہتمام اور انتظام کے ساتھ حضرت امیر المؤمنین کے دونوں خطاب جماعت کو اچھے طور پر پہنچائے شمس صاحب مرحوم کے ایک پرانے خطاب کی جھلکیاں دکھا کر اور سنا کر ساری جماعت میں انکی یاد تازہ کردی۔ جلسہ سالانہ کے بعد احمدیہ ہسپتال میں ایک پرانے شناسا سے ۳۵ سال کے بعد ملاقات ہوئی جبکہ یہ دوست امیر احمد صاحب درویش بستر علالت پر دراز تھے علیک سلیک کے بعد مجھے فوراً انہوں نے پہچان لیا میرے گاؤں موضع آسنور کے میرے اپنے عزیزوں کو میں نے دیکھا کہ وہ کمال توجہ اور فرض شناسی کے ساتھ ان کی تیمارداری کی ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں اس لئے کہ امیر احمد صاحب نے کافی دن کسی وقت علالت کے ہمارے گاؤں میں گذارے ہیں، آسنور کے ان میرے عزیزوں پر اللہ تعالیٰ اپنا سایہ کرے کہ دو تین دن بعد امیر احمد صاحب درویش فوت ہو گئے اور انہوں نے ہی اس مردِ درویش کو غسل دیا۔ اور اس عاجز کو صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان کے ساتھ ساتھ ان کو کندھا دینے کی سعادت حاصل ہوئی جلسہ سالانہ میں اس سال کے دیگر مرحومین کے حق میں بھی اجتماعی طور پر دعائے مغفرت کی گئی۔

جونہی جلسہ سالانہ کا پروگرام ختم ہوا مختلف نمازوں کے بعد درجنوں احباب نے اپنے بچوں کے نکاح پڑھائے، شادی بیاہ کا سلسلہ بھی جماعت کی ترقی میں ایک اہم رول ادا کرتا ہے حضرت صاحبزادہ صاحب کو میں نے ان دنوں نہایت مستعد دیکھا ضرورت مند لوگ جہاں بھی راستے میں، مسجد میں انہیں پکڑتے ہیں وہ ان کے معاملات میں نہایت ہمدردی کے ساتھ ان کی دستگیری کرتے ہیں۔ خداوند کریم انہیں اور بھی زیادہ بھرپور طریق سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مرکز قادیان میں جملہ ذمہ داریوں سے کما حقہٗ عہدہ برا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

مَیں نے عنوان میں لفظ سُنا بھی لکھا تھا سو سننے میں تو وہ تمام معارف و حقائق آتے رہے جو جلسہ سالانہ کے موقع پر ہم ہمیشہ ہی سنتے رہتے ہیں اس تفصیل میں جانا مجھے بار نہیں۔ البتہ دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ زندگی کے بقایا دنوں میں تلافئ مافات کی توفیق عطا کرے۔

خداتعالیٰ ساری جماعت کو اور اس عاجز کو بھی اپنی طرف کھینچے ہم سب کا خاتمہ بالخیر ہو۔ اپنے لئے ہم سب کو قبول کرے خلیفۃ المسیح الرابع کا سایہ ہم سب پر قائم دائم رکھے۔ ہم سب کا کفیل اور مددگار ہو معقول خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے اور ہم سب میں اپنی جناب سے پاک تبدیلی بخشے تاکہ ہم اس کی بارگاہ میں قبول کئے جائیں۔

اعلان معافی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل افراد کو ازراہ شفقت اخراج از نظام جماعت کی سزا معاف فرمادی ہے۔ احباب مطلع رہیں۔

۱۔ مکرم رشید احمد صاحب ملکانہ قادیان
۲۔ مکرم اختر حسین صاحب 〃
۳۔ مکرم حمید احمد صاحب ناصر 〃
۴۔ مکرم نذیر محمد صاحب پونچھی 〃
۵۔ مکرم مبارک احمد صاحب شیخوپوری 〃
۶۔ مکرم محمد نذیر صاحب مبشر چارکوٹ
۷۔ مکرم ایم محمد صاحب پینگاڈی کیرلہ

ناظر امور عامہ قادیان

لیڈی ڈاکٹر کی ضرورت

احمدیہ شفاخانہ قادیان کیلئے ایک کوالیفائیڈ کم از کم ایم۔بی۔بی۔ایس لیڈی ڈاکٹر کی ضرورت ہے خدمت دین کا جذبہ رکھنے والی احمدی خواتین جو مرکز میں رہکر خدمت کرنے کو تیار ہوں وہ اپنی درخواستیں مقامی صدر/امیر صاحب اور صوبائی امیر صاحب کے توسط سے نظارت ہذا کو مع اپنی سندات کی فوٹو کاپی کے ایک ماہ کے اندر اندر ارسال کردیں۔

ناظر امور عامہ قادیان

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ جرمنی اگست ۱۹۹۶ء کی مختصر رپورٹ

۲۲ اگست.

حضور ایدہ اللہ نے صبح کے وقت احباب جماعت کو شرف ملاقات بخشا اور سہ پہر کے وقت ناصر باغ تشریف لے گئے. جہاں بچوں کے ساتھ ایک مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی۔ ناصر باغ سے حضور انور ایدہ اللہ مقام جلسہ مئی مارکیٹ. من ہائیم تشریف لے گئے. جہاں حضور نے جلسہ سالانہ کے انتظامات کا جائزہ لیا اور ایک ایک شعبہ میں تشریف لے جا کر کارکنان جلسہ کو مصافحہ کا شرف عطا فرمایا اور ضروری ہدایات سے نوازا۔ آٹھ بجے رات حضور ایدہ اللہ فرانکفورٹ کے لئے مئی مارکیٹ سے روانہ ہوئے اور مغرب و عشاء کی نمازیں مسجد نور میں پڑھائیں۔

۲۳ اگست.

آج جمعۃ المبارک تھا اور جلسہ سالانہ جرمنی کا پہلا روز۔ حضور انور اس روز نماز جمعہ اور جلسہ کے افتتاح کے لئے بعد دوپہر جلسہ گاہ تشریف لے گئے جہاں حضور نے پہلے لوائے احمدیت اور لوائے جرمنی لہرایا اور پھر بڑے ہال میں سٹیج پر رونق افروز ہوئے اور خطبہ ارشاد فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ نے خطبہ جمعہ میں سورہ توبہ کی آیت نمبر ۱۱۱ کی تلاوت کر کے توبہ کے مضمون پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ حضور نے اس آیہ کریمہ کی بڑی وضاحت سے تشریح فرمائی۔ نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات مبارکہ سے اس مضمون کو خوب کھولا اور بتلایا کہ توبہ دراصل ایک ہجرت کا نام ہے جو گناہوں سے نیکیوں کی طرف کی جاتی ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے احباب جماعت جرمنی کو مخاطب کرتے ہوئے سمجھایا کہ آپ نے خدا کی خاطر اپنے وطن سے ہجرت کی ہے اور اس کے پھل کھا رہے ہیں۔ اور اب وقت ہے کہ ہم گناہوں کے شہر سے نیکیوں کے شہر کی طرف ہجرت کریں اور نئی روحانی زندگی شروع کریں۔ حضور نے خطاب کے آخر پر حضرت خلیفۃ المسیح الاول ؓ کی مثال دی کہ آپ کو جو صدیقیت کا مقام حاصل ہوا وہ دراصل ہجرت کا ہی ثمرہ تھا، جو روحانی بھی تھی اور ظاہری بھی۔ حضور نے اس مقام کے حصول کے لئے دعاؤں سے کام لینے اور خدا سے سچی توبہ کی توفیق مانگنے کی تلقین فرمائی۔

خطبہ جمعہ کے بعد حضور نے نماز جمعہ کے ساتھ عصر کی نماز بھی جمع کر کے پڑھائی اور پھر کچھ وقفہ کے بعد احباب جماعت نے حضور سے انفرادی اور وفود کی شکل میں ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

۲۴ ر اگست.

جلسہ سالانہ کے دوسرے روز مورخہ ۲۴ اگست کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے دس بجے صبح جلسہ گاہ خواتین میں تشریف لے جا کر ایک خصوصی اجلاس کی صدارت فرمائی اور اس دوران مستورات کو اپنے خطاب سے نوازا۔ حضور کا یہ خطاب مردانہ جلسہ گاہ میں بھی سنوایا گیا۔

حضور ایدہ اللہ نے مستورات سے اپنے اس خطاب میں محبت الٰہی کے مضمون کو جاری رکھتے ہوئے اس پر مزید روشنی ڈالی۔ حضور نے ٹھہر ٹھہر کر مثالیں دے دے کر سمجھایا کہ محبت الٰہی کی اس منزل کو کیسے طے کر سکتے ہیں۔ حضور انور نے اس بارہ میں متعدد احادیث کا حوالہ دیا اور بہت سے واقعات سنائے اور تربیت اولاد کے حوالے سے اس کی اہمیت واضح فرمائی۔

حضور پر نور کا یہ خطاب قریباً ۱۲ بجے دوپہر تک جاری رہا۔ اس کے بعد جلسہ گاہ کے مین ہال میں البانین اور بوزنین مہمانوں کے ساتھ ایک مجلس سوال و جواب ہوئی۔ اس مجلس کے اختتام پر بہت سے مہمانوں کی خواہش پر حضور نے ان سے بیعت لی۔ اس اجتماعی بیعت میں ہال میں موجود سبھی احباب جماعت نے بھی شمولیت کر کے تجدید عہد بیعت کی سعادت پائی۔

اس تقریب کے تھوڑی دیر بعد حضور نے ظہر و عصر کی نمازیں پڑھائیں۔ پھر کچھ وقفہ کے بعد احباب جماعت کو شرف ملاقات بخشا اور شام چھ بجے پھر بڑے ہال میں ایک تبلیغی نشست میں رونق افروز ہوئے۔ اس نشست میں حضور نے مختلف قومیتوں یعنی عرب، فرنچ، بنگالی اور ترک مہمانوں کے سوالات کے جوابات عطا فرمائے۔ ان مہمانوں نے حضور سے عقائد اور بعض دیگر مسائل کے بارہ میں متعدد علمی سوالات پوچھے. جن کے حضور پر نور نے نہایت شافی جوابات عطا فرمائے۔ اس تقریب کے آخر پر ایک خاتون نے حضور کی خدمت میں مؤدبانہ عرض کیا کہ میں آپ کو جب سنتی ہوں اور ٹی وی پر دیکھتی ہوں تو گو مجھے زیادہ سمجھ نہیں آتی مگر مجھے یوں محسوس ہوتا ہے گویا خدا بول رہا ہے۔ آپ کی باتیں صداقت پر مبنی ہوتی ہیں۔ اس لئے میں آپ کی جماعت میں شامل ہونا چاہتی ہوں کیونکہ میں سمجھتی ہوں کہ یہاں سچائی ہے۔

اس مجلس کے بعد کچھ دیر کے لئے وقفہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی حضور ایدہ اللہ ایک بار پھر اسی ہال کے سٹیج پر رونق افروز ہوئے۔ اب حضور انور کے سامنے جرمنی میں آباد پاکستانی احمدی احباب جماعت بھاری اکثریت میں موجود تھے جن کے ساتھ حضور ایدہ اللہ نے اپنے مخصوص انداز میں اردو میں بڑی دلچسپ روایتی مجلس سوال و جواب منعقد فرمائی۔ اس مجلس سوال و جواب میں احباب جماعت حضور کے سامنے ایک مائیک پر باری باری حاضر ہو کر سوال کرتے اور حضور سے اس کا جواب سبھی سامعین سنتے۔

اس موقع پر ایک دوست نے سوال کیا کہ مختلف مذاہب میں مردوں کی آخری رسومات اور تدفین کا طریق مختلف ہے۔ سائل نے خصوصیت سے ہندوؤں کا ذکر کیا کہ وہ اپنے مردوں کو جلاتے ہیں، اس کا کیا سبب ہے اور کیا اسلام میں تدفین شرعاً لازمی ہے۔

حضور نے اس کا جواب ارشاد فرماتے ہوئے تاریخی حقائق سامنے رکھے اور تدفین کے طریق کو سب سے بہتر قرار دیتے ہوئے اس کے آغاز کی کہانی سنائی جب ایک بھائی نے دوسرے کو قتل کر دیا تھا تو ایک کوے نے آ کر ایک مردہ کوے کو دفن کر کے اس کی نعش کو چھپانے کا طریق سکھایا تھا۔ حضور نے ہندوؤں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ مردوں کو جلانے کا طریق جو اس وقت رسم بن چکا ہے یہ دراصل ایک وقتی ضرورت تھی۔ جب کسی زمانہ میں کچھ لوگ وباؤں سے مرے تھے تو ان کو جلایا گیا تھا تا ان کے جسموں میں موجود بیماری کے جراثیم بالکل تلف ہو جائیں۔ مگر بعد میں اسے رسم کے طور پر اختیار کر لیا گیا۔

ایک دوست نے سوال کیا کہ قرآن کریم میں نافرمان عورتوں کو مارنے کی اجازت ہے. کیا عورتوں کو بھی اختیار ہے کہ وہ مردوں سے ایسی ہی غلطی ہونے پر انہیں مار سکیں۔ حضور نے اس سوال کا جواب اسوہ رسول ؐ کی روشنی میں واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ اس اجازت کے باوجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی اپنی کسی زوجہ مطہرہ کو معمولی سی ضرب بھی نہیں لگائی۔ ایک موقعہ پر انتہائی ناراضگی ہوئی تو اس وقت بھی آپ نے کوئی جسمانی یا بدنی سزا نہیں دی۔ پس ہمیں قرآن آنحضور ؐ کے اسوہ سے. آپ کی سیرت سے سیکھنا چاہئے۔ علاوہ ازیں حضور نے واضح فرمایا کہ اگر عورت کو اجازت ہو کہ مرد کو مار سکے تو یہ فطری لحاظ سے غلط بات ہوگی۔ ایسا کر کے عورت نے خود ہی مار کھانی ہے. کیونکہ عورت جسمانی لحاظ سے بہرحال مرد سے کمزور ہے

ایک بچے نے پوچھا کہ بجلی کیوں چمکتی ہے اور بادل گرجتے ہیں تو اس میں کیا حکمت ہے؟ حضور نے اس کا بڑی تفصیل سے جواب سمجھایا اور بتایا کہ اگر یہ بجلی نہ چمکے تو زمین پر زندگی بھی نہیں ہو سکتی۔ حضور نے فرمایا کہ بجلی چمکتی اور کوندتی ہے تو اس کے نتیجہ میں ہی بادلوں میں موجود پانی برسنے کے قابل ہوتا ہے۔ اس طرح اس گرج اور چمک کے نتیجہ میں فرٹیلائزیشن کا عمل اس قدر تیزی سے ہوتا ہے کہ ہم اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔

ایک دوست نے قسمت کے بارہ میں پوچھا کہ اس کی کیا حقیقت ہے تو حضور انور نے فرمایا کہ اس موضوع پر مختلف مواقع پر تفصیل سے روشنی ڈال چکا ہوں اور ایم ٹی اے کی لائبریری میں اس کا مکمل ریکارڈ موجود ہے۔ آپ انہیں اس بارہ میں لکھیں. وہ آپ کو اپنے کمپیوٹرائزڈ نظام سے پتہ کر کے بتا سکتے ہیں کہ اس کا جواب کس کس تاریخ کی کیسٹ میں موجود ہے۔ پھر آپ وہ کیسٹ حاصل کر کے اس کا جواب سن لیں۔

اسی طرح ایک دوست نے موت کے مقررہ وقت کے بارہ میں سوال کیا تو انہیں بھی یہی ہدایت فرمائی تاہم مختصراً حضور نے فرمایا کہ ہر چیز جو بنائی جاتی ہے اس کی ایک مدت مقرر کی جاتی ہے۔ اسی طرح انسان کی بھی اس کے خالق نے زندگی مقرر کر رکھی ہے۔ اس عمر سے کوئی بھی بڑھ نہیں سکتا۔ البتہ اپنے اعمال اور غلطیوں کے باعث اس مدت تک پہنچنے سے پہلے بھی اسے ختم کر سکتا ہے۔

ایک نوجوان نے "ولو تقول علینا بعض الاقاویل ..... الخ" کے حوالہ سے سوال کیا کہ بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو الہام کا دعویٰ کرتے ہیں اور ان کی عمریں بھی لمبی ہیں۔ اس سلسلہ میں نوجوان نے امریکہ میں موجود مارمنز (Mormons) کا حوالہ دیا۔

حضور ایدہ اللہ نے اس کے جواب میں فرمایا کہ اس کی دو صورتیں ہیں۔ ایک تو کوئی شخص جان بوجھ کر. لوگوں کو دھوکہ دینے کی خاطر ایسا دعویٰ کرے۔ ایسا شخص کبھی بچ نہیں سکتا۔ وہ لازماً ہلاک کیا جاتا ہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ بعض اوقات بعض بے وقوف یا پاگل ایسا اعلان کرتے ہیں ان کی دنیا میں کوئی بھی نہیں سنتا. مانتا۔ ایسے لوگوں کو خدا کچھ نہیں کہتا کیونکہ ان کی وجہ سے لوگوں کو دھوکہ نہیں لگ سکتا۔ پھر حضور نے نوجوان کو مخاطب کر کے فرمایا کہ جس فرقہ کی آپ بات کر رہے ہیں تو اس کا معاملہ ہی کچھ اور ہے۔ اس کے بارہ میں تو مجھے ذاتی طور پر تجربہ ہوا۔ جب میں ۱۹۷۸ء میں اپنے ذاتی دورہ پر امریکہ گیا تو اس فرقہ کے ایک پیروکار سے ایک مجلس میں ملاقات ہو گئی۔ اور بے تکلفی اتنی ہو گئی کہ اس نے مجھے اپنے لیڈر جسے وہ Prophet کہتے ہیں سے ملاقات کی دعوت دی۔ میں نے کہا کیوں نہیں ضرور ملوں گا۔ ملاقات کا وقت اس نے خود طے کر کے ہمیں بتا دیا۔ ہم وہاں پہنچے۔ پہلے تو ہمیں کہا گیا تھا کہ آدھے منٹ سے زیادہ ان کے پاس نہیں رہنا مگر جب اندر گئے تو انہوں نے میرا ہاتھ کچھ اس طرح پکڑا کہ نہ تو چھڑانے کی کوئی صورت تھی اور نہ ہی ان کے عملہ کے لئے مجھے یہ ملاقات ختم کرنے کو کہنے کا کوئی موقعہ تھا۔ تو اس دوران مجھے بعض باتیں پوچھنے کا موقعہ مل گیا۔ میں نے اس دوران ان سے ان کے ایک الہام کے بارہ میں دریافت کیا تو وہ کہنے لگے کہ اس کی حقیقت دراصل یہ ہے کہ اس بارہ میں میں نے چند دن دعا کی اور جب مجھے اس بارہ میں منع نہیں کیا گیا تو اس کو نافذ کر دیا گیا۔ حضور نے اپنے ذاتی مشاہدہ پر مشتمل یہ مثال دے کر بتایا کہ ان کے متعلق کہا تو جاتا ہے کہ وہ الہام کا دعویٰ کرتے ہیں مگر وہ خود اس کا اقرار نہیں کرتے۔ اس لئے ان کے معاملہ کا اس آیت سے تعلق نہیں ہے۔

ایک نوجوان نے سوال کیا کہ میں ایک کورس کر رہا ہوں اور جمعہ کے لئے چھٹی نہیں ملتی جبکہ ایک حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص تین جمعے نہیں پڑھتا اس کے دل میں سیاہی آ جاتی ہے۔ تو جمعہ کی ادائیگی کے بارہ میں کیا ارشاد ہے۔

حضور نے فرمایا کہ میں پہلے بھی بالوضاحت کہہ چکا ہوں کہ اول تو اپنے افسران سے کہیں کہ ہمیں جمعہ کی چھٹی دی جائے۔ اگر وہ چھٹی نہیں دیتے تو ملازمت بھی چھوڑنی پڑے تو چھوڑ دیں۔ یہ مشاہدہ اور تجربہ میں آیا ہے کہ ایسے احمدیوں کو پہلے سے بہتر ملازمتیں ملی ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ اگر وہاں چند احمدی کام کر رہے ہوں تو امیر صاحب سے اجازت لے کر وہاں بھی جمعہ پڑھ سکتے ہیں۔

ایک نوجوان نے شادی کے موقعہ پر بچی والوں کی طرف سے کھانا کھلانے کے بارہ میں پوچھا کہ حضرت مصلح موعود ؓ کے زمانہ میں تو اس کی ممانعت تھی، اب یہ طریق عام ہونے لگا ہے۔

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
شریف جیولرز
پروپرائیٹر۔ حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔ فون۔ 649_04524

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO - R.N.61/57

FAX - 01872 - 20105 ☎ 01872-20757

THE WEEKLY **BADR** QADIAN 143516

DISTT GURDASPUR PUNJAB (INDIA)

VOL - 45 THURSDAY, 10-17 OCTOBER 1996 ISSUE NO - 41-42

حضور نے اس سوال کا اصولی طور پر احاطہ کرتے ہوئے نوجوان کو تنبیہ کی کہ ایسے معاملہ میں دو خلفاء کے عمل کا مقابلہ کرنا ہرگز درست نہیں جس کا تعلق شریعت کے مسائل سے نہ ہو۔ فرمایا کہ شادی کے موقعہ پر کھانا کھلانا یا نہ کھلانا دراصل وقتی حالات سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کا شریعت سے تعلق نہیں ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے منع فرمایا تھا تو اس زمانہ کے تقاضوں کے مطابق ایسا کیا تھا جبکہ آج کے حالات اس امر کے متقاضی ہیں کہ لوگوں سے زیادہ سے زیادہ تعلقات بڑھائے جائیں اور شادی اس مقصد کے لئے ایک اچھا موقعہ ہے۔ حضور نے نوجوان کو اصولی طور پر نصیحت فرمائی کہ ایسے امور میں خلفاء کا اس طرح مقابلہ کرنا ہرگز درست نہیں۔

ایک دوست کا سوال تھا کہ حدیث میں رشوت لینے اور دینے والے دونوں کو جہنمی قرار دیا گیا ہے۔ مگر آج کے حالات اس قسم کے ہو چکے ہیں کہ رشوت کے بغیر اپنا حق بھی نہیں ملتا۔

حضور نے اس کے جواب میں واضح فرمایا کہ رشوت سے مراد دراصل ایسی رقم ہے جو دوسروں کے حقوق مارنے اور اپنے حق سے زیادہ لینے کے لئے خرچ کی جاتی ہے۔ تاہم اگر کسی موقعہ پر انسان کو اپنا حق لینے کے لئے کسی کو کچھ دینا پڑتا ہے اور وہ اپنے حق سے زائد کچھ نہیں لیتا تو یہ رشوت کے ذیل میں نہیں آئے گی۔

یہ ایمان افروز اور روح پرور مجلس عرفان رات دس بجے تک جاری رہی۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسی ہال میں مغرب و عشاء کی نمازیں پڑھائیں اور مسجد نور فرانکفورٹ کے لئے روانہ ہو گئے۔

۲۵ر اگست.

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ۹ بجے فرانکفورٹ سے جلسہ گاہ مئی مارکیٹ من ہائیم میں تشریف لے آئے اور احباب جماعت کو انفرادی ملاقاتوں کا شرف بخشا۔ ملاقاتوں کے بعد ۱۲ بجے دوپہر حضور ایدہ اللہ جلسہ گاہ میں ہی نصب وی۔ آئی۔ پی۔ مارکی میں تشریف لائے جہاں جرمن مہمان حضور کے منتظر تھے۔ یہاں حضور نے دو گھنٹے تک ان جرمن مہمانوں کے سوالات کے جوابات عطا فرمائے۔ اس مجلس میں جرمن زبان میں ترجمانی کے فرائض محترم ہدایت اللہ صاحب ہیوبش نے سرانجام دئے۔ اس مجلس کے اختتام پر جرمن مہمانوں نے نہایت درجہ اطمینان اور خوشی کا اظہار کیا اور حضور پرنور کو اپنے انداز میں خراج تحسین پیش کیا۔

اس نشست کے بعد وقفہ ہوا اور پھر ۴ بجے سہ پہر حضور ایدہ اللہ پھر بڑے ہال میں تشریف لے آئے جہاں پہلے ظہر و عصر کی نمازیں پڑھائیں بعدہ سٹیج پر رونق افروز ہوئے اور جلسہ سالانہ کے اختتامی اجلاس کا آغاز فرمایا۔

تلاوت قرآن کریم کے بعد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا منظوم کلام پڑھا گیا۔ بعد ازاں سینیگال سے تشریف لائے ہوئے بعض احباب جماعت کا تعارف اس وفد کے قائد نے سٹیج پر آکر کرایا۔ یہ نظارہ بھی بڑا ایمان افروز تھا۔ جب وفد کے قائد نہایت پرجوش انداز میں اپنے محبت اور عقیدت بھرے جذبات کا اظہار کر رہے تھے۔ اس کے بعد جرمنی کے صوبہ Bayern سے تشریف لائے ہوئے ایک جرمن مہمان کو سٹیج پر آکر اپنے جذبات کا اظہار کرنے کی دعوت دی گئی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ ڈائس پر تشریف لائے اور اپنا اختتامی خطاب شروع فرمایا۔ حضور نے ابتداء میں جرمنی کے اس جلسہ کے کامیاب انعقاد اور نہایت عمدہ انتظامات پر اظہار خوشنودی فرمایا اور بتایا کہ حاضری کے لحاظ سے بھی اس کا قدم آگے بڑھا ہے۔ الحمدللہ۔

حضور انور نے اس اختتامی خطاب کی بنیاد آیہ کریمہ "قل ان صلوٰتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین" پر رکھی۔ اور محبت الٰہی کے مضمون کو آگے بڑھایا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے حوالہ سے محبت الٰہی کے سلیقے بتلائے۔ راتوں کو اٹھ اٹھ کر، خاموشی سے ویرانوں میں جاکر، چھپ چھپ کر عبادت کرنے کے واقعات سیرت النبیؐ سے سنا کر ان کی نہایت درجہ دلنشیں تشریح فرمائی اور ان سے محبت الٰہی کے مضمون پر روشنی ڈالی اور پھر ان ساری مثالوں کا حاصل یوں نکالا کہ ان راہوں پر چلتے چلتے آنحضورؐ کامل طور پر اللہ کی ذات میں فنا ہو چکے تھے۔ آپ کا اپنا کچھ بھی نہ رہا تھا گویا "قل ان صلوٰتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین" کی کامل تصویر بن چکے تھے۔ پس آج بھی ہمارے لئے یہی راہیں ہیں جن پر چل کر ہم نے محبت الٰہی کی اس بلند منزل کو پانا ہے۔ اس کے لئے حضور ایدہ اللہ نے حدیث نبوی کے حوالہ سے بطور خاص تین امور احباب جماعت کے سامنے رکھے:

(۱) سچائی اختیار کریں۔

(۲) امانت دار بن جائیں۔

(۳) ہمسایہ کے حقوق ادا کریں۔

اس خطاب کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اختتامی دعا کروائی اور اس طرح سے جماعت احمدیہ جرمنی کا اکیسواں جلسہ سالانہ اپنے اختتام کو پہنچا۔ الحمدللہ۔

۲۶ر اگست.

آج صبح حضور پرنور ایدہ اللہ نے مسجد نور میں احباب جماعت کو ملاقاتوں کا شرف بخشا اور یہ سلسلہ دوپہر تک جاری رہا۔ بعد دوپہر حضور ایدہ اللہ نے ظہر و عصر کی نمازیں پڑھائیں اور سہ پہر کو پھر ملاقاتوں کا سلسلہ شروع فرما دیا۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ مسجد نور سے بیت القیوم (نیدرش باخ) میں تشریف لائے جہاں ایم ٹی اے جرمنی کے سٹوڈیو میں حضور کے ساتھ بچوں کے ایک پروگرام کی ریکارڈنگ ہوئی۔

اس پروگرام کے بعد حضور نے مسجد نور فرانکفورٹ میں پہنچ کر مغرب و عشاء کی نمازیں پڑھائیں۔

۲۷ اگست.

آج بھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پہلے وقت احباب جماعت کو ملاقاتوں کا شرف بخشا۔ بعد ازاں ظہر و عصر کی نمازیں پڑھائیں اور سہ پہر کو پھر احباب سے انفرادی ملاقاتوں کے بعد ۶ بجے ناصر باغ (گروس گیراؤ) تشریف لے گئے جہاں جرمن مہمانوں کے ساتھ حضور ایدہ اللہ کی ایک نشست کا انتظام کیا گیا تھا۔

اس نشست کا آغاز ساڑھے چھ بجے ہوا اور اختتام ساڑھے آٹھ بجے۔ دو گھنٹے کی اس نشست میں جرمن مہمانوں نے اسلام کی تعلیم اور عقائد کے بارہ میں بڑے بنیادی سوالات کئے جن کے حضور پرنور نے بڑی تفصیل اور وضاحت کے ساتھ جوابات عطا فرمائے۔ جس کا اظہار سوال کرنے والے ہر مہمان نے شکریہ کے ساتھ کیا اور اس بارہ میں مزید معلومات اور مطالعہ کے لئے راہنمائی چاہی۔

رپورٹ: محمد الیاس منیر۔ مبلغ سلسلہ جرمنی)

(باقی آئندہ انشاء اللہ)

(بشکریہ الفضل لندن)

واقفین نو کو بچپن ہی سے متقی بنائیں اور ان کے ماحول کو پاک اور صاف رکھیں ان کے سامنے ایسی حرکتیں نہ کریں جن کے نتیجے میں ان کے دل دین سے ہٹ کر دنیا کی طرف مائل ہونے لگ جائیں

(حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ)

BODY GROW GYM
SANTOSH NAGAR
ARROW GYM
CHANDRAN GUTTA
چیف کوچ۔ محمد عبدالسلیم نیشنل باڈی بلڈر۔ حیدر آباد
وزن کم کرنے۔ بڑھانے۔ موٹاپا دور کرنے کے سلسلہ میں ... جانے والی ایکسرسائز اور خوراک۔ باڈی بلڈنگ کر رہے احباب شیڈول کیلئے باڈی ویٹ ساتھ رکھیں۔ مستورات سلم باڈی کیلئے معلومات حاصل کریں۔ باڈی ویٹ بڑھانے یا کم کرنے کیلئے BODY GROW پاؤڈر دستیاب ہے۔ مکمل معلومات کیلئے اس پتہ پر رابطہ قائم کریں
ARROW GYM
تندرستی ہزار نعمت ہے
M. A SALEEM (BODY BUILDER)
H. NO. 18 - 2- 888/10/71. NIMRA COLONY FALAKNUMA
POST - 500253 HYDERABAD (A . P) ☎ 040-219036 INDIA

NEVER BEFORE
THIS COMFORT THIS DURABILITY AND SOLIGHT
GUARANTED PRODUCT
A TREAT FOR YOUR FEET
Soniky
HAWAI
NTR
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) LTD
34, A DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD CALCUTTA - 15

PRIME AUTO PARTS
HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR & MARUTI
P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA - 700072 ☎ 26-3287

طالب دعا:— محبوب عالم ابن محترم حافظ عبدالمنان صاحب مرحوم
M/S NISHA LEATHER
SPECIALIST IN LEATHER BELTS, LEATHER
LADIES AND GENTS BAG, JACKETS, WALLETS ETC.
19 A. JAWAHAR LAL NEHRU ROAD
CALCUTTA - 700081 ☎ 2457153